UNIVERSAL LIBRARY
OU_224093
UNIVERSAL LIBRARY

چابک سوار معشوقہ

باب اوّل

فیتن کا دفتر

ابھی تمازت آفتاب کم نہین ہوئی تھی کہ قصبہ مورس کے ڈان کاسٹر کے میدان مین لوگ گھومنے پھرنے لگے اور نصف درجن سے زیادہ آدمی گھوڑدوڑ کے پالے کے قریب آکر جمع ہوگئے۔ (یعنے اُس مقام پر جو گھوڑون کے دوڑ کی انتہاے حد مقرر کی گئی تھی) اور جس جگہ پر جو گھوڑا پہلے پہونچتا تھا اُسی کی جیت سمجھی جاتی تھی ایک صاحب نے جو ذرا بالا قد لاغر اندام اور چالیس یا اُسکے قریب عمر کے تھے ایک دوسرے شخص کو مخاطب کرکے پوچھا "کیون گرسین تمکو خوب یقین ہی کہ تمنے کچھ غلطی نہین کی"

گرسین۔ نہین حضور بھلا کہین ایسا بھی ہوسکتا ہی مین نے نہایت احتیاط سے اُنکو ناپا ہی۔ اور آپ خود ہی ملاحظہ فرمالینگے کہ جو مین نے عرض کیا ہی وہ صحیح ہی یا نہین۔ جنابعالی چیترھام ضرور اچھا ہی لیکن دوسرا جانور بھی گھوڑدوڑ جیتنے کیواسطے اُس سے کچھ کم نہین ہی۔ دیکھیے ابھی مین اُنکو دوڑا کر بھی دکھائے دیتا ہون۔

تھوڑی دیر کے بعد گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سنائی دی اور چار گھوڑے نہایت تیزی سے پالے کیطرف آتے نظر آئے۔

گرسین۔ دیکھیے حضور چیترھام نے پالا جیت لیا اور گوفینٹن پیچھے رہ گیا لیکن نہ اتنا کہ دوسرون کے گھوڑون کو وہ نہ مار سکے اور ہمارا یہ بوڑھا غازی مرد بھی خوب آیا یہ زیادہ قابل قدر ہی یہ سن دیکھیے اور یہ دم وخم ملاحظہ فرمائیے۔

ایک تماشائی۔ حضور یہ گھوڑا بہت ہی تیز رفتار ہی اسکی بدولت ہم لوگون کا بھی دلدر دور ہوجائیگا گھوڑدوڑ مین اسکا ثانی کوئی دوسرا جانور نہ نکلے گا۔

مسٹر السٹن۔ ہان معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہی ہمکو پہلے چیترھام پر بازی لگانا چاہیے اور اُسکے بعد فینٹن کو دوڑائینگے۔ اڑتالیس ۴۸ گھنٹے کا درمیان ہی کل اسکا حال معلوم ہوجائیگا

مسٹر گریسن - حضور اگر گستاخی معاف فرمائین تو مین بھی کچھ عرض کرون -

مسٹر اسٹن - کہو کیا کہنا چاہتے ہو -

مسٹر گریسن - مین یہ عرض کرتا ہون کہ آپ کا کیا ارادہ ہے اپنے بھائی صاحب کو ان گھوڑون کے حالات سے تو ذرا اطلاع کر دیجیے -

مسٹر اسٹن - نہین صاحب اسکی کیا ضرورت ہے سال گزشتہ مین اُنھون نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا جواب مین اُنکو ہوشیار کر دونگا جسطرح اُنھون نے مجھکو دھوکا دیکر بازی جیتی تھی ویسا ہی خدا نے چاہا تو مین اُنکو چارون شانے چت کرونگا تم ان گھوڑون کو اصطبل مین پہونچا دو کسی کی پرچھائین بھی انپر اب نہ پڑنا چاہیے -

ایسٹن جو ایک رئیس زادہ تھا اور سام پیرسین وکیل ان دونون نے مشترکہ سرمایہ سے گھوڑے خرید کیے تھے اور بازی لگا کر گھوڑ دوڑ مین انکو دوڑاتے تھے اور طمع زر مین اس بہانہ سے جوا کھیلتے تھے اور ولیم گریسن انکے گھوڑون کے اصطبل کا داروغہ تھا اور وہی ان گھوڑون کو گھوڑ دوڑ کیواسطے تیار کیا کرتا تھا یہ تینون شخص خوشی خوشی میدان گھوڑ دوڑ سے جا کے کلب مین کھانا کھانے کو گئے اِنکو اب اطمینان ہو گیا تھا کہ کل گھوڑ دوڑ کا میدان اُنھین کے ہاتھ رہیگا اور اُسکے بعد وہ ڈربی کی گھوڑ دوڑ مین جائینگے اور وہان دو ہزار پونڈ کی بازی جیتین گے -

شب انتظار کی مصیبتون کا خاتمہ ہو کر صبح امید کا پیارا جلوہ نظر آیا وہ لو شام بھی ہو گئی اور گھوڑ دوڑ کے میدان مین تماشائیون کا ہجوم ہو گیا جیکی اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر میدان گھوڑ دوڑ مین اُس مقام پر آ کر کھڑے ہو گئے جو گھوڑون کے چھوڑنے کیواسطے مقرر ہوئی تھی ایک جانب اسٹن صاحب کے گھوڑے تھے اور ایک جانب اُن کے عموزاد بھائی السٹر راکن گھم کے گھوڑے تھے اور جو بازیان مالکان نے لگائی تھین وہ تو تھی ہین اِدھر تماشائیون نے گھوڑے پسند کر کے بازیان لگانا شروع کر دین آخر وقت گھوڑ دوڑ کا آ ہی گیا اور گھوڑے اپنے مقام سے چھوڑے گئے اور السٹن صاحب کے گھوڑے رکن گھام کے گھوڑون سے آگے نکل گئے پھر کیا تھا ایسٹن اور پیرسین خوشی سے باغ باغ تھے اور راکن گھم کا چہرہ اندرونی رنج و غم کیوجہ سے اُتر گیا تھا وہ اپنے دل مین سوچ رہے تھے کہ مین اب آیندہ کیا کرونگا اب تو میرے پاس بازی

لگانے کو کچھ رہا بھی نہین اگر اسوقت مین اس کھیل کو چھوڑے دیتا ہون تو لوگ مضحکہ کرینگے اور سمجھ جائینگے کہ "عصمت بی بی بوجہ بے چادری ہی"۔

اپنے دل سے یہ باتین کرتے ہوے وہ زینے سے اُترکر نیچے آئے اور جیسے ہی زینے سے اُنھون نے نیچے قدم رکھا تو اُنکے صاحبزادہ نے شانے پر تھپکی دیکر کہا ۔

صاحبزادہ - کیا اچھی گھوڑدوڑ تھی ابا دیکھو مین نے اٹھائیس اشرفیان جیتین ۔

راکن گھم - شاباش مگر یہ تو بتلاؤ کہ تمکو کس نے بتلایا تھا کہ وہ گھوڑا جیتے گا ۔

صاحبزادہ - یوسف ہمارے کوچبان نے مجھکو فلینٹن پر بازی لگانے کی صلاح دی تھی اور مسٹر گریسن نے بھی کہا تھا

دوسرا باب

ڈوبی گریسن

شہر یارک کے کوچۂ کوئنی مین ایک سوداگر ٹامس گریسن نامی کی دوکان تھی جسمین مردانے اور زنانے دستانے - کرتے - کالر اور ہر قسم کے لوازمات متعلقۂ لباس فروخت ہوتے تھے یہ سوداگر ولیم گریسن داروغہ اصطبل ایڈلگٹن کا حقیقی بھائی تھا ان دونون بھائیون مین گو محبت بہت تھی مگر بوجہ اپنے کاروبار کے ایک دوسرے سے مدتون نہ ملسکتا تھا - ڈوبی ولیم گریسن کی لڑکی تھی اور یہ اپنے چچا کی دوکان مین نہایت شوق سے کام کیا کرتی تھی اسکا باپ اسکو بہت چاہتا تھا لیکن بوجہ بیکاری اسکا جی قصبۂ مور مین نہ لگتا تھا اور یہان دوکان کے کاروبار مین اسکا دل بہلا رہتا تھا اسیوجہ سے وہ یہان زیادہ رہتی تھی اور یہان سوا اس بات کے کہ اُسکو گھوڑون پر سواری کا موقع نہ ملتا تھا جسکی وہ بہت شائق تھی اور کسی قسم کی تکلیف نہ تھی جب اس لڑکی کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو اُسکو معلوم ہوا کہ وہ حسین ہی اور جو لوگ دوکان مین دستانے خرید کرنے آتے ہین اُنکی نظر اسپر پڑتی ہی لیکن یہ کسی کیطرف توجہ نہ کرتی تھی البتہ نوجوان گرلڈ راکن گھام جو سر راکن گھام کے صاحبزادہ تھے اور علاقہ کرین بی چیس کے ولیعہد اُنکو یہ چاہتی تھی - اور وہ بھی ڈوبی پر مہربان تھا اکثر وہ اسکی سواری کیواسطے ایک گھوڑا بھی

دوسرے کا مانگ لاتا تھا یا کرایہ پر منگا دیتا تھا اور اُسپر سوار کرکے ڈوبی کو اپنے ساتھ ہوا خوری کو لیجاتا تھا یہ رنگ دیکھ کر لوگون کی نکتہ چین آنکھین ان دونون کیطرف اکثر اُٹھ جاتی تھین حالانکہ وہ دونون اُسوقت بالکل بچے تھے اور بازار عشق کی ہوا تک اُنکے دماغون تک نہ پہونچی تھی۔ (بادی النظر) مین ایک رئیس زادہ کا ایک معمولی داروغہ اصطبل کی لڑکی کے ساتھ کوچہ وگلی مین پھرنا ناموزون ضرور تھا لیکن دلون کا آپس مین ملجانا اور مزاجون مین موافقت کا ہوجانا اور بات ہی۔ شعر

عشق موقوف نہین اچھی بُری صورت پر
نہین معلوم وہ کیا شی ہی جو بھا جاتی ہی

اس زمانہ مین بوجہ ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ کے مسٹر گریسن کی دوکان نہایت رونق پر تھی اور ہروقت خریدارون کی اُسمین گرم بازاری رہتی تھی ایک شخص نے آکر انکی دوکان سے کچھ سودا خرید کیا اور ایک پونڈ اُنکے ہاتھ مین دیکر کہنے لگا کہ جو کچھ زائد ہوا اُسکو واپس کردو اور پھر اُنکے بھائی کی تعریف کرنے لگا کہ اُنھون نے اپنی گھوڑدوڑ کیواسطے گھوڑے خوب تیار کیے تھے اُنھین کیوجہ سے مین نے بہت کچھ جیتا ہی کیونکہ اُنھون نے بازی لگانے کے وقت اشارہ دیدیا تھا جسکی وجہ سے مین نے سات سو پونڈ جیت لیے اُسمین سے سو پونڈ مین آپکی بھتیجی کی نذر کرنا چاہتا ہون۔

گریسن۔ اسکی تو کوئی ضرورت نہین یہان خدا کے فضل سے سب کچھ موجود ہی دیکھو ہمارے بھائی نے اس لڑکی کیواسطے کیسی عمدہ پوشاک بنوا کر بھیجی ہی سایا تو بالکل مورپنکھی کا لطف دے رہا ہی اور وہ کیسی چابکدستی سے نوجوان رکن گھم کو سودا دکھا رہی ہی لوگ کہتے ہین کہ اس مرتبہ ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ مین سر راکن گھام کا بہت نقصان ہوا اور وہ متواتر بازیان ہار گیا۔

یہ کہکر گریسن دوسری جانب مخاطب ہوگیا۔

ڈوبی کے چچا کی اس گفتگو سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ڈوبی اس دوکان پر بطور ایک ملازمہ کام کرتی ہی نہین، وہ محض بشوقیہ اپنی دوکان سمجھکر گھر کا کام کرتی تھی اصل مین وہ ایک نہایت شریف خیال کی لڑکی تھی اور گو وہ ایک داروغہ اصطبل کی لڑکی تھی اور گھوڑے کی سواری بھی خوب جانتی تھی تاہم اُسکو گھوڑون کا تذکرہ کرنا کسی نے

نہ سُنا تھا اسوقت وہ مسٹر گرالڈ کو کچھ کالر اور کف دکھا رہی تھی اور گرالڈ اُس سے لڑکون کیطرح باتین ہنس ہنس کر کر رہا تھا اور فلینٹن گھوڑے پر بازی لگانے مین جو اٹھائیس اشرفیان اُس نے جیتی تھین اُسکا تذکرہ کر رہا تھا اُسکے بعد گریلڈ نے ایک مراکو کیس جیب سے نکال کر ڈوبی کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ لو اسکو میری اور اس روزمرہ کی ہواخوری کی یادگار مین پہن لو۔

ڈوبی نے اُس بکس کو کھولا تو اُسمین ہیرے کی ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی تھی اُسکی تعریف کرکے نہایت سادگی سے اُسکو اپنی اُنگلی مین ڈال لیا اور بولی - کہ مین تمھارے اس عطیہ کی مشکور ضرور ہوئی لیکن یہ کیا تمھاری خام خیالی ہی کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھکو تمھین یادرکھنے کیواسطے کسی چیز کی ضرورت ہی -

گریلڈ - بیشک اسکی تو کوئی ضرورت نہین ہی اور مجھکو اسکا یقین ہی خیر تم اسکو فیتن کی یادگار سمجھو یا اگر چاہو تو اسکو منگنی کی انگوٹھی سمجھو -

ڈوبی - (خفا ہوکر) دیکھو ایسی باتین کروگے تو مین تمھاری انگوٹھی ابھی اُتار کے پھینکدونگی اسمین شک نہین کہ مین تمکو چاہتی ہون لیکن اُسکے ساتھہی مین اپنے کو بھولی نہین من آنم کہ من دانم کہان تم راکن گھم کی ریاست کرنیلی چیس کے وارث اور کہان مین ولیم گریسن داروغہ اصطبل کی بیٹی ع - چہ نسبت خاک را با عالم پاک ہٗ اسمین کوئی شک نہین کہ مین اپنے باپ کو اُسی وقعت کی نظر سے دیکھتی ہون جیساکہ تم اپنے باپ کو دیکھتے ہوگے لیکن ہم دونون مین کسی اور قسم کا تعلق نہایت ہی ناموزون ہی ہم دونون کو نہایت صادق دوست رہنا چاہیے اور رشتۂ دوستی کو نہایت مضبوط رکھنا چاہیے بولو تم اسپر قائم ہو یا مین تمھاری انگوٹھی واپس کردون

گریلڈ - تم اپنا دل ناحق چھوٹا کر رہی ہو ہمیشہ کسی کے دن یکسان نہین رہتے تمھاری سی شریف زادی میری نظر سے اسوقت تک کوئی نہین گزری خیر اسوقت تم اس انگوٹھی کو فیتن کی نئی یادگار سمجھو اور جب تمھاری نظر اسپر پڑجایا کرے تو اُس کے پہنانے والے کو بھی ذرا یاد کرلیا کرنا -

ڈوبی - ایسا تو مین بغیر اُسکے دیکھے بھی کرسکتی ہون اور اسکا وعدہ کرتی ہون - آخر تم کیمبرج کب جاؤگے -

گریلڈ۔ تین ہفتہ کے بعد کیا دسمبر مین جب مین واپس آؤنگا تو تم مجھکو یہان ملوگی۔
ڈوبی۔ نہین بڑا دن کرنے کو مین بھی گھر جاؤنگی والد نے مجھکو بلایا ہی اگر مین نہ جاؤنگی تو اُنکو رنج ہوگا۔
گریلڈ۔ اور مین سمجھتا ہون کہ تمھاری مان کو بھی ملال ہوگا۔
ڈوبی۔ ہنسکر۔ ہان اُنکو میرے جانے سے خوشی ضرور ہوگی لیکن نہ اُتنی جتنی میرے باپ کو۔
گریلڈ۔ تو کیا مین تمکو ایک مدت تک اب نہ دیکھ سکونگا۔
ڈوبی۔ نہین مین جنوری مین واپس آجاؤنگی اور تمکو میرے ساتھ ایک دو موقع گھوڑا دوڑانے کے ملجائینگے۔ اچھا اب تم یہان سے جاؤ اگر تمھارے سے خریدار دوچار اور آجائین تو کارخانہ کا کام ہی ابتر ہوجائے خدا حافظ مین تمھاری اس انگوٹھی کی مشکور ہون۔

تیسرا باب

کربن لی چیس

قصبہ مور کے قرب وجوار مین منجملہ اور عمدہ مقامات کے کربن لی چیس بھی ایک عمدہ اور دلچسپ علاقہ تھا یہ پہلے ایک دوسرے شخص کی ملکیت مین تھا لیکن آخر مین یارک شایر کے ایک رئیس کے قبضہ مین بذریعہ بیع آگیا تھا اور اُسکی صاحبزادی کے ساتھ کرنل رکن گھم کی شادی ہوئی تھی منجملہ اور قیمتی اسباب اور جائداد کے یہ علاقہ بھی اُنکو جہیز مین ملا تھا۔ مسز رکن گھم ایک نہایت نیک نفس اور مطیع شوہر عورت تھی اور کرنل صاحب انتہا درجہ کے جواری تھے انھون نے گھوڑدوڑ مین بازی لگا لگا کر اپنی جائداد کے ساتھ اپنی زوجہ کی جائداد بھی تلف کردی لیکن اس غریب نے دم تک نہ مارا۔
اُس گھوڑدوڑ کے قبل ہی جسکا ذکر ابواب ماسبق مین آچکا ہی کرنل صاحب کی حالت ردی ہوچکی تھی اور انکا جیب بالکل خالی ہوچکا تھا لیکن اپنی عادت کے موافق یہ گھوڑدوڑ مین پھر گئے اور بازی لگا کر ہار اور مایوسی کو اپنے ساتھ لیکر

مکان واپس آئے انکا اُترا ہوا چہرہ دیکھ کر انکی بی بی کا ماتھا ٹھنکا لیکن وہ غریب کچھ بول نہ سکتی تھی دبی زبان سے صرف اتنا اُسنے کہا کہ تمھاری صورت سے کچھ پریشانی کے آثار معلوم ہوتے ہین لیکن مین اُسکی بابت تم سے کچھ سوال کرنا اسوقت مناسب نہین سمجھتی پہلے کھانا کھالو پھر دیکھا جائیگا۔

میز پر کھانا چُنا گیا اور دونون میان بی بی نے کھانا کھایا اور کرنل صاحب نے ایک جام شراب نوش فرمایا تب جا کر اُنکی طبیعت کچھ بحال ہوئی۔

کرنل کی بی بی۔ کیا اس گھوڑ دوڑ مین بھی تم کچھ ہار گئے۔

کرنل۔ کیا کہون یہ حرامزادہ ولیم گریسن نہایت ہی پاجی آدمی ہی اسنے ایکی دو گھوڑے ایسے تیار کیے تھے کہ اُن سے جیتنا کسی طرح ممکن نہ ہوا اور پنجشنبہ کو ایسی ہار ہوئی کہ مین کچھ کہہ نہین سکتا۔

کرنل کی بی بی۔ اگسٹر مین خوب جانتی ہون کہ ہملوگون کی تباہی کے دن آگئے اور گو مین نے سُنا ہی کہ تمنے پیرسن کو بلایا ہی لیکن اُس سے کیا ہونا ہی سوا اسکے کہ کچھ بار قرض اور بڑھ جائے خدا کیواسطے اب بھی تم گھوڑ دوڑون مین جانا چھوڑ دو گزشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط پر عمل کرو اب بھی اتنی کُھرچن میرے پاس باقی ہی کہ ہم اپنی زندگی بخوشی بسر کر سکین گے۔

کرنل۔ اب مین گھوڑ دوڑ کو آپ ہی چھوڑ ونگا اور مین کیا چھوڑونگا گھوڑ دوڑ مجھکو خود ہی چھوڑ دیگی۔

یہ باتین ہو تی ہی تھین کہ گریلڈ راکن گھام انکا لڑکا آگیا اور اُسنے اپنی مان کے گلے مین باہین ڈال کر کہا کہ امان آج کا دن میرے واسطے نہایت ہی مبارک تھا آج مین نے اٹھائیس پونڈ جیتے تھے۔ مجھ ایسے لڑکے کو اتنا روپیہ ملجانا کچھ تھوڑا نہین

کرنل کی بی بی۔ اُوئی تم بھی جوا کھیلنے لگے خدا خیر کرے سامان اچھے نظر نہین آتے

کرنل۔ بات کاٹ کر۔ بیٹا تم کہان تھے آتے وقت مین نے تمکو بہت تلاش کیا مگر تم نظر نہین آئے۔

لڑکا۔ مین آپ کے قبل ہی وہان سے چلدیا تھا مجھے ذرا پارک جانا تھا ڈوبی گرین کے واسطے مجھکو ایک تحفہ لینا تھا وہ ایک نہایت پیاری لڑکی ہی اور اس روپیہ

کی بابت مین اُسکے باپ کا انتہا درجہ کا مشکور ہون اسوجہ سے مین نے چاہا کہ اُسکو کوئی چیز بطور تحفہ دیکر اُسکے باپ کے بار احسان سے سبکدوش ہوجاؤن وہ اندنون اپنے چچا کے ساتھ کوئنی اسٹریٹ مین رہتی ہی۔

کرنل۔ ہان مین نے اُس لڑکی کو دور سے دیکھا ہی لڑکی تو بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہی اور اُسکی وجہ سے اُسکے چچا کی دوکان خوب چلنے لگی ہی خیر تمنے تو آج سخاوت کو بہت دخل دیا مسٹر ایسٹن نے تو کبھی چھٹہ پیسہ کی بھی کوئی چیز اپنے اصطبل کے داروغہ کی جورو کو نہین دی اُسکے پاس نہین معلوم کس مدت کا ایک موتیون کا گلوبند ہی جسکو وہ غریب گلے مین ڈالے ہوے ہی۔ تمنے اُسکی لڑکی کو کیا دیا۔

لڑکا۔ ایک ہیرے کی انگوٹھی جسمین میری آدھی پونجی خرچ ہوگئی لیکن تاہم وہ اُسکے واسطے ایک حقیر تحفہ تھا اس نواح مین تو اُسکے مقابلہ کی کوئی دوسری لڑکی نہین ہی اور گھوڑے پر تو وہ ویسا ہی بیٹھتی ہی جیسا کہ مین۔

کرنل۔ ہان یہ سب سچ ہی لیکن مین اس امر کو ہرگز پسند نہ کرونگا کہ تم اُس گریسن داروغہ کی لڑکی سے کچھ ارتباط پیدا کرو۔

لڑکا۔ آپ ڈوبی سے اچھی طرح واقف نہین ہین وہ عجب عالی ظرف لڑکی ہی یون آنا تو درکنار وہ میری جورو ہونکو بھی بلا آپ کی اور امان جان کی اجازت کے آپ کے گھر مین قدم رکھنا گوارہ نہ کریگی۔

ابھی اُسکا سلسلۂ تقریر ختم نہ ہوا تھا کہ ایلین آگئی یہ کرنل صاحب کی لڑکی تھی اور اپنے بھائی گریلڈ سے سن مین تین برس بڑی تھی۔

کرنل۔ ایلین تم کہان تھین تم نے آج میرے آنے کا بھی انتظار نہ کیا اور باہر چلی گئین کھانے پر تمکو موجود رہنا چاہیے تھا۔

ایلین۔ ابا کیا آپ کو معلوم نہین کہ یہ مدرسہ کا وقت ہی مین مدرسہ گئی تھی مدرسہ کی غیر حاضری بھی تو ایک قصور ہی۔

کرنل۔ یہ مین نہین کہتا کہ قصور ہی یا نہین لیکن مین نے اکثر لڑکیون کو دیکھا ہی کہ جب انکا باپ آٹھ دس دن کو کہین باہر جاتا ہی تو اُسکی واپسی کی وہ نہایت مشتاق رہتی ہین اور ہزار کام چھوڑکر آنے کیوقت گھر پر موجود رہتی ہین۔

ایلن - اپنے باپ کا منھ چوم کر - قصور ہوا معاف کیجیے اگر مین جانتی کہ آپ کو میرا یہ فعل ناگوار ہوگا تو مین نہ جاتی لیکن میرے اس جانے سے یہ نہ سمجھیے کہ میرے دل مین آپکی یا امان جان کی محبت نہین ہی -

کرنل - نہایت پیار سے لڑکی کا منھ چوم کر - خیر ان باتون کا کچھ خیال نہ کرو اور جاؤ کھانا کھاؤ

چوتھا باب

ڈوبی اپنے گھر مین

قصبہ مور کے ایک سمت کنارے پر ایک وسیع باغ تھا اور بڑے بڑے گھانس کے میدان اُسکے اندر بنے ہوے تھے اور ایک جانب کو گھوڑون کا اصطبل تھا جسمین السٹن اور پیبرسن کے گھوڑے بزیر نگرانی مسٹر گریسین رہتے تھے اور اُسکے قریب ہی ایک پھونس کا عمدہ خوشنما بنگلہ بنا ہوا تھا جسمین خود گریسین رہتے تھے -

اکتوبر کا مہینہ ہی صبح کا وقت ہی آٹھ بجے ہین ڈوبی باغ کے پھاٹک پر کھڑی ہوئی اپنے باپ کا انتظار کر رہی ہی آخرکار مسٹر گریسین دور سے گھوڑے پر آتے نظر آئے اور یہ باپ کو دیکھ کر خوش ہوگئی -

مسٹر گریسین - آہا تم آگئین اچھا ذرا جلدی سے جاکر چاے اور کھانے کی فکر کرو مین بھوکا بہت ہون -

ڈوبی - بہت اچھا آپ آئیے دس منٹ مین سب تیار ہوا جاتا ہی آپ اطمینان رکھیے -

مسٹر گریسین - اطمینان کیا خاک رکھون اس گھوڑے نے جسکا نام دہسنگاب ماسٹر رکھا گیا ہی میرا ناک مین دم کر دیا اسمین شک نہین یہ نہایت عمدہ گھوڑا ہی اور اسکے مقابلہ کا انگلستان بھر مین کوئی جانور نہ نکلے گا لیکن افسوس یہ ہی کہ کوئی لڑکا اسکی سائیسی کے واسطے نہین ملتا - اچھا تم چلو کھانے کا بندوبست کرو مین میز پر اسکا حال تم سے کہونگا -

تھوڑی دیر کے بعد گریسین کمرہ مین داخل ہوا اور اپنی بیٹی کا بوسہ لے کر کھانے پر بیٹھ گیا -

ڈوبی - ابا جان اس گھوڑے نے آپ کو آج بہت پریشان کیا -

گریسن۔ خدا کی پناہ جوپیٹر کو تو آج اسنے پٹک مارا حالانکہ مین سمجھتا تھا کہ اُسکے بوجھ سے گھوڑا دب جائیگا۔
ڈوبی۔ اور آپ سمجھتے ہین کہ اس گھوڑے کا مزاج آیندہ چل کر درست ہو جائیگا
گریسن۔ بیشک اسمین خرابی کیا ہی۔
ڈوبی۔ تو اچھا مین اسپر سوار ہونگی اور دیکھونگی کہ میری سواری مین یہ کیا حرکت کرتا ہی
گریسن۔ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا کیا اپنی جان کی دشمن ہوئی ہو۔
ڈوبی۔ سوا اسکے مین گر پڑون اور کیا ہوگا لیکن خیر اگر آپ کی مرضی نہین ہی تو مین نہ سوار ہونگی۔
مسز گریسن۔ (جنکا مزاج آج کچھ درست نہ تھا دیر اپنے کمرہ سے برآمد ہوکر کھانے پر آئین اور دسترخوان پر مکھن کو دیکھ کر کہا)۔ یہ کیسا میلا ہی جین ہوشیاری سے کام نہین کرتی ڈوبی تم اندنون بیکار رہو نہ تمکو یہان چچا کی دوکان کی دیکھ بھال کرنا ہی اور نہ کچھ حساب کتاب لکھنا ہو ذرا تم ہی دودھ مکھن کی دیکھ بھال کر لیا کرو۔
ڈوبی۔ جین اپنا کام بہت ہوشیاری سے کرتی ہی مگر مین بھی دیکھ لیا کرونگی۔
مسز گریسن۔ ڈوبی کے ہاتھ مین انگوٹھی دیکھ کر۔ یہ انگوٹھی تمنے کہان پائی۔
ڈوبی۔ بظاہر تو کرنل صاحب کے صاحبزادے نے یہ انگوٹھی مجھکو دی ہو لیکن اصل مین مین اسکو ابا جان کا عطیہ سمجھتی ہون۔
مسٹر گریسن۔ یہ کیسے۔
ڈوبی۔ آپ کی وجہ سے کرنل صاحب کے صاحبزادہ نے فینٹن گھوڑے پر بازی لگائی تھی اور وہ بازی جیت گئے اُسکے شکریہ مین اُنھون نے یہ انگوٹھی مجھکو دی ہی
مسٹر گریسن۔ افسوس ہو کہ غریب گریلڈ کے دن اب بُرے آنیوالے ہین مین نے اس مرتبہ کرنل صاحب کو بہت اشارے دیے لیکن وہ کچھ سمجھے ہی نہین اور فضول بازی لگائے چلے گئے اور اپنا نقصان کیا وہ حد درجہ کی تباہی مین آ گئے۔
ڈوبی۔ تو اب یہ انگوٹھی مجھکو وبال جان ہوگئی مین جب اسکو دیکھونگی تو گریلڈ کی آیندہ تباہی یاد آجائیگی۔
مسٹر گریسن۔ تم ابھی اسکا غم نہ کرو اس ہار سے تو کچھ ایسا نقصان نہین ہو سکتا اگر

اب بھی وہ احتیاط کو کام دین تو کچھ نہین بگڑ سکتا۔ یہ کہکر مسٹر گریسن وہان سے چلے گئے

پانچوان باب

بیان وہ اب کچھ ہین ہونیوالے کہ جس سے روئینگے رونیوالے
لحد مین سوتے ہین سونیوالے مکان خالی ہی کس مکین کا

جنوری کا مہینہ ہی سردی کی وہ شدت ہو کہ الامان کرنل جیمس پر ایک اُداسی سی چھائی ہوئی ہی جس محل کے سامنے ہر وقت چہل پہل رہتی تھی نوکر عمدہ اور خوشنما وردیان پہنے ہوے ادھر سے اُدھر آتے جاتے ہر وقت نظر آتے تھے وہان آج بالکل سناٹا ہی کرنل رکن گھام بستر مرگ پر پڑے ہوے بیچینی سے کروٹین بدل رہے ہین اور ہر شخص کا مُنھ حسرت و یاس سے دیکھ رہے ہین لیکن بیماری کو ئی بوجھ تو تھی نہین کہ کوئی بانٹ لیتا بیماری کی تکلیف کے علاوہ اُنکو ایک اور بھی تکلیف روحانی تھی جسکی وجہ سے اُنکی روح قالب عنصری سے نہ نکلتی تھی اُنکو یہ خوب معلوم تھا کہ وہ اپنے پسماندگان کیواسطے ایک سال کے کھانے کا بھی سامان نہین چھوڑے جاتے اور اُنکا لڑکا بھی ابھی نابالغ ہی اور اُسکی تعلیم کا بھی تکملہ پورے طور سے نہین ہوا کہ وہی کچھ کما کر اپنی مان بہنون کے پیٹ پالنے کی فکر کر سکتا۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہی ایسی حالت بیچینی مین اُنھون نے اپنے بھتیجے السٹن کو اور اپنے مشیر قانونی مسٹر پیرسن کو طلب کیا اور اُن سے کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ انکا وقت برابر ہو گیا اور روح تن سے نکل کر پرواز کر گئی۔

تجہیز و تکفین کے دوسرے ہی دن خود اُنھین کے مکان کے کتب خانہ کے کمرہ مین السٹن اور پیرسن نے بیٹھ کر مشورہ کرنا شروع کیا۔

السٹن۔ آخر غریب السٹر مر گیا تمھارے پاس اُسکا وصیت نامہ تو ہوگا اُسکی بیوہ کو کیون نہین سُنا دیتے۔

پیرسن۔ ہان سُنانا تو پڑیگا مگر اسکی جلدی کیا ہو۔

السٹن۔ خبر بدکا زیادہ روکنا اچھا نہین یہ تو ظاہر ہو کہ وہ کچھ روپیہ چھوڑ نہین گیا اور مکان تک رہن کر گیا ہی ایک دن یہ نیلام ہوگا۔ پھر اگر اُن لوگون کو اسکی اطلاع

نہ دیدی جائیگی تو وہ اپنے رہنے کا بندوبست بھی تو نہ کر سکینگے یہ سب تمھاری بدولت ظہور مین آیا ہو تمنے اُسکو دونون ہاتھون سے خوب لوٹا۔

پیرسن۔ (بگڑکر) مین ایسی طنز آمیز باتین نہین سُننا چاہتا کیا تم اُسمین شریک نہ تھے اور تمنے اپنا حصہ نہین پایا۔

السٹن۔ دوست بگڑتے کیون ہو ہم ایسے نادان نہین ہین کہ اخروٹ کا مغز نکال کر کھالین اور پھر اُسکے چھلکون پر آپس مین لڑمرین مین خیال کرتا ہون کہ آخری گھوڑ دوڑ نے اُس غریب کو بالکل تباہ کردیا۔

پیرسن۔ ہان اُس غریب کو کیا خبر تھی کہ اُسکی قسمت کا پانسہ پلٹنے والا ہو یہ سب ہمارے مسٹر گریسن اور رگراٹن کتب سازکی کارستانی تھی اُنھین بدمعاشون نے لوگون کو یقین دلا رکھا تھا کہ جیرہام گھوڑا جیتے گا۔

السٹن۔ لیکن ہمکو کون دھوکا دیسکتا ہو ہم اپنے گھوڑون کے تیور خوب پہچانتے ہین۔

پیرسن۔ اسمین کیا شک ہو آپ پورے لال بجھکڑ ہین۔

السٹن۔ اچھا اب یہ تو کہو کہ اس غریب بیوہ کا کیا حشر ہوگا اور یہ لونڈا کیا کریگا۔

پیرسن۔ یہ تو ظاہر ہو کہ یہ مکان اور جائداد نیلام پر چڑھے گی اور اُسکے بعد ایک نہایت قلیل آمدنی بیوہ کی گذر وبسر کو بچ جائیگی اور وہ لونڈا اپنی آپ فکر کریگا اُسکو گھر سے خواہ مخواہ نکلنا پڑیگا۔ اور گو تم اُسکو پسند نہین کرتے لیکن لوگون مین وہ ہر دلعزیز ہورہا ہو اور شاید تم ایسے چند ہی لوگ ہونگے جو اُسکو لونڈا سمجھتے ہون۔

السٹن۔ سمجھا کرین۔ مین تو اُسکو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہون اور اُسکی مان کو بھی بُرا سمجھتا ہون وہ ہمیشہ میری تخریب کے درپے رہتی تھی اور اُسی نے اس لونڈے کو میری طرف سے بدگمان کر رکھا ہو۔

پیرسن۔ بھائی صاحب اسمین اُسکا کیا قصور کیا وہ آپ سے بیجا ناخوش ہو۔

السٹن۔ بس ذرا چونچ سنبھالے رہیے آخر اس سے تمھارا کیا مطلب۔ پیرسن دیکھو خواہ مخواہ آپس مین لڑائی پیدا نہ کرو ہم دونون ایک دوسرے کے راز سے خوب واقف ہین مین نے ابھی مسز رکن گھم سے کہلا بھیجا ہو کہ تجھکو کچھ کہنا ہو اور اُسنے جواب دیا ہو کہ مین ابھی آتی ہون۔

یہ باتین ابھی ختم نہ ہوئی تھین کہ دروازہ کھلا اور بیوہ مع اپنے لڑکے کے کمرہ مین داخل ہوئی ۔

پیرسن ۔ میم صاحبہ آپ کے شوہر کا انتقال پُر ملال نہایت حسرت مآل ہی اور مجھکو آپ سے پوری ہمدردی ہی لیکن اُسکے ساتھ ہی مین نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرنے پر مجبور ہون کہ اُنھون نے نہایت ہی عالم غریبی و مفلسی مین انتقال کیا ہی یہ اُنکا وصیت نامہ میرے پاس موجود ہی اور اسکی بنا پر کوئی چارہ کار مجھکو سوا اسکے نظر نہین آتا کہ مین کرنلی چیس کو بیچ ڈالون ۔

بیوہ ۔ گرلڈ گرلڈ تم کہان ہو بیٹا جلد آؤ اور میری طرف سے ان لوگون سے گفتگو کرو میری سمجھ مین تو انکی باتین کچھ نہین آتین ۔

گرلڈ ۔ (حسن اتفاق سے وہان پہونچکر) ۔ امان جان مین حاضر ہون آپ مجھکو کیون یاد کر رہی تھین ۔

پیرسن ۔ (دخل در معقولات کرکے) ۔ بات یہ ہی کہ مین اپنا نہایت ہی دردناک فرض اسوقت ادا کر رہا تھا اور اصلی حالات سے تمھاری والدہ کو آگاہ کرنا چاہتا تھا جبکہ وہ خلقاً آسانی سے نہین سمجھ سکتین لیکن صحیح بات کا چھپا رکھنا مین مناسب وقت نہین سمجھتا ۔

السٹن ۔ پیرسن سچ کہتے ہین خبر بد کا زیادہ چھپانا اچھا نہین ہوتا اور اگر انسان قبل از وقت آنے والی مصیبت سے مطلع کر دیا جاتا ہی تو اُس سے مقابلہ کرنے کے واسطے وہ تیار رہتا ہی ۔

پیرسن ۔ افسوس ! یہ جو باتین مین اسوقت سُنانے کو ہون وہ تمکو ضرور رنج دینگی لیکن کیا کیا جائے مرضی خدا مین کس کو دخل ہی اور گرلڈ تمکو اب کیم برج کو سلام کرنا چاہیے اور گھر سے نکل کر اپنی روزی کی کہین فکر کرنا چاہیے ۔

گرلڈ ۔ (بگڑکر) ۔ آپ کو میرے یا میری والدہ کے معاملات مین دخل نہ دینا چاہیے ۔

السٹن ۔ لیکن تمکو اپنا بار اپنی ماں پر اب نہ ڈالنا چاہیے ۔

گرلڈ ۔ ہان یہ ضرور ہی لیکن آپ کو اس بحث سے کیا مطلب ہی کہ مین اپنے واسطے روٹی کی فکر کہین اور جا کر کرون ۔

السٹن ۔ (لجاجت سے) ۔ مین تو بھائی تمھاری بھلائی کے واسطے کہتا ہون تم گھوڑے پر

خوب بیٹھ سکتے ہو اور شکار کھیلنے مین بھی تمکو کمال حاصل ہے اس لیے مین تجویز کرتا ہون کہ تم کہین شکاریون یا سائیسون مین جاکر نوکری کرلو۔

یہ سُننا تھا کہ گرلڈ کو غصہ آگیا اور اُس نے السٹن پر شیرانہ وار حملہ کیا اگر اُسکی بہن اُٹھ کر اُسکا بازو نہ تھام لیتی تو وہ نوجوان السٹن کے سینہ پر چڑھ کر اُسکا خون پی لیتا

ایلن۔ بھیا ذرا اپنا مزاج درست رکھو اور جو خدا سُنائے اُسکو صبر و استقلال سے سُنو ہمارے سر پر آسمان ہی پھٹ پڑا ہے۔

تھوڑی دیر تک گرلڈ اپنے ہواس مین نہین آیا لیکن پھر ضبط کرکے نہایت استقلال سے اُسنے السٹن سے کہا کہ مین آپ کی اس نصیحت کا نہایت مشکور ہون لیکن ابھی چند روز کر بلی جیبس سے ہمارا قبضہ اُٹھ نہین سکتا یہ ضرور ہے کہ اب ہم کسی مہمان کو اس مکان مین مدعو نہ کرینگے یہ کہکر وہ دروازہ کی طرف بڑھا اور اُسکی یہ حالت دیکھ کر السٹن کے مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین اور وہ بھی چُپکا وہان سے اُٹھ کر کمرہ سے باہر نکل گیا اور پہرسن نے بھی اپنے کاغذات سمیٹے اور وہان سے بھاگ کھڑا ہوا۔

اُنکے چلے جانے کے بعد مان نے بیٹے سے کہا یہ شخص نہایت ہی خراب ہو اسی نے تمھارے باپ کو تباہ کیا اور اب تمکو غارت کرنا چاہتا ہو جب تمھارے باپ اسکے ساتھ گھوڑدوڑ مین گئے تو ہار ہی کے آئے۔

گرلڈ۔ اور ان حضرت کنٹھ برٹ کی نسبت آپ کا کیا خیال ہو۔

مان۔ مین کیا جانون اور مجھپر کیا موقوف ہو وہ ایک ایسا گھبرا آدمی ہو کہ اُسکی باتین کسی کی سمجھ مین نہین آتین لیکن مجھکو یہ ضرور معلوم ہو کہ تمھارے باپ نے اکثر اُسکی مدد کی ہو اور جب کبھی اُسکو مالی دقتین پیش آئی ہین اُنھون نے اپنے روپیہ پیسہ کو اُس سے عزیز نہین کیا۔

ایلن۔ بھیا آخر اب تمھارا کیا ارادہ ہو کیا تم واقعی سائیسی یا شکاریون مین نوکری کرنا چاہتے ہو گو خدا جس حالت مین رکھے اُس مین ہمکو صبر و شکر کے ساتھ بسر کرنا چاہیے لیکن ایسی ذلیل نوکریان ہمارے خاندان کے نام مین دھبہ لگانیوالی ہین

گرلڈ۔ اپنی بہن کے گلے مین باہین ڈال کر۔ بہن تم اپنے دل کو کیون چھوٹا کرتی ہو مین ابھی نہین سمجھتا کہ میری قسمت مین کیا لکھا ہوا ہو لیکن جہان تک ممکن ہوگا مین

ایسی ذلیل نوکریون سے اپنے کو بچاؤنگا گو یہ امر اُس شخص کے واسطے جو کام کا
عادی نہ ہوا اور جسکو شروع سے آرام طلبی کی تعلیم دی گئی ہو اُسکو کسی مشکل کام کا کرنا مشکل
ہو لیکن کیا کیا جائے کرنا ہی پڑیگا امّان جان اسمین تو اب کوئی شک باقی نہ رہا کہ ہمکو
اس مکان کو ایک نہ ایک دن چھوڑنا پڑیگا لیکن اتنی بڑی جائداد اسقدر جلد فروخت
ہو جانا لڑکون کا کھیل نہین ہو جب تم اور ایلین کسی دوسرے مکان مین بآرام تمام
جاز ہو گی تو مین اپنی فکر کو کہین باہر نکلونگا اور اس مکان کے بیچنے کی فکر کرونگا۔

مان۔ (اپنے لڑکے کا مُنہ چوم کر)۔ ہان تمپر ایسا سخت وقت ہی آپڑا ہو لیکن بیٹا اسکو
یاد رکھنا کہ مین تمھارے باپ کے نام و ننگ کے خلاف کوئی بات سُننا پسند نہ کرونگی۔

گرلڈ۔ بھلا ایسا مجھ سے ہو سکتا ہو اس سے آپ مطمئن رہیے اور اب جبکہ یہ عالی شان
مکان ہمارے ہاتھ سے جا رہا ہو تو ہم کیون نہ ایسی فکر کرین کہ ہم اس سے کچھ نفع اُٹھائین
کیا آپ کو پیرسن سے اطمینان ہو اور اُسکو آپ ایک ایماندار شخص سمجھتی ہین۔

مان۔ مین اُسکے ایمان کی بابت کچھ نہین کہہ سکتی تمھارے باپ کو اُسپر البتہ بھروسہ تھا
اور لین دین کے معاملات سب اُسی کے ذریعہ سے بھگتتے تھے۔

گرلڈ۔ بہت اچھا مین کل یارک جاؤنگا اور وہان مسٹر سٹن سے مشورہ کرونگا۔

دوسرے دن گرلڈ یارک گیا اور مسٹر سٹن وکیل سے ملا اُنھون نے اُسکو مدد
دینے کا تو وعدہ کیا لیکن اُسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ تمھارے والد کے حالات سے
اور بار قرض سے مسٹر پیرسن زیادہ واقف ہین اور یہ مین نے بھی سُنا ہو کہ مرنے سے
چند دنون قبل اُنکی مالی حالت بہت خراب ہو گئی تھی لیکن تاہم اگر تم مجھکو اپنی طرف سے
کسی کام پر مقرر کروگے تو مین تمھارا کام کر دونگا۔

ادھر سے اطمینان کرکے گرلڈ کونی اسٹریٹ کی طرف گیا ڈوبی اُسوقت دوکان مین
موجود نہ تھی گرلڈ اُس کے چچا سے ملا اور اُس سے پوچھا کہ کیا مین ڈوبی سے اسوقت
مل سکتا ہون اُسنے کہا کہ وہ بالاخانہ پر ہے وہان جاؤ یہ جب کوٹھے پر گیا تو ڈوبی کو
پائنو باجا بجاتے دیکھا۔ ڈوبی نے جب اسکو آتے دیکھا تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی
ہوئی اور مصافحہ کو ہاتھ بڑھا کر بولی کہ مین تمکو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی لیکن اُسکے
ساتھ ہی مجھکو اُس نقصان کی بابت نہایت افسوس ہو جو تمکو پہونچا اُسکے حالات

مین نے کچھ سُنے ہین۔
گرلڈ۔ ہان شاید کچھ سُنے ہون اگر تمکو پورے حالات معلوم ہون تو شاید تمکو زیادہ رنج ہو اسوقت مین تم سے رخصت ہونے آیا ہون ستمبر گزشتہ مین جب مین نے تمکو وہ انگوٹھی پہنائی تھی تو مین نے تمکو اس کا یقین دلانا چاہا تھا کہ وہ منگنی کی انگوٹھی ہی اور سمجھتا تھا کہ چند سال کے بعد مین تمھارے ساتھ شادی کرسکونگا لیکن وہ خیالات سب خام نکلے اور مین بالکل تباہ ہوگیا اور ایسی حالت مین اب مین تم سے کچھ نہین کہہ سکتا لیکن یہ ضرور ہی کہ جب مین حد بلوغ کو پہونچونگا تو مین پھر تمسے درخواست شادی کرونگا۔
ڈوبی۔ اگر تم کرنیلی جیمس کے وارث باقی رہتے تو مین ضرور تمکو نفی مین اسکا جواب دیتی۔ گو مین تمکو دل سے چاہتی ہون لیکن اب مین تمھاری ہون اور تم چاہے جس حالت مین ہو اور مجھ سے شادی کی خواہش کرو مین تمھارے ساتھ شادی کرنے سے انکار نہ کرونگی۔
گرلڈ۔ ڈوبی تم نہین جانتی ہو کہ ہم پر کسقدر سخت مصیبت پڑگئی ہی اور اب جو کچھ باقی رہ گیا ہی وہ مشکل سے اتنا ہے کہ اُس سے میری مان اور بہن کی بدقت بسر ہوسکے اور مین یہ نہین جانتا کہ مجھکو اپنی زندگی بسر کرنے کے واسطے کیا کرنا چاہیے اور اُس ظالم کپتھ برٹ اسٹن کی صلاح پر جب تک مین نہ چلونگا شاید مین دُنیا مین کامیاب نہ ہوسکونگا اُس نے مجھ سے کہا ہے کہ مین یا تو سائمیسی مین جاکر کہین نوکری کرلون یا کسی سرکار مین جاکر بازدار ہون اور اُسکا یہ خیال گو تکلیف دہ ہی لیکن نہایت صحیح ہی مجھکو نشانہ لگانا اور گھوڑے پر چڑھنا خوب آتا ہی لیکن مین چابک سواری کو زیادہ پسند کرتا ہون۔
ڈوبی۔ بیشک تم گھوڑے پر خوب بیٹھتے ہو اُس دن کی گھوڑ دوڑ مجھکو کیا بھول گئی ہی جسدن تم مجھکو اُس کھم بگ مین لینے گئے تھے وہ دن بھی ہمارا کس لطف سے بسر ہوا تھا اُسکا لطف مجھکو ابھی تک بھولا نہین۔
گرلڈ۔ ہان اسی وجہ سے تو مین چاہتا ہون کہ مین کہین سائمیسی مین جاکر نوکری کرلون
ڈوبی۔ چُپ رہو دیکھو مین ایک صلاح بتاتی ہون تم مجھپر اکثر ہنستے ہو اور تمنے

میرا نام کار ہاری چھوٹی عورت رکھ چھوڑا تھا دیکھو اگر تم سائیسی کی نوکری کرو گے تو عمر بھر سائیس ہی رہ جاؤ گے گو اُسوقت بھی مجھکو تمھاری جورو بننے سے انکار نہ ہوگا لیکن مجھکو خود تمھاری نزد کے خلاف یہ بات پائی جاتی ہو تم میرے والد کے اصطبل مین آؤ یہ مین جانتی ہون کہ وہ ایک نہایت سخت گیر مالک ہو اور گو مین تم سے وہان بہت کم مل سکونگی لیکن تاہم تمھارے اکثر موقعون پر مدد کیا کرونگی اور میری خاطر سے والد مرامی راضی ہو جائینگے - اس بات کو یاد رکھنا اصطبل مین لطو بیت کے رہنا بہ نسبت سائیس کے بہت اچھا ہو اس جگہہ پر جو لڑکے بھرتی ہوتے ہین وہ آگے چل کر چابک سوار ہو جاتے ہین اور چابک سواری اندنون دولت پیدا کر رہے ہین -

گرلڈ - اور تمھارے باپ مجھکو پہچانینگے نہین -

ڈوبی - نہین تمھارے والد سے اور میرے باپ سے ایک عرصہ سے ملاقات نہین ہوئی اور سال گزشتہ مین اُنھون نے جہان تک مجھے یاد ہو ڈانگ کاسٹر مین تمکو نہین دیکھا اور اگر ایک آدھ مرتبہ دیکھا بھی ہوگا تو پہچان نہ سکین گے اور اُنکو اس امر کا گمان بھی نہ ہوگا کہ کرنیلی چیس کا وارث اُسکے اصطبل مین لڑکون مین بھرتی ہونے کو آیا ہو -

گرلڈ - بہت اچھا مین ضرور اسکی کوشش کرونگا - خدا میری مدد کرے خدا حافظ اب مین تم سے اسوقت رخصت ہوتا ہون لیکن اپنا چھوٹا دل تمھارے پاس چھوڑے جاتا ہون -

اسی دلِ غمگین کی اے دلبر تمنا ہی یہی
مے ہو اور گلزار ہو اور ہم ہون اور غنچہ دہن

چھٹا باب

ریڈ لگٹن مور

ہزار شکر یہان تک تمھین خدا لایا
مراد آئی دعا یہی مستجاب ہوئی

گرلڈ اور ڈوبی کے مشورہ کو تین مہینہ گزر گئے اور اس درمیان مین کرنیلی چینس کا

قلع وقمع ہو گیا اور قصبۂ مور مین گھوڑ دوڑ بنانے کے واسطے اور نئے گھوڑے عمدہ سے عمدہ دیکھ کر خرید ے گئے اسوقت قریب اٹھارہ گھوڑون کے اصطبل مین تھے انمین سے ایک گھوڑا جو دیکھنے مین نہایت خوبصورت اور کم سن تھا نہایت ہی خراب اور بد معاش تھا اچھے سے اچھے چابک سوار اُسپر چڑھنے سے ڈرتے تھے پھر لڑکون کا کیا شمار مسٹر گریسین اس گھوڑے کو بہت پسند کرتے تھے اور اُنکو اپنے تجربہ سے اسکا یقین تھا کہ جب یہ گھوڑا نکل جائیگا تو ہزارون کیا لاکھون روپیہ گھوڑ دوڑ مین جیت لے گا لیکن اسکا درست ہونا ہی مشکل تھا۔

مارچ کا مہینہ ہی موسم بہار اپنے رنگ پر آچلا ہی ہوا کی خنکی کچھ کم ہو گئی ہی مسٹر گریسین اپنے گھوڑون کو میدان مور سے ٹہلا کر اپنے مکان موسومہ ریڈ لکشن مور کے اصطبل مین لائے ہین گھوڑون کو اصطبل مین بندھوا کر وہ باہر نکلے تھے کہ اُنھون نے دیکھا کہ ایک جوان لڑکا چارخانے کی جیکٹ پہنے ہوے جیسا کہ اُس زمانہ مین اصطبل کے لڑکے پہنتے تھے سامنے کھڑا ہی۔

مسٹر گریسین۔ لڑکے تو کیا چاہتا ہی۔

گرلڈ۔ ٹوپی کو حرکت دیکر۔ پیٹ کے واسطے آدھ سیر آٹا۔

مسٹر گریسین۔ آخر تم کیا نوکری چاہتے ہو اور تم پر کیا مصیبت پڑی ہی کہ تم میرے پاس آئے ہو۔

گرلڈ۔ مین سمجھتا ہون کہ مین گھوڑے پر بیٹھ سکتا ہون۔

مسٹر گریسین۔ ہان یہ کہو بھائی میرے پاس تو کوئی لڑکا ایسا نہین آتا جو کہتا ہو مین گھوڑے کی سواری نہین جانتا لیکن ایک ہفتہ کے بعد مین اُن سے کہدیتا ہون کہ تمکو سواری نہین آتی اور تمھارے واسطے میرے اصطبل مین کوئی جگہ نہین ہی گھوڑ دوڑ کی اصطبل مین اسامیان تو ہمیشہ خالی رہتی ہین لیکن اُسکے ساتھ ہی امتحانی گھوڑے بھی موجود رہتے ہین تم میرا مطلب سمجھے کہ مین کیا کہہ رہا ہون۔

گرلڈ۔ جی ہان مین سمجھ گیا آپ کا مطلب ایسے گھوڑے سے ہی کہ اگر اُسپر ایک امیدوار سوار ہوے تو سب گھوڑون پر آسانی سے وہ بیٹھ سکتا ہی۔

جسوقت یہ دونون آپس مین باتین کر رہے تھے۔ بالاخانہ کی کھڑکی کا ایک

پٹ کھلا اور ڈوبی نے دیکھا کہ گرلڈ اپنے وعدہ کے موافق آگیا ہو یہ دیکھ کر جستہ یہ شعر اُسکی زبان پر جاری ہوا ؎

ہزار شکر یہان تک تمھین خدا لایا
مراد آئی دعا اپنی مستجاب ہوئی

لیکن اس نے جب یہ سُنا کہ اُسکے والد گرلڈ کا امتحان لینا چاہتے ہین اور اُسکو غالبًا اُس شریر گھوڑے پر جسکا ڈہنسنگ ماسٹر نام ہو سوار کرینگے تو اُسکے بدن مین لرزہ سا آگیا لیکن وہ جانتی تھی کہ گرلڈ گھوڑے پر اچھا بیٹھتا ہو اور اُسکو اسبات کا یقین تھا کہ وہ امتحان مین پورا اُتریگا تاہم بشریت کا تقاضہ تھا جس نے تھوڑی دیر کیواسطے اُسکو بیچین کر دیا تھا۔

اُدھر مسٹر گریسن نے گرلڈ سے کہا اگر تم نوکری کرنا چاہتے ہو تو کل صبح چھ بجے آؤ اور اس گھوڑے پر جسکا نام ڈہنسنگ ماسٹر ہو اور جو بالکل اثیلا ناکند بچھیڑا ہو سوار ہوکر اپنا فن شہسواری دکھاؤ لیکن اسکو یاد رکھو کہ یہ گھوڑا بڑا ہی شریر ہو اور اسپر سے گر پڑنے کا بھی خوف ہو۔

گرلڈ۔ بہت اچھا مین کل حاضر ہونگا۔

گریسن۔ بہتر ہو مگر اب تم بھوکے ہوگے باورچی خانہ مین جاکر کچھ کھا پی لو تو جانا۔

ڈوبی کو یہ سُنکر رنج ہوا کہ گرلڈ جو ایک شریف امیرزادہ ہو دوسرے اصطبل کے لڑکون کے ساتھ کھانے کے واسطے باورچی خانہ مین بھیجا جاتا ہو لیکن وہ کیا کرسکتی تھی گرلڈ کے حسب ونسب کا بھی وہ اظہار نہ کرسکتی تھی حالانکہ گرلڈ کو اُسکی کچھ پرواہ نہ تھی اور اُسنے اپنے دل مین یہ ٹھان لیا تھا کہ جب مین اصطبل مین نوکری کرنے آیا ہون تو اب مجھکو یہان کے سب لڑکون سے مل جل ہی کر رہنا چاہیے ہو اور باوجود تعلیم یافتہ اور شہری ہونے کے اس نے اپنی زبان اور لہجہ بھی بدل دیا تھا اور دہقانیون کی طرح باتین کرتا تھا وہ خوشی خوشی باورچی خانہ مین گیا اور باورچن سے روٹی مانگ کر کھالی اور تھوڑی دیر تک اُسی کے مذاق کے موافق اُس سے ہنستا بولتا رہا اور پھر وہان سے چلا گیا۔ دوسرے دن ٹھیک چھ بجے صبح کو مسٹر گریسن کے پھاٹک پر یہ آکر موجود ہوا اور جب وہ برآمد ہوئے تو نہایت ادب سے اُنکو سلام کیا۔ مسٹر گریسن نے

اسکو پھر سمجھا یا کہ دیکھو دہلنسنگ ماسٹر ایک نہایت ہی بد گھوڑا ہی اپنی جان سے دشمن نہ ہو اور اُسپر سوار نہ ہو لیکن اس نے یہ کہکر کہ مجھکو قسمت آزمائی کر لینے دیجیے اپنی مستعدی اُسپر سوار ہونے کی ظاہر کی گھوڑے پر زین رکھا گیا اور وہ اصطبل سے نکالا گیا اور میدان مور کی طرف اُسکو ہاتھ پر لے کر سائیس چلا اور مسٹر گریسن اور گرلڈ اور اصطبل کے دوسرے لڑکے اور بہت سے تماشائی ساتھ ہوے -

ڈوبی اسوقت خواب راحت مین نہ تھی آج وہ بہت سویرے اپنے بستر سے اُٹھ بیٹھی تھی اور جیسے ہی مسٹر گریسن کپڑے پہن کر باہر آئے تھے وہ بھی تیار ہو گئی تھی اور ایک دوربین لے کر اپنے کمرہ کے دریچہ مین جا بیٹھی تھی یہان سے مور کا میدان باوجود اسکے کہ ایک میل کے فاصلہ پر تھا دوربین سے صاف نظر آتا تھا -

مسٹر گریسن اور گرلڈ وغیرہ میدان مور مین پہونچے اور مسٹر گریسن نے ایک اصطبل کے لڑکے سے کہا کہ ایک مہمیز کی جوڑی اور چابک گرلڈ کو دے دو -

گرلڈ نے کہا کہ مجھکو مہمیز کی تو ضرورت نہین صرف ایک چابک کافی ہی -

گرلڈ چابک لے کر گھوڑے پر سوار ہوا تھوڑی دیر تک گھوڑا بے حس و حرکت کھڑا رہا اور اُسکو یہ بھی نہین معلوم ہوا کہ اُسکی پیٹھ پر کوئی سوار ہی لیکن جب گرلڈ نے اُسکو ایڑ لگائی اور لگام کا اشارہ کیا تو اُس نے پشتک مارنا شروع کی اور کبھی جمتا تھا اور کبھی الف ہو جاتا تھا یہ رنگ دیکھ کر گرلڈ نے چابک کے ہاتھ لگانا شروع کیے اور اس زور سے اُسکا چابک پڑتا تھا کہ پسلی کے اندر گھوڑے کے پیوست ہو جاتا تھا اب گھوڑا سمجھا کہ اُسپر کوئی کڑا سوار بیٹھا ہی اور مسٹر گریسن نے بھی دیکھ لیا کہ لڑکا جیوٹ دار اور فن شہسواری سے ماہر ہی اور گھوڑے کی کوئی چالاکی اور شرارت اسکے آگے نہین چل سکتی اور اُدھر گھوڑے نے جب یہ دیکھا کہ اُسکا سوار کسی طرح نہین گرتا تو اُسنے پہلے لجام کو اپنے دانتون مین پکڑ لیا اسپر بھی گرلڈ کے آسن گھوڑے پر جمے رہے گھوڑا جب ہر طرح سے مایوس ہوا تو وہ ایک طرف کو چل کھڑا ہوا لیکن پھر بھی اپنی خلقی شرارت سے باز نہین آیا اور ایک بلند مقام پر جا کر اپنے کو گرا دیا اور گرلڈ کے ایک پیر کو اپنے پہلو کے نیچے دبا لیا یہ دیکھ کر تماشائی دوڑ پڑے اور گرلڈ کو جلد ہی سے گھوڑے کے نیچے سے نکال لیا مسٹر گریسن نے ایک چارپائی پر ڈال کر اُسکو فوڑا اپنے مکان کی طرف

روانہ کیا کیونکہ اسکو ایسی سخت چوٹ آئی تھی کہ یہ چل نہ سکتا تھا۔
ڈوبی یہ سب کیفیت دوربین سے اپنی کھڑکی مین بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی گرلڈ کو گھوڑے پرسے گرتے دیکھ کر اسکے مُنھ سے ایک چیخ کی آواز نکل گئی لیکن اس نے اپنے دل کو مضبوط کیا اور فوراً کوٹھے پر سے نیچے اُتر آئی اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ جلدی ڈاکٹر صاحب کو بُلالاؤ اور دوسرے ملازمین کو حکم دیا کہ میرے کمرہ کے برابر دوسرا کمرہ جو ہی اُسمین ایک پلنگ مع بستر کے لگا دو اِدھر تو اُسنے یہ انتظام کیا اور اُدھر مسٹر گریسن گرلڈ کو لیے ہوے پھاٹک پر پہونچ گئے اور گریسن نے جیسے ہی ڈوبی کو دیکھا اُنھون نے حکم دیا کہ جلد ہی کسی شخص کو بھیجو کہ ڈاکٹر کو بلا لاوے اور ایک کمرہ نیچے کے درجہ مین اسکے واسطے خالی کرو یہ نیا لڑکا بہت بُری طرح سے گھوڑے پرسے گر کر چوٹ کھا گیا ہی۔
ڈوبی۔ یہ سب انتظام مین نے پہلے ہی کر دیا ابّا جان وہ مرا تو نہین۔
جسوقت اُس نے یہ کہا تھا اُسکی آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے۔
مسٹر گریسن۔ مرا تو نہین لیکن بیہوش ہی اور جب تک ڈاکٹر نہ آجائین ہم کچھ کہہ نہین سکتے کہ چوٹ کیسی لگی ہی اور تمھارا یہ کیا حال ہی تمھارا چہرہ سپید ہو گیا اور آنکھون سے آنسو جاری ہین۔
ڈوبی۔ کچھ بھی نہین ابّا جان مین دیکھ رہی تھی اور میرے سامنے یہ واقعہ عظیم ہوا جسکی وجہ سے میرے قلب پر صدمہ پہونچا۔
چند منٹ کے بعد گرلڈ کو لوگون نے چارپائی پرسے اُتار کر ایک درخت کے نیچے گھانس پر لٹا دیا اُسوقت ڈوبی کا عجب حال تھا اگر حیا اور عقل سلیم اسکو منع نہ کرتی تو وہ گھٹنون کے بل جھک کے گرلڈ کے زرد چہرہ کا بوسہ لیتی اور اُس سے معذرات کرتی کیونکہ اسی کے مشورہ اور راے سے وہ اس نوکری کا خواستگار ہو کر آیا تھا لیکن زبان اسکی اسوقت یاری نہ دیتی تھی اُس نے مکان کی طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ انکے واسطے کمرہ تیار ہی گرلڈ جب دوبارہ اُٹھایا گیا تو اُس نے آنکھین کھولدین اور مسٹر گریسن کے پوچھنے پر کہا کہ چوٹ تو میرے بہت سخت آئی ہی لیکن مین یہ ضرور سمجھتا ہون کہ کوئی ہڈی نہین ٹوٹی مگر مسٹر گریسن تم اُمیدوارون کا امتحان بہت سخت لیتے ہو۔

ساتوان باب

سام پریشن سالیسٹر

آپ تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

سام پریشن ایک نہایت ہی چالاک اور ہوشیار شخص تھا اور اس نے اپنے پیشہ مین جو کچھ فروغ پایا تھا وہ محض گھوڑدوڑ کی بدولت۔ اس فن مین اُسکو ایسا دخل ہو گیا تھا کہ گھوڑے اور سوار کو دیکھتے ہی سمجھ جاتا تھا کہ یہ بازی لیجائیگا یا ہار جائیگا لوگون کو بھی اسقدر اس مقابلہ مین بھروسہ ہوگیا تھا کہ جس گھوڑے کی طرف اسکو وہ دیکھتے تھے وہ یقین کر لیتے تھے کہ یہ ضرور جیتے گا اور اُسپر قرض لے کر جا ہے وہ کتنے ہی سود پر سے بازی لگانے کو تیار ہو جاتے تھے اور ایسے لوگون کو وہ خود خوب دل کھول کر اپنے پاس سے قرض دیا کرتا تھا اور چالیس فی صدی سود لیتا تھا اور اسی غرض سے اُسنے اپنا مکان ایسے مقام پر تیار کیا تھا جو بازار اور کوئی اسٹریٹ دونون سے نزدیک تھا اور بیگلی گیٹ بار سے بھی قریب تھا اور اس مکان کو اُسنے ساونٹ کے نام سے موسوم کر رکھا تھا یارک کی گھوڑدوڑ کے زمانہ مین یہ مکان مہمانون کے واسطے ہمیشہ کھلا رہتا تھا جنکے قیام کے واسطے اُسمین کافی سے زیادہ کمرے تھے اور ان مہمانون کی وجہ سے ہر سال اچھی بھلی رقم مسٹر پریشن کے ہاتھ آجاتی تھی۔ یہ مکان ایک نہایت عمدہ موقع لینڈل اسٹریٹ پر واقع تھا اور نہایت خوشنما اور آرام دہ بنایا گیا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہو کہ مسٹر سام پریشن اپنے دفتر کے کمرے مین بیٹھا تھا کہ مسٹر رسٹن نے اپنا کارڈ بھیجکر اپنی آمد کی اطلاع کرائی چونکہ یہ سام کے ہم پیشہ تھے اور مجسٹریٹی اور سول کورٹ مین روز یہین ان سے اور سام سے ملاقات ہوا کرتی تھی لہذا بلا تکلف مسٹر سام پریشن نے انکو اپنے پرائیوٹ کمرے مین بُلا لیا اور نہایت خاطر سے انکو ایک کرسی پر بٹھلا کر پوچھا کہ فرمائیے آج آپ نے کہان تکلیف فرمائی اگر کوئی کام میرے لائق ہو تو مین نہایت خوشی سے تعمیل کرنے کو تیار ہون۔

مسٹر رسٹن۔ مین آپ کی اس اخلاقی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مین اسوقت

آپ کو منجانب گریڈل راکھنگم کچھ تکلیف دینے آیا ہون اور اُسکے والد کے کاروبار کے بند ہونے کے متعلق جو کاغذات آپکے پاس ہین اُنکو دیکھنا چاہتا ہون۔

مسٹر بریشن۔ (ہنسکر)۔ آپ بھی خوب آدمی ہین ایسے ہی معاملہ مین آپ ہاتھ ڈالتے ہین جسمین ایک کوڑی بھی نہ ملے۔

مسٹر رسٹن۔ مجھکو اپنے نفع و نقصان کا اس معاملہ مین کچھ خیال نہین ہو مین صرف یہ دیکھنا چاہتا ہون کہ آیا راکھنگم کی جائداد سے کچھ اُسکی بیوہ اور لڑکے کے واسطے پس انداز ہوسکتا ہو یا نہین۔

پیرسن۔ توبہ کیجیے۔ مسٹر راکھنگم ایسے آدمی نہ تھے کہ وہ کچھ چھوڑ جاتے پس یہ سمجھیے کہ نارنگی کا پورا رس وہ چوس گئے ہین اور چھلکا ان لوگون کے واسطے چھوڑ گئے ہین کچھ بل البتہ ایسے اُنکے باقی ہین کہ اُس سے اُنکا قرضہ ادا ہوجائیگا وہ ایک نہایت فضول خرچ اور ناعاقبت اندیش شخص تھے ایسی فضول خرچیون سے ہزارون گھر تباہ ہوگئے ہین۔ زیادہ قرض کا لینا اچھا نہین ہوتا۔ اگر مین جو ایک قانون پیشہ شخص ہون قرض کا لین دین اپنی حیثیت کا اندازہ نہ کرکے شروع کردون تو ایک دن تباہی کا سامنا ضرور رکھا ہو۔

رسٹن۔ مین اسوقت اخلاق و عاقبت اندیشی پر بحث کرنے کو حاضر نہین ہوا جس معاملہ کے واسطے آیا ہون اُسکی نسبت گفتگو کیجیے۔

پیرسن۔ بہت اچھا مجھکو اسمین کیا عذر ہوسکتا ہو۔ لیکن قبل اسکے کہ ہم یہ کام شروع کرین آپ چل کر میرے ساتھ کچھ کھانا نوش فرمائین اور دو ایک جام کلارٹ یا پورٹ کے تو پی لین اُسکے بعد جب ہم لوگ سگار پینے مین مصروف ہونگے تو یہ کاغذات ملاحظہ کر لیجیے گا۔

رسٹن۔ مین تو سگرٹ پیتا ہی نہین اور کھانے کے بعد مین کام کرنا پسند نہین کرتا اگر اسوقت آپ کاغذات مجھکو نہین دکھانا چاہتے تو بہتر ہو مین پھر جسدن اور جسوقت فرمائیے حاضر ہوسکتا ہون۔

یہ کہکر مسٹر رسٹن اُٹھ کر چلے گئے اور مسٹر پیرسن کی زبان پر بے ساختہ کلمہ افسوس جاری ہوگیا۔ ابھی مسٹر رسٹن کو گئے چند منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ ایک نوکر نے آکر

مسٹر السٹن کے آنے کی اطلاع کی اور اُنکو بھی فوراً اجازت اندر آنے کی دی گئی اور جیسے ہی وہ کمرہ مین داخل ہوے مسٹر پیریسین نے اُنکو نہایت اخلاق سے بٹھلا کر پوچھا کہیے اسوقت آپ نے کیون تکلیف فرمائی کچھ گھوڑ دوڑ کی بابت گفتگو کرنا ہی یا کچھ روپیہ قرض لینا ہی؟

مسٹر رسٹن۔ آپ گھبرایے نہین ان دونون باتون مین سے مین کسی ایک کے واسطے بھی آپ کو تکلیف دینے نہین آیا مین ایک گھوڑا خریدنا چاہتا ہون اُسکی بابت آپ سے راے لینی ہی اور یہ دریافت کرنا ہی کہ اسوقت ہمارے اصطبل مین جو دو گھوڑے چیترھام اور فینٹن موجود ہین اور جنھون نے لیگر کی گھوڑ دوڑ مین ستمبر گزشتہ مین دو ہزار پونڈ جیتے ہین اُن مین سے کسکو اسکوٹ کی گھوڑ دوڑ مین بھیجون بازی لگانے والون اور پبلک کا رجحان تو چیترھام کی طرف زیادہ معلوم ہوتا ہی لہذا مین چاہتا ہون کہ چیترھام کو موسم بہاری گھوڑ دوڑ کیواسطے محفوظ رکھون کیونکہ اُسوقت بازی لگانے والے زیادہ آئینگے اور فینٹن کو اسکوٹ کے واسطے لیجاؤن۔

پیریسین۔ یہ راے بہت صائب ہی مجھکو اس سے اتفاق ہی۔ ہان وہ گھوڑا کونسا ہی جسکو آپ خریدنا چاہتے ہین کہین اُس گرے بچھڑے کے لینے کی تو نیت نہین ہی۔

السٹن۔ نہین صاحب۔ کیا مین احمق ہوا ہون جو اُسکو خریدونگا وہ گھوڑا کاہے کو مجسم شیطان ہی۔ میری نیت اُس مشکی جانور کے لینے کی ہی جو ابھی حال مین مسٹر گریسین نے خرید کیا ہی وہ جانور اچھا معلوم ہوتا ہی مگر یار وہ دو ہزار اُسکے مانگتا ہی۔

پیریسین۔ وہ گھوڑا میرا دیکھا ہوا ہی اس قیمت پر وہ گران نہین ہی اور اُس سے تم بہت نفع اُٹھاؤگے فوراً جاکر خرید کر لو اور اگر ابھی تمھارا ارادہ قصبہ کی واپسی کا نہ ہو تو فوراً تار دیدو کہ وہ گھوڑا بیچا نہ جائے تم اُسکو لینا چاہتے ہو۔ خیر یہ معاملہ بھی طی ہو گیا اب ذرا میری سُن لو ابھی تھوڑا عرصہ ہوا مسٹر رسٹن میرے پاس آئے تھے اُس چھوکرے گریڈل نے اپنا معاملہ اُسکے ہاتھ مین دیدیا ہی اور وہ اُسکے باپ کی لین دین کی جانچ کرنا چاہتا ہی اسوقت میرے پاس اسی غرض سے آیا تھا مگر ابھی تو مین نے ٹال دیا۔

السٹن۔ اُسکی جانچ سے کیا ہو سکتا ہی گریڈل ابھی لونڈا ہی وہ کچھ جانتا ہی نہین اور جب تک وہ ارسٹن کو کچھ اپنے باپ کے یافتنی قرضہ کا نشان نہ دے غریب ارسٹن

کیا کر سکتا ہی۔

پیریسن۔ یہ سچ ہو مگر جب اُس نے ارسٹن کو اپنا وکیل کردیا ہی تو وہ پُرانا کھوسٹ سب کچھ نکال لے گا وہ بڑا اسیانا کوّا ہی۔

السٹن۔ تو مجھکو بھی کسی بات کا خوف نہین ہو۔

پیریسن۔ کیون۔ اگر تمھارے لکھے ہوے پرا میسری نوٹ اُسکے کاغذات مین نظر آگئے تو پھر کیا ہوگا راکنگھم کی بڑی رقم تو تم ہی دبائے بیٹھے ہو۔

السٹن۔ واہ اُسمین تو مدت ہوئی تمادی عارضی ہوگئی۔

پیریسن۔ تمادی عارض ہونے سے کیا ہوتا ہی مانا کہ اُسکے وصول پانے کی نالش تمپر نہ کیجائے یا اگر غلطی سے نالش بھی کردیجائے تو عدالت سے دعوے خارج ہوجائے لیکن اُسکے اظہار پر تمھاری ساکھ مین کتنا فرق آجائیگا اور جب تم اُسکے روپیہ دینے مین تمادی کا عذر کروگے تو پھر بھلا کوئی مہاجن تمکو قرض بھی دیگا اور بغیر قرض تمھارا کام نہین چل سکتا ذرا ان سب باتون پر غور تو کرلو۔

السٹن۔ تم ہو بڑے اُستاد اور تمھاری یہ باتین خالی از حکمت نہین ہین مگر یہ خوب یاد رکھو کہ جسطرح تم نے گھوڑدوڑ کی بازیون کے سمجھنے مین ملکا پیدا کر رکھا ہی ایسا اور معاملات کے سمجھنے مین تمکو سلیقہ خاک نہین ہی۔ بھلا اسٹر راکنگھام کو لندن مین کون نہین جانتا اُسکے ان بلون کی خبر جب لندن مین پہونچے گی تو خدا نے چاہا اُسکی اور ہی صورت وہان کے لوگون کی نظرون مین دکھائی دیگی اور جبکہ وہ ایک ایسے لڑکے کے ہاتھ مین ہین جسکو کوئی جانتا ہی نہین تو بھلا اُنکی کیا وقعت ہوسکتی ہی۔

یہ کہکر السٹن نے اپنی اُنگلیان توڑنا شروع کین اور یہ کہکر چپ ہوگیا ؎

اَب تو آرام سے گزرتی ہی

عاقبت کی خبر خدا جانے

آٹھوان باب

پادری رابرٹ تھارندک

عشق اول در دل معشوق پیدا میشود
گر نسوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود

اسٹر رکنگھام کو مرے دو مہینہ گزر گئے ہین اور اُنکی بیوہ اور صاحبزادی ایک چھوٹے سے مکان مین جو منسٹر کلوز کی آبادی سے باہر واقع ہے آکر آباد ہوئی ہین اللہ کی شان ہی جن لوگون نے اپنے بچپنے سے اسوقت تک ایک عالی شان محل مین باآرام و آسایش بسر کی ہو وہ آج ایک جھوپڑے مین آکر رہین۔ چونکہ یہ مان بیٹی دونون صاحب سلیقہ ہین اُنھون نے اُس جھوپڑے کو ہر طرح سے آراستہ و پیراستہ کرکے درست کرلیا تھا اور اپنے آرام و آسایش کا کُل سامان اُسمین مہیا کرلیا تھا اور صبر و شکر سے اپنی زندگی کے ایام بسر کررہی تھین مگر اسوقت تک اس نئے مقام مین اُنھون نے کسی سے زیادہ ربط وضبط پیدا نہین کیا تھا گو وہان کے باشندے انکے نام سے بخوبی واقف تھے اور کم لوگ ایسے تھے جو ان سے ملنے خود نہ آئے ہون اسٹر رکنگھام کے نام سے کون ایسا تھا جو واقف نہ ہو واقعی وہ ایک نہایت ہی بے شر شخص تھا اور اپنی حیات مین اُس نے سوا اپنی ذات کے اور کسی کو تکلیف نہ دی تھی وہ اگر دشمن تھا تو خود اپنا نہ دوسرون کا اسوجہ سے عام طور سے لوگون کو اُسکی بیوہ اور لڑکی سے ہمدردی تھی۔ اس نئے مکان مین صرف یہ مان بیٹی ہی نظر آتی تھین گریڈل کا پتہ نہ تھا اور نہ کوئی ٹھیک طور سے جانتا تھا کہ وہ اپنی مان اور بہن کو اس مکان مین آباد کرکے کہان چلا گیا اسقدر البتہ سُنا تھا کہ وہ کیمبرج شایر کی طرف یہ کہکر گیا ہو کہ وہان وہ کوئی ذریعہ معاش اپنے اور اپنے خاندان کیواسطے پیدا کریگا یہ تو گمان ہی نہین ہوسکتا تھا کہ یونیورسٹی مین اُسکو کوئی جگہ ملیگی پھر آخر وہ وہان کیا کریگا مسز بکنگھام کو تو اس امر کی زیادہ پرواہ نہ تھی مگر مس ایلین اس خیال سے اکثر بیچین رہتی تھی اور چونکہ یہ گریڈل سے عمر مین بڑی تھی اور اسوقت تک اپنی بزرگی کے لحاظ سے اُسکو اکثر نصیحت و فضیحت کیا کرتی تھی لیکن اب ماشاء اللہ وہ جوان

ہوگیا تھا اور اپنے باپ کے مرنے سے افسر خاندان ہوگیا تھا اسوجہ سے اُسکے امور مین اب ایلین کو دخل دینے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن اُسکی تکلیف و پریشانی کے خیالات اکثر اُسکو بیچین کر دیا کرتے تھے اور یہ اکثر اپنے بھائی کو خط لکھ کر اُسکے حالات دریافت کیا کرتی تھی اور جب اُسنے یہ سُنا کہ اُسکے بھائی نے ایک اصطبل مین نوکری کر لی ہو تو اپنے خاندان کی کسرشان خیال کرکے وہ اپنے دل مین بہت کُڑھی مگر کیا کر سکتی تھی گریڈل کے مزاج مین اب انتہا درجہ کا تغیر ہوگیا تھا اور اسقدر انکسار اور بردباری اُسکے مزاج مین آگئی تھی جسکا گمان کسی طرح ہو نہین سکتا تھا اور جس شخص نے پہلے مین اُسکے آرام طلب مزاج اور خود پسند و تند خو طبیعت کا اندازہ کیا ہو کسی طرح یقین ہی نہین کر سکتا کہ مصیبت پڑتے ہی وہ ایسا سیدھا ہو جائیگا۔ اب اُسکو یہ بھی فکر تھی کہ کسی طرح اپنے باپ کی کھوئی ہوئی دولت اور جائداد کو پھر حاصل کرے اور اسی فکر مین وہ غریب گھر سے نکل گیا تھا۔

ایک دن کا ذکر ہو کہ جب یہ ماں بیٹی اپنے چھوٹے سے مکان مین بیٹھی تھین ان دونون مین یہ مکالمہ ہوا۔

ایلین۔ اماں جان۔ کرینلی جیس کا مقابلہ تو یہ ہمارا مکان کسی طرح نہین کر سکتا تاہم یہ کچھ بُرا بھی نہین اور ہر طرح سے صاف وستھرا ہو اور ہر طرح کے آرام کا سامان اسمین مہیا ہوگیا اور یہان اب کسی قسم کی تکلیف نہین البتہ جب سے یہان آئے ہین نماز و عبادت کا کچھ سامان نظر نہین آتا۔

ماں۔ بیٹی اسکا بھی سامان آسانی سے ہو سکتا ہو یہان بھی ایک سے ایک لائق پادری موجود ہین جو ہمارے شہر کے پادریون سے مرتبہ مین کسی طرح کم نہین ہین۔

بیٹی۔ ہاں اماں جان مین نے کل سُنا ہو کہ سنٹ مارگریٹ کے پادری صاحب نہایت برگزیدہ و لائق اور ہوشیار ہین مین چاہتی ہون کہ کسی طرح اُن تک رسائی پیدا کرین

ماں۔ گھبراؤ نہین ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ ملاقات کا خود بخود سامان ہو جائیگا اور ابھی تو ہم لوگ اپنی ہی مصیبت کی وجہ سے چوندھیائے ہوے ہین۔

بیٹی۔ یہ سچ ہو لیکن میری عمر کی لڑکی کو اب زیادہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہنا مناسب نہین اور کچھ کام کرنا ضرور ہی ہو۔ یہ مصیبت خاموش بیٹھے رہنے سے نہین کٹیگی۔

مس ایلین جسقدر زیادہ اوصاف حمیدہ پادری رابرٹ تھارندک کے سنتی
اُتنا ہی وہ اُسکی زیارت کی زیادہ مشتاق ہوئی آخرکار اُس سے زیادہ نہ رہا گیا
اور ایک اتوار کی شام کو وہ اپنی مان سے یہ کہکر کہ اماّن مین تو اسوقت سنٹ مارگرٹ
کی نماز مین شریک ہونے جاتی ہون گرجا کیطرف روانہ ہوگئی اور گرجا مین پہونچکر
ایک اچھے مقام پر جو پادری صاحب کی نشست سے قریب اور بالکل اُنکے پاس تھا
جاکر بیٹھ گئی۔ اسنے پادری صاحب کا فضل وکمال سُن کر اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ
وہ ایک معمر دُبلے پتلے آدمی ہونگے۔ لیکن جب پادری صاحب تشریف لاکر اپنی
جاے صدر پر متمکن ہوے تو اُنکی وضع وقطع بالکل اسکے خیال کے خلاف نکلی۔
وہ ایک جوان رعنا شخص تھے عمر پچیس چھبیس سال سے کسی طرح زیادہ نہ تھی
بال گھونگروالے تھے اور قد کسی طرح چھ فٹ سے کم نہ تھا۔ اور جسوقت اُنھون نے
نماز شروع کی تو اُسکو اور بھی حیرت ہوئی اُنکی خوش گلوئی وشیرین زبانی سے
سارا گرجا گونج اُٹھا اور ہر شخص اُنکے حُسن بیان کا مداح نظر آیا اور خود بھی ایلین
کے دل پر اُسکا بہت کچھ اثر ہوا۔ آدھ گھنٹہ کے عرصہ مین نماز ختم ہوئی اُسکے بعد
پادری صاحب نے وعظ کہے اور اُسمین امید وخیرات پر نہایت شرح وبسط سے
بحث کی اور پھر بیان ایسا صاف اور واضح تھا کہ ایک بچہ بھی اُسکو سمجھ لے۔ یہ وعظ
نہایت ہی مناسب وقت تھا اور مس ایلین ایسے ہی وعظ کے سننے کی اپنے
وطن مالوفہ مین عادی تھی اسوجہ سے اسکو خاص کر بہت پسند آیا۔
وعظ بھی ختم ہوے اور گرجا سے لوگ رخصت ہوے اور مس ایلین بھی اپنے مکان
کیطرف روانہ ہوئین مگر اسوقت اسکے دل پر جسقدر واعظ کا اثر تھا وعظ کا نہ تھا اور
اُس نے اسوقت سے عہد کرلیا کہ وہ ہمیشہ اسی گرجا مین نماز کو آیا کریگی۔
جیسے ہی وہ اپنے گھر مین داخل ہوئی مسز راکنگھم نے پوچھا "کہو ایلین تم گرجا مین
جاکر خوش ہوئین"
ایلین۔ جی ہان مین نے اپنے گمان سے پادری صاحب کو زیادہ پایا مین تو سمجھی تھی
کہ وہ ایک بوڑھے زاہد خشک ہونگے لیکن نہین اماّن وہ تو ایک جوان صالح اور
نہایت زندہ دل آدمی ہین اور اُنکی بڑی بڑی خوشنما مونچھین ہین اور خوش آواز

تو ایسے ہین کہ کچھ تعریف ہی نہین ہو سکتی غرضکہ ہمہ صفت موصوف ہین ۔

نوان باب

سر مارماڈک مارشنلڈل

اب ہمارے بخت نے پایا عروج
اسکی پستی تھی بلندی کے لیے

اُسی زمانہ مین جسمین راکنگھم کے خاندان پر تباہی آئی تھی سر مارماڈک مارشلڈل کو خدا داد دولت ہاتھ آئی تھی ابھی انکی عمر صرف اکیس سال کی تھی کہ انکے قبضہ و اختیار مین بیس ہزار سالانہ آمدنی کی جائداد بلا شرکت غیرے آگئی اور اُسکے علاوہ اور سو ہزار پونڈ نقد جو اُنکے مورث کے خزانہ مین جمع تھے الگ ملے پھر کیا کہنا تھا انھون نے خوب دل کھول کر پہلے اُس دولت کو نیک کام مین خرچ کیا اور اپنے روپیہ سے ایک یونیورسٹی قائم کردی اور گو خود اُس سے کوئی ڈگری حاصل نہین کی مگر انکے فیض سے بہتون نے آکسفورڈ اور کیمبرج سے ڈگریان پالین ۔

یونیورسٹی قائم کرنے کے بعد انکو نیوپارکٹ کی گھوڑ دوڑ کا شوق ہوا روپیہ خداداد تو پاس تھا ہی اُسکا سامان بھی بہت اعلیٰ تھوڑے ہی دنون مین جمع کرلیا اور عمدہ سے عمدہ مشہور اور چالاک گھوڑ دوڑی گھوڑے اپنے اصطبل مین جمع کرلیے انھین کے اصطبل مین وہ مشکی گھوڑا تھا جسکی خریداری کے واسطے اسٹن پیرس سے صلاح کرنے گیا تھا ۔ اس گھوڑے کا نام اُسکے مالک نے پیرورج رکھ چھوڑا تھا ۔ ابھی موسم بہار کی گھوڑ دوڑ شروع ہونے مین تین ہفتے باقی ہین کہ یہ گھوڑا نیوپارک مین جا پہونچا اور اسکی شہرت بازی لگانے والون مین حد سے زیادہ ہوگئی جدھر دیکھو اسی کا چرچا ہوتا ہی جسکو دیکھو اسی پر بازی لگانے پر تُل بیٹھا ہی اور جب اُنکو یہ معلوم ہوگیا کہ یہ گھوڑا بیرن مارڈک صاحب کا ہی تو اکثر شوقین جلد جلد بازی لگانے والے اسکے پاس حاضر ہوکر بازی کی درخواست کرنے لگے اور دو ہزار تک کی درخواستین گزر گئین مگر اس نے یہ کہکر کہ ابھی بہت قبل از وقت یہ درخواستین پیش کی گئی ہین نامنظور کردین اور یہ کہدیا کہ جب اسکا وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا ۔ یہان تک کہ

گھوڑ دوڑ کی میٹنگ بھی شروع ہو گئین۔ اور اُسکے تیسرے جلسہ مین ایک اور گھوڑی جو ابھی تین برس سے زیادہ عمر کی نہ تھی میدان گھوڑ دوڑ مین نظر آئی یہ بظاہر نہایت تیز و چالاک تھی اور خوبصورت بھی انتہا درجہ کی کہ دیکھنے والون کی نگاہین خود بخود اُسکی طرف اُٹھ جاتی تھین سر مارماڈک نے اس گھوڑی کو بھی ایک رقم معقول دیکر خرید کر لیا اور وقت کے منتظر رہے۔

ایک دن شام کے وقت کپتان فرنگٹن جو سر مارماڈک کے دوست تھے اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے آخر کیا وجہ ہی کہ لوگ تمھارے گھوڑے پر بازی لگانے کو تیار ہین اور تم اُنکی درخواست نامنظور کرتے ہو کیا اُس گھوڑے مین کچھ نقص ہی یا وہ کچھ بیمار ہو گیا ہی۔

سر مارماڈک نے اُسکے جواب مین یہ کہکر ٹال دیا کہ "آج صبح نو بجے تک تو وہ بالکل اچھا تھا اور میدان مین خوب دوڑا تھا پھر بیمار ہونے کی کیا علامت ہی"

کپتان۔ پھر آخر تم کیون نہین بازی لگاتے اچھا دو ہزار پر سات سو اور اضافہ کیے جاتے ہین۔ براٹن اور دوسرے لوگ اُس گھوڑے کی حالت سے کچھ واقف ہین جو اسقدر بازی لگانے پر اصرار کر رہے ہین۔

سر مارماڈک۔ (لاپروا ہی سے) ۔ مین اس معاملہ مین جلدی کرنا مناسب نہین سمجھتا۔

کپتان۔ آپ بھی خوب آدمی ہین۔ آپ یہ بھی کہے جاتے ہین کہ گھوڑا کچھ بیمار نہین ہی نہ اُسمین کوئی نقص ہی اور بازی لگانے پر آمادہ نہین ہوتے۔

سر مارماڈک۔ ہان یہی تو بات ہی اور مین اب بھی کہتا ہون کہ وہ گھوڑا ہر طرح سے اچھا ہی لیکن اگر میری بات مانو تو مین تمکو بھی نصیحت کرتا ہون کہ ابھی جلدی نہ کرو۔

کپتان۔ اپنی نصیحت کو چولھے مین ڈالیے اور صاف صاف مجھ سے کہدیجیے کہ آپ اسوقت بازی لگانے پر آمادہ کیون نہین ہوتے۔

سر مارماڈک۔ فرنگٹن اگر تم اصرار کرتے ہو تو سُنو مجھکو اپنی انگلش قوم کی سادگی پر ناز ہی اور گو اسوقت وجوہات اسکے بیان کرنا مناسب نہ تھے مگر تمپر بھروسہ کر کے بتلائے دیتا ہون اب تمکو اختیار ہے کہ جو تمھارا جی چاہے کرو۔ اصل یہ ہی کہ اگر

عین وقت پر گھوڑدوڑ ی سربند درخواستین بازی کی لیجاتی ہین تو وہ کچھ زیادہ سودمند ہوتی ہین اور جب علانیہ طور سے میز پر رکھدی جاتی ہین تو اُسمین چالاکی ہوجاتی ہو۔

کپتان۔ اہا اب معلوم ہوا آپ بڑے گہرے خیال کے آدمی ہین بہت اچھا اب مین وقت کا انتظار کرونگا دیکھون اُسوقت کیا ہوتا ہو۔

کپتان کو زیادہ انتظار نہین کرنا پڑا اُسی دن شام کے پانچ بجے کے بعد سرمارماڈک چندہ والے کمرہ مین داخل ہوے اور اُنکو بازی لگانے والے اصحاب نے ہرچہار طرف سے گھیر لیا اور صدہا آوازون نے ہم زبان ہو کر کہا جسمین فرنگٹن کی آواز سب پر بالا تھی۔ ہماری بولی سات پچاسا اور چار ہو۔

ایک شخص بولا سرمارماڈک آپ بھی تو کچھ فرمائیے مین نے ابھی اپنے چندہ کی کتاب صرف اشرفیون سے کھولی ہو لیکن آپ نے ابھی تک کوئی موقع مجھکو اپنا نام لکھنے کا نہین دیا اب تو اپنا نام نامی لکھنے کی اجازت دیجیے۔

بیرونٹ۔ اگر در اصل اب بولی ختم ہونے کو ہو تو تم میرا نام لکھ سکتے ہو۔

شخص۔ بہت اچھا مگر یہ تو فرمائیے کہ کیا لکھون۔

بیرونٹ۔ (اپنی بولی کی کتاب جیب سے نکال کر) ۔۔ اچھا مین بتلاتا ہون میری طرف سے دس ہزار پر ایک ہزار اضافہ کرکے لکھ لو۔ کوئی اور صاحب اس بولی پر بڑھتے ہون تو شوق سے بڑھین۔ (یہ کہکر اُنھون نے مجمع کی طرف نگاہ کی)۔

یہ سُنکر مجمع مین پہلے ایک سکوت کا عالم ہوگیا۔ بجاے مشکی گھوڑے کے نو خرید گھوڑی سرمارماڈک کی پشت کی جانب کھڑی تھی اُسکو لوگون نے بغور دیکھا اور پھر بولیان بولنی شروع کردین اور سرمارماڈک نے فی ہزار پر بیس ہزار بڑھانا شروع کردیے اور آخر بولی آٹھ ہزار کی ہوئی۔ اب اگر سرمارماڈک کی نو خرید گھوڑی گھوڑدوڑ مین ہاری تو انکو آٹھ ہزار پر ایک سو ساٹھ ہزار دینے پڑینگے اور اگر جیتی تو آٹھ ہزار بولنے والے سے یہ چونسٹھ ہزار پائینگے۔

غرضکہ بولی ختم ہوئی اور سرمارماڈک نے اپنی کتاب جیب مین رکھی اور وہان سے چلدیے کپتان فرنگٹن نے پھر ان سے پوچھا کہ آخر یہ تمھاری کیا حرکت تھی مشکی گھوڑے پر

آخر بولی کیون نہین بولے -
سر مارماڈک - جو مین نے تم سے اس سے پہلے آج ہی شام کو کہا ہو وہی اب بھی کہتا ہون تم دیکھتے جاؤ جسقدر تم اس معاملہ مین جلدی نہ کروگے اُتنی ہی بولیان اُس گھوڑے پر چڑھینگی -

دسوان باب

ایک تعلیم یافتہ چابک سوار

تین ہفتہ مین گریڈل نے جس نے اپنے کو جم فارسٹ کے نام سے مسٹر گریسن کے اصطبل مین داخل کیا تھا ڈیننسنگ ماسٹر سے بدمزاج گھوڑے پر قابو حاصل کر لیا تھا اور اب اُسپر یہ سوار بھی ہونے لگا تھا - حالانکہ اسکا اسم ابھی سائیسون ہی مین تھا مگر سواری مین چابکسوارون سے گوے سبقت لے گیا تھا اصطبل کا کوئی سائیس اُس گھوڑے کے پاس بوجہ خوف کے نہین جا سکتا تھا اور جو جاتا تھا وہ لکد اور چکیست کھا کر وہان سے آتا تھا لیکن جم فارسٹ کی آواز سے وہ مانوس ہو گیا تھا اور جسوقت یہ اُسکو ملتا تھا وہ اس سے خوش فعلیان کرتا تھا اور جب یہ اُسپر سوار ہوتا تھا تو اچھی طرح سواری دیتا تھا اور امتحانی اور آزمائشی گھوڑ دوڑ مین اصطبل کے دوسرے مشہور گھوڑون سے جب جم فارسٹ اُسپر سوار ہوتا تھا تو نکل جاتا تھا اور جب کوئی چابک سوار اُسپر بیٹھتا تھا تو جم کر اور ناچ کود کر اُسکے گرانے کی فکر مین ہو جاتا تھا اور دوسرے گھوڑے آگے نکل جاتے تھے اسوجہ سے مسٹر گریسن اور مسٹر السٹن دونون اس گھوڑے سے انتہا درجہ کے بددل ہو رہے تھے مگر اُسکے ساتھ ہی جم فارسٹ کی قدر و منزلت مسٹر گریسن کی نظرون مین روز بروز بڑھتی جاتی تھی چند دنون تو جم فارسٹ بھی ڈرتا تھا کہ اُسکو مسٹر گریسن اور مسٹر السٹن کہین پہچان نہ لین گو گریسن کی طرف سے یہ خوف کم تھا کیونکہ اُس نے صرف ایام طفولیت مین اسکو دیکھا تھا مگر السٹن تو اسکا چچازاد بھائی ہی تھا اور اُس نے ابھی اسکے باپ کے تجہیز و تکفین ہی کے وقت اسکو دیکھا تھا مگر ڈوبی کا کہنا سچ ہوا سائیسون کی وردی نے اسکا پردہ رکھ لیا اور اُس نے بھی باوجود سامنا

ہوجانے کے نہین پہچانا۔ پہلے تھوڑے دنون اصطبل کے اور لڑکون نے جو اسکے
ہم سن بلکہ اس سے کچھ عمر مین بڑے تھے اسکو بہت ستایا اور اپنی کم ظرفی اور
کمینہ عادت اور خصلت کی وجہ سے اسکو اپنا ہم چشم و ہم جنس سمجھ کر برابر چھیڑتے رہے
اور اکثر موقعون پر اُسکو دبانا چاہا لیکن جب یہ بھی اُنکو جواب ترکی بہ ترکی دینے لگا
اور ایک آدھ مرتبہ اپنے سے بڑے لڑکون کو اُٹھا اُٹھا کر اس نے دو ایک ٹیکنی دین
تو وہ بھی سیدھے ہوگئے۔
مسٹر گریسن جم فارسٹ سے بہت خوش تھا اور اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ یہ ایکدن
نہایت عمدہ چابک سوار ہوگا چنانچہ اُس نے اپنے اس خیال کا اظہار اپنی بیٹی ڈوبی سے بھی
کیا جسکو سُنکر وہ اپنے دل مین بہت خوش ہوئی اور اُسکی دعا مانگنے لگی کہ خدا وہ دن
جلد دکھائے کہ جم فارسٹ کا اسم چابک سوارون مین ہو جائے کیونکہ چابک سوار داروغہ
اصطبل کی لڑکی کے خواستگار اپنے مرتبہ اور عزت کے لحاظ سے ہو سکتے تھے مگر اصطبل کے
لڑکے جو محض سائیس ہوتے ہین ایسی جرأت نہین کر سکتے تھے۔
مسٹر گریسن ایک دن اپنی لڑکی ڈوبی سے کہنے لگے کہ میری عقل حیران ہو کہ یہ گرا گھوڑا
کسی طرح رام ہی نہین ہوتا لیا تھا نفع کی نظر سے مگر اب نقصان ہو رہا ہو اُسکی بدمزاجی
کی وجہ سے نہ اُسکو کوئی خرید کرتا ہو اور نہ ہم اُسکو گھوڑ دوڑ مین بھیج سکتے ہین۔ اُسپر
جو لڑکا کام کرتا ہو اُس نے البتہ اُسپر کچھ قابو پالیا ہو اور اُس سے وہ راضی معلوم ہوتا
ہو اور دوسرے لوگون کو تو دور ہی سے دیکھ کر ٹاپین مارنا شروع کر دیتا ہو۔
ڈوبی۔ اور مسٹر السٹن کے خیالات اس گھوڑے کی نسبت کیا ہین۔
مسٹر گریسن۔ اُنکے خیالات اور کیا ہو سکتے ہین اُنکو اس گھوڑے کے نام سے نفرت ہو
کیا تمکو نہین معلوم کہ گزشتہ گھوڑ دوڑ مین اس موذی جانور نے ہمارا دو ہزار کا نقصان
کر دیا حالانکہ فیٹن نے جسقدر روپیہ جیتا تھا اُسکا نصف اس کمبخت پر خرچ کر دیا گیا تھا۔
ڈوبی۔ بہت افسوس کی بات ہو لیکن مین دیکھتی ہون کہ جب وہ اسکا چاکر۔ اُسکا
کیا نام ہو۔ ہان۔ یاد آیا فارسٹ۔ جب وہ سوار ہوتا ہو تب وہ گھوڑا خوب سرپٹ
بھاگتا ہو۔
مسٹر گریسن۔ ہان بعض وقت۔ مگر اسکا کیا اعتبار۔ ایک پُرانا مقولہ ہو کہ جب وہ

چاہے گا دوڑے گا اور جب چاہے گا نہ دوڑے گا۔ مگر اسکا یقین نہین ہوسکتا کہ وہ کب دوڑے گا۔

ڈوبی۔ اس مرتبہ تم اُسکو نیو یارک کی گھوڑ دوڑ مین چیترھم گھوڑے کے ساتھ بھیجو توسہی شاید چیترھم کی طرح اس مرتبہ وہ بازی لیجائے۔

مسٹر گرلیسن۔ ہان کچھ عجب نہین مگر مشکل تو یہ ہو کہ مسٹر الستن کو اب اُسکا اعتبار نہین رہا اور جو بات اُن سے اُسکی نسبت کہی جاتی ہو اُسکو وہ منظور نہین کرتے۔

ڈوبی۔ لیکن وہ اپنے چابک سے تو راضی ہی اور غالبًا وہ اُسکی سواری مین اچھا کام دے

مسٹر گرلیسن۔ ہان یہ تو ضرور ہی اُس لڑکے نے اُسپر کچھ جادو سا کردیا ہی اُس سے وہ گھوڑا کچھ نہین بولتا اور دوسرون کو تو کھائے جاتا ہی۔

ڈوبی۔ اگر فارسٹ اُسپر گھوڑدوڑ مین سوار ہوگا تو ضرور ہی کہ وہ اس مرتبہ دو ہزار جیت لے۔

مسٹر گرلیسن۔ ہان مین تو ایسا ہی سمجھتا ہون اور اس گھوڑ دوڑ کو ہاتھ سے دینا نہین چاہتا۔ مسٹر الستن ہفتہ آیندہ مین یہان آجائینگے اور اُسوقت یہ معاملہ طے کیا جائیگا۔

گیارھوان باب

الستن آبٹ ہوم

خدا کسی نیک و پارسا عورت کا کسی بدمرد سے پالا نہ ڈالے۔ مسز الستن ایک امیرزادی تھی اور جہیز مین اُسکو تمیس ہزار پونڈ اپنے میکے سے ملے تھے مگر اب وہ نہایت تنگی سے بسر کرتی تھی۔ وہ الستن کے حسن ظاہری پر فریفتہ ہوکر اور اُسکی شیرین کلامی سے موثر ہوکر اُسپر عاشق ہوگئی تھی اُسکو اسکی کیا خبر تھی کہ وہ ایک جواری اور خودغرض شخص ہی اور اصل مین اُسکو اُس غریب سے محبت نہین ہو بلکہ اُسکی دولت کو وہ عزیز رکھتا ہی۔ شادی کے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد جب الستن نے ہر طرح سے اپنی زوجہ کی دولت اپنے قبضہ مین کرلی تو بے اعتنائی کرنا شروع کردی۔ تمیس ہزار جو جہیز مین ملا تھا اُسمین سے بیس ہزار مسز الستن نے اپنے

گاڑھے وقت کے واسطے اپنے قبضہ مین رکھا تھا اور دس ہزار پہلے ہی اپنے شوہر کی نذر کردیے تھے جسکو خرچ کرکے اُس نے اُس فوج مین جسمین وہ ایک عرصہ سے ملازم تھا کمیس کا عہدہ اپنے واسطے حاصل کیا تھا اور اپنی زوجہ ہی کی دولت کی وجہ سے وہ اسوقت کپتان ہو گیا تھا اور اُسکی ماتحتی مین بہت سے شریف زادے تھے مگر چونکہ فوج مین آزادی زیادہ ہوتی ہی لہذا وہ سب پکے جواری اور شطرنج وگنجفہ کھیلنے والے تھے اور گھوڑ دوڑ مین بھی بازیان لگایا کرتے تھے پس اُنکی صحبت مین پڑکر کپتان السٹن کو بھی گھوڑ دوڑ کا انتہا درجہ کا شوق ہو گیا تھا اور اصل یہ ہی کہ اسکے ذریعہ سے اُس نے پید ابھی بہت کچھ کرلیا تھا مسٹر گریسن اسی کے اصطبل کے داروغہ تھے اور شام پرسن جو ایک انتہا کا چالاک اور ہوشیار شخص تھا اور جسکو گھوڑ دوڑ کے گھوڑون کی شناخت مین ملکہ ہو گیا تھا بوجہ اپنے اُستاد فن ہونے کے پہلے بلا کچھ روپیہ لگانے کے اسکا شریک ہو گیا تھا اور اسی گھوڑ دوڑ کی بدولت اُس نے روپیہ سے اپنا گھر بھر لیا تھا اور آخر مین جب السٹن کے پاس روپیہ نہ ہوتا تھا تو اُس کو بیس روپیہ اور کبھی چالیس روپیہ فی صدی پر قرض دیکر عمدہ عمدہ گھوڑے اپنی شراکت مین خرید کراتا تھا۔ کپتان السٹن کو تو اسکا کچھ علم نہ تھا مگر مسٹر گریسن اور شام پرسن کو گھوڑون کی دیکھ بھال مین زیادہ مہارت تھی یہ جب کوئی گھوڑا اپنے اصطبل کے واسطے خرید کرتے تھے یا کسی دوسرے کے گھوڑے پر بازی لگاتے تھے تو پہلے ہی دیکھ لیتے تھے کہ ان چودہ صفتون مین سے جو گھوڑ دوڑ کے گھوڑون کے واسطے ضروری ہین کسی صفت سے وہ گھوڑا خالی تو نہین ہی اور جن مین یہ سب صفتت موجود ہوتی تھین وہ ہی گھوڑا گھوڑ دوڑ مین کبھی نہ ہارتا تھا۔ اور وہ چودہ صفت حسب ذیل ہین شانہ[1] اسپ دراز اگلے ہاتھون[2] کی نلیان خشک اور گھٹنون سے نیچے چھوٹی استخوان[3] مستحکم پُٹھے سے مونڈھون تک ہموار پیٹ[4] کی جھولی نہ زیادہ نہ کم پسلیان[5] کولے کی ہڈی سے قریب کمر[6] چھوٹی رانین[7] اور پٹھے چوڑے دُم[8] کی ڈنڈی پتلی ساغری[9] کشادہ فوطے[10] چھوٹے اور چوڑے ہوئے پچھلے[11] پاؤن پٹھے سے سُم تک سیدھے گامچے[12] سیدھے اور چھوٹے سُم[13] اوسط نہ چھوٹی سُم اور نہ خر سُم جلد[14] بدن اور یال اور دُم کے بال باریک و ملایم اور مسٹر گریسن گھوڑون کو گھوڑ دوڑ کے واسطے جس حُسن سے تیار کرتے تھے

اُس طرح دو[illegible] اُس اطراف مین ذرا کم تیار کرسکتا تھا اور اسی وجہ سے اُنکے
تیار کردہ گھوڑے اکثر بازی لیجاتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ اُنکے گھوڑون کے ٹکٹ
کثرت سے فروخت ہوتے تھے - یہ جب کسی گھوڑے کو تعلیم دینا شروع کرتے تھے تو اُسکو
پہلے مسہل دیتے تھے اور مسہل دینے کے قبل دو روز تک دانہ بند کر دیتے تھے اور
سیر بھر بھوسہ صبح کو اور سیر بھر شام کو پانی چھڑک کر کھلاتے تھے اور بجاے خشک
گھانس کے ہری گھانس دیتے تھے اور تیسرے روز ایسم سالٹ پانچ اونس بیس
اونس السی کے تیل مین ملا کر پلوا دیتے تھے اور اُسکے بعد چھ گھنٹہ تک اُسکے مُنھ پر
چھپکا چڑھوا دیتے تھے اور چھ گھنٹہ کے بعد خشک گھانس دیتے تھے جو چار سیر سے
زیادہ مقدار مین نہ ہوتی تھی اور شام کو سیر بھر دانہ دلا ہوا اور سیر بھر بھوسہ دیتے تھے
اور دوسرے دن بھی اسی طرح کھلانے مین احتیاط کو کام دیتے تھے اور پھر اُسکے بعد
چھ سیر دانہ اور چھ سیر گھانس روز دلواتے تھے اور پینتالیس ۴۵ بوتل سے زائد پانی نہین
پینے دیتے تھے اور ایک مہینہ کے بعد پانچ سیر گھانس اور چالیس بوتل پانی اور ساڑھے چھ سیر
دانہ دلاتے تھے اور تیسرے مہینہ مین گھوڑدوڑ کے وقت تک چار سیر گھانس پینتیس ۳۵ بوتل
پانی دیتے تھے مگر دانہ کچھ زیادہ کر دیتے تھے اور اگر گھوڑا چھوٹا یا بو ہوتا تھا تو اُسکو
تین ہی سیر گھانس ملتی تھی اور دانہ اسقدر زیادہ کر دیتے تھے جو وہ ہضم کر سکے اور
بعد مین اُسکے دانے بر آمد نہ ہون مسہل کے بعد چار روز تک اُنکے گھوڑون پر سواری
نہ ہوتی تھی البتہ شام کے وقت کوتل ہوا خوری کو بھیجے جاتے تھے اُسکے بعد چار میل تک
کا چکر دلاتے تھے سم کے مضبوط کرنے کے واسطے ایک وقت مقررہ پر ایک مرہم
لگاتے تھے اور علی الصباح اصطبل مین جا کر گھوڑے کو دیکھتے تھے اگر وہ سوتا ہوتا تھا
تو جب تک وہ خود بیدار نہ ہوتا تھا جگاتے نہ تھے اور چاکرون کو تاکید تھی کہ جسوقت
گھوڑا بیمار ہو اُسکو فوراً گھانس نہ کھانے دین بلکہ مُنھ پر چھپکا چڑھا دین اور پھر گھوڑے
کا روزانہ وزن کراتے تھے اور اُسکو وزن مقررہ سے بڑھنے نہ دیتے تھے اور یہی
اسباب تھے کہ اُنکے بنائے ہوے گھوڑے زیادہ تر بازی لیجاتے تھے اور اُنپر کثرت سے
لاٹری مین ٹکٹ خرید کیے جاتے تھے - یہ سب کچھ تھا مگر ڈمننگ ماسٹر سے سٹر گرین بھی
ہار گئے تھے وہ کسی طرح اُنکے درست کیے درست نہ ہوتا تھا البتہ جم فارسٹ سے نے

اُسکا مزاج پہچان لیا تھا اور اُسکو اپنے قابو مین کرلیا تھا۔
یہ اُسی زمانہ کا ذکر ہی جبکہ جم فارسٹ مسٹر گریسن کے اصطبل مین اپنی کارگزاریان دکھاکر نمود حاصل کررہا تھا کہ ایک روز کپتان السٹن نے اپنی بی بی سے اپنا ارادہ نیویارک کی گھوڑ دوڑ مین جانے کا ظاہر کیا۔
یہ اپنی تنہائی سے یون ہی پریشان رہتی تھی کوئی اولاد بھی نہ تھی کہ شوہر کی غیر حاضری مین اُس سے دل بہلائے اَب یہ سُن کر اور بھی بے چین ہوئی مگر کرتی کیا چپ ہورہی مگر اسقدر دبی زبان سے ضرور کہہ گزری کہ ”ہان جانے کا تمکو اختیار ہی لیکن جانے سے قبل ایک چک لکھتے جانا“
کپتان السٹن۔ خدا کی پناہ جب دیکھو تمکو چکون ہی کی فکر رہتی ہی یہ نہین سمجھتی ہو کہ اب روپیہ میرے پاس نہین ہی۔
مسز السٹن۔ اور تمکو کیا یہ نہین معلوم کہ مکان کا کرایہ ابھی نہین دیا گیا اور بُزِ قصاب کا حساب کرنا اور ٹکس دینا بھی باقی ہی مین حیران ہون کہ گزشتہ گھوڑ دوڑ مین ان گھوڑون نے جنپر بھلا چنگا خرچ ہورہا ہی ہمارے واسطے کیون کچھ پیدا نہین کیا اور جیٹر ھام کیون نہین دوڑایا گیا۔
کپتان السٹن۔ مین نے اُسکو اس گھوڑ دوڑ کے واسطے بچا رکھا تھا۔
مسز السٹن۔ اور وہ کر اگھوڑا کیا کرتا ہی جسپر دو ہزار روپیہ خرچ ہوچکے ہین اور کسی طرح وصول ہی نہین ہوتے اُسکو نیلام کرکے اس مرتبہ تو دو ہزار حاصل کرلو۔
کپتان السٹن۔ اُس کمبخت جانور کا ذکر نہ کرو اُس سے ایک پیسہ ملنے کی بھی امید نہین ہی وہ نہایت ہی بدمزاج گھوڑا ہی کسی طرح قابو ہی مین نہین آتا۔
مسز السٹن۔ اپنے مقام سے اُٹھ کر اور اپنے شوہر کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر۔ گوڈبرٹ دیکھو ایک بات مین کہتی ہون اگر میری صلاح مانو تو اس مرتبہ اُسپر ضرور بولی بولو اور معمولاً میری پہلی بولی دس پونڈ کی ہوگی اسکا خیال رہے۔
کپتان السٹن۔ خیر مین ایک چک تمکو لکھے دیتا ہون لیکن ذرا کفایت شعاری سے خرچ کرنا۔ اَب رہا ٹوینسنگ ماسٹر کا معاملہ تو اگر کوئی دوسرا شخص اپنے خرچہ سے اُسکو نیویارک لیجائیگا تو البتہ وہ دوڑادیا جائیگا باقی مین تو اب اُسپر اپنی گرہ سے

ایک ڈبل بھی خرچ نہ کرونگا مین نہین سمجھتا کہ تمکو اپنے دس پونڈ خرچ کرنے کا کوئی موقع ملے۔

مسز السٹن۔ ہان یہ ضرور ہر اور گوڈ برٹ جو تم کہتے ہو وہ سچ ہو لیکن اگر وہ دوڑایا جائے تو مجھکو بھول نہ جانا۔

بارھوان باب

جلسہ چاے نوشی

ایک دن تیسرے پہر کو مس ایلن راکھنگھم نے اپنی والدہ سے مسز برے منگٹن کے یہان دعوت چائے نوشی مین جانے کی اجازت طلب کی اور مسز راکنگھم نے نہایت خوشی اور شوق سے یہ کہکر اجازت دی کہ تمھاری سن کی لڑکیون کو گوشۂ تنہائی مین اپنی زندگی بسر کرنا کسی طرح مناسب نہین اور یہی بہتر ہو کہ وقتاً فوقتاً جب موقع ملے باہر نکل کر جلسون مین شریک ہوکر دُنیا کے لوگون سے واقفیت حاصل کرو۔ اسکے بعد مان بیٹی مین گریڈل کی نسبت کچھ حسرت و یاس کی باتین ہوئین مان نے کہا کہ خدا معلوم میرا گریڈل اسوقت کہان اور کس شغل مین ہو افسوس جس بچہ نے ناز و نعم مین پرورش پائی تھی اور جسکے مزاج مین صغرسنی ہی سے خودآرائی و خود پسندی نے جگہ کر لی تھی مصیبت پڑتے ہی ایسا سیدھا اور بردبار ہوگیا کہ روٹی پیدا کرنے کی فکر مین وہ اپنی عالی نسبی اور علو مرتبتی کو بالکل بھول گیا۔

ایلن یہ سُنکر نہایت خوش ہوئی اور اسکے چہرے پر خوشی کی سُرخی جھلکنے لگی اور بولی مجھکو اپنے بھائی کی اس تبدیلی مزاج سے انتہا درجہ کی خوشی ہو اور مجھکو اسکی استقلال مزاجی پر ناز ہو واقعی مرد وہی ہو جو زمانہ کا ساتھ دے اور زمانہ کمبخت تو کسی کا ساتھ دینے سے رہا۔

مسز راکنگھم۔ ہان یہ تو ضرور خوشی کی بات ہو مگر میرا دل تو بعض وقت اسپر کڑھتا ہو کہ جب سے وہ گیا اُس نے اپنی خیر صلاح بھی نہین لکھی۔

ایلن۔ اسکا غم نہ فرمائیے جسوقت وہ اپنی کوئی صورت معقول پیدا کرینگے تو خود ہی اطلاع دینگے وہ مجھ سے چلتے وقت یہی کہ گئے تھے۔

یہ کہکر مس ایلن مسز پرے منگٹن کے مکان کی طرف روانہ ہوگئی وہان جب یہ پہونچی تو اُس نے دیکھا کہ اُسکی میزبانہ کے یہان دو تین لیڈیان اور مہمان پہلے سے موجود ہین اُنکے ساتھ مسٹر برسلی ایکٹرد پادری سنٹ انوگر جا کے مع اپنے نائب کے موجود ہین اور جسقدر لیڈیان وہان جمع ہین سب مذہبی خیالات مین ڈوبی ہوئی ہین اور پادری جان تھارن دیک کے چال وچلن پر نکتہ چینی کررہی ہین۔

ایک لیڈی۔ مسٹر تھارن دیک کے گرجا مین لوگ صرف تفریحًا جاتے ہین کیونکہ اُنکے وعظ مین لوگون کو اُن اسپیچون کا مزا ملتا ہی جو کھانے کے بعد ہوتی ہین اور کھانا ہضم کرنے کیواسطے چورن کا کام دیتی ہین وعظ شی دیگر ہی اور اسپیچ شی دیگر۔

ایلن۔ یہ بات تو نہین ہی مین نے بھی ایک مرتبہ اُنکا وعظ سُنا ہی مذہبی ہندو نصائح سے تو وہ خالی نہ تھا البتہ اُسمین شیرین کلامی اور خوش گوئی کو زیادہ دخل تھا تو اُسمین اُنکا کیا قصور وہ ایک خلقی اور خداداد بات ہی بناوٹ کو اُسمین دخل نہین ہی۔

مسز پریمگٹن۔ ہان یہ ضرور ہی لیکن ہمارے نئے پادری کیننن ورسنفولا صاحب جو حال مین آئے ہین وہ اُنکے مزاج کی کچھ عجیب وغریب کیفیت بیان کرتے ہین اور اسی وجہ سے آج مین نے دونون صاحبون کو اسوقت مدعو کیا ہی تاکہ اُن دونون صاحبون کی گفتگو سے اُنکی کیفیت مزاج کا کچھ اندازمعلوم ہوجائے وہ دونون ابھی آتے ہونگے اور مین امید کرتی ہون کہ آپ لوگون کو میرا یہ فعل کچھ ناگوار نہ ہوگا۔

مسٹر برسلی۔ بیگم صاحبہ اسمین کچھ ہرج نہین دُنیا مین ہم اسی واسطے پیدا ہی ہوے ہین کہ ہر قسم کے آدمیون سے ملین اور تبدیلی خیالات کرین۔ اور ان مین سے اچھون کی صحبت سے کچھ فیض حاصل کرین اور برون کو اچھا بنانے کی کوشش کرین مین نووارد اپنے پادری بھائی کی ملاقات کا خود مشتاق ہون۔

ابھی یہ باتین ہو تی ہی تھین کہ کٹن اور تھارن دیک ایک ساتھ تشریف لائے

اور آنر یبل ریورنڈ انورو ورنسفورڈ کو مسٹر برسلی نے بالکل ہی اپنے خیالات کے خلاف پایا - یہ ایک ڈبلے پتلے کشیدہ قامت شخص تھے اور صورت سے رنگے سیار معلوم ہوتے تھے پانچ منٹ تک یہ بغور نو وارد کو دیکھتے رہے اور اس درمیان مین انھون نے یہ بھی محسوس کر لیا کہ ورنسفولڈ بھی سمجھ گئے ہین کہ وہ انکو نظر جستجو سے دیکھتے ہین اور اُنکے چال وچلن کا اندازہ کر رہے ہین اور اُسکے ساتھ ہی اپنے دل مین کہہ رہے تھے کہ جب یہ خود رنگے سیار ہین تو بھلا یہ تھارن دیک کے رویہ پر کیا حرف رکھ سکتے ہین -

اور مس ایلین نے جو خیال کیا تھا کہ تھارن دیک مین بہ نسبت ایک پادری ہونے کے جسقدر مشاہدہ ایک مرد شریف ہونے کا ہو کچھ بیجا نہ تھا -

الغرض چائے کا دور شروع ہوا اور ورنسفولڈ نے ایک گھونٹ چائے پی کر تھارن دیک سے کہا کہ "کیون جی مین سنتا ہون کہ تم نے اپنی پُرانی عادت ابھی تک نہین چھوڑی اور اب بھی تم کرکٹ اور شکار کے بڑے شائق ہو - اگر ایسا ہی تو واقعی تم بڑے خوش قسمت ہو جو تمھاری تعیناتی اس مقام پر ہوئی ہو جہان شکارگاہین بہ نسبت انگلستان کے دوسرے مقامون کے بہت زیادہ ہین -

تھارن دیک - کیا کرکٹ ؟ - کیا تم یہ پچھلے زمانہ کا خواب دیکھ رہے ہو یہ باتین بس اکسفورڈ ہی تک تھین اب بھلا اسکا موقع کہان مل سکتا ہو اسوقت تو مقلدین ہی کے ساتھ بازی کھیلنے سے فرصت نہین ملتی - اب رہا شکار تو اُسکے عوض خالی دنون مین اگر موقع ملتا ہو تو پارک اور اسٹی مین جا کر خوب گھوڑا دوڑا کر جی خوش کر لیتا ہون اور کبھی کبھی بندوقون کے ہوائی فیر سے تفریح طبع کر لیا کرتا ہون اللہ اللہ خیر صلاح اور تم مسٹر ونسفورڈ اپنی کہو (پھر آنکھ مار کر) - اور اگر مجھکو یقین ہو جائے کہ حضور آرچ بشپ یارک نہ سُنین گے تو مین ٹاؤن مور کی گھوڑ دوڑ مین خوب جی کھول کر گھوڑے دوڑاؤن -

مسٹر برسیلی - کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا اور اپنے پاک دامن پر گھوڑ دوڑ کے جلسون مین شریک ہو کر دھبہ نہ لگانا - نہایت بدنامی کا باعث ہوگا -

تھارن دیک - اسمین جناب کیا بدنامی ہو اس سے تو جناب آرچ بشپ صاحب بھی

نہین بچے سے ؎

سپیتے ہین اب جناب مشیخت مآب بھی
پانی کے مول بکنے لگی ہی شراب بھی

مسٹر برسیلی ۔ تم نے کسی کپتین کو کبھی مسکراتے بھی نہ دیکھا ہوگا ہنسنا تو بہت مشکل ہی
تم ابھی بچے ہو اور آخر زمانہ مین پیدا ہوے ہو تم ان امور سے واقف نہین ۔

تھارن ڈیک ۔ ہان شیخ صاحب یہ صحیح ہی مگر لوگ کہتے ہین کہ پچھلے زمانہ سے اب عقل کا
دور دورہ زیادہ ہی ۔

مسٹر برسیلی ۔ عقل کو مذہبی امور سے کیا مناسبت ہی تمھارا منصب تمکو مذہبی امور پر غضب
ہونے کو مجبور کر رہا ہی ۔ لیکن ایک شکاری شخص کے دل مین مذہبی خیالات جگہ ہی
نہین کر سکتے ۔

درلنسفولڈ ۔ (جو عرصہ سے اس زاہد خشک سے جلے بیٹھے تھے) ۔ ذرا آپ موجودہ مذہبی
خیالات کی تعریف تو فرمائیے ۔

مس ایلن راکنگھم اس سوال کے جواب سُننے کیواسطے ہمہ تن گوش ہو گئی کیونکہ اس سے
مسٹر برسیلی کے دلی خیالات کا اظہار ہونے والا تھا جسکو وہ اپنے مذہب کا زیادہ
محافظ سمجھتی تھی ۔

مسٹر برسیلی ۔ اسکا سمجھنا ذرا مشکل ہی ۔ آپ سمجھے ۔ خواہش کرنا ۔ مختصر یہ ہی کہ
دل سے تمنا کرنا ۔

درلنسفولڈ ۔ ہان اب مین سمجھا اور خوب سمجھا ۔ آرزو یا خواہش ۔ خوشی ۔

مسٹر تھارن ڈیک ۔ حق بر زبان جاری ۔ وہ مارا سے ؎

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے
کیا لطف جو غیر پردہ کھولے

مسٹر برسیلی ۔ (ذرا پس و پیش کر کے) ۔ کیا خواہش کسی غیر مشروع ہی چیز کے شرب کی
ہوسکتی ہی ۔

مسٹر تھارن ڈیک ۔ اور کیا آپ کے واسطے دنیا ہی مین شرابًا طہورًا آجائیگی ۔ دنیا مین
تو جب خواہشات کا غلبہ ہوگا وہ واہیات ہی چیزون کی نسبت ہوگا ۔

مسٹر برسیلی - مذہبی باتون مین مین ایسی خرافات چیزون کا تذکرہ ہی جائز نہین رکھا
مسٹر ڈرنسفولڈ - بیشک مذہب اسکی اجازت نہین دیتا مگر ہمارا سچا اور اصلی مذہب جو اسوقت رائج ہو رہا ہو وہ اُسکے بالکل خلاف ہو اور مسٹر تھارن ڈیک ذرا آپ تو اپنے خیالات کا اظہار فرمائین -
مسٹر تھارنڈیک - میرے خیالات صاف و پاکیزہ ہین چبا چبا کر مجھکو باتین کرنا نہین آتین یہ تو جسکے دل مین چور ہو وہ کرے - میرے خیالات یہ ہین کہ ایسی چیزون کی خواہش کرنا جو شرعًا ممنون نہ ہون اور شرع شریف نے اُسکو جائز رکھا ہو - بہت اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون -
یہ کہکر اُس نے لیڈیون کو سلام کیا اور درنسفولڈ سے یہ کہتا ہوا کہ تم سے مل کر نہایت خوشی ہوئی وہان سے چلا گیا -

تیرھوان باب

یہ انگوٹھی تمکو کس نے دی

مس ایلین راکنگھم جب مسٹر بریگٹن کے یہان سے رخصت ہوئی تو اُسکو یاد آیا کہ بازار سے کچھ چیزین خرید کرنی ہین اور وہ کوانی اسٹریٹ کی طرف گئی اور مسٹر گربسن کی دوکان پر جا کر اُس نے دیکھا کہ خریدارون کا زیادہ مجمع ہو اسوجہ سے وہ اس انتظار مین کہ خریدارون کا جُھرمٹ کم ہو تو وہ دوکان کے اندر جائے ایک کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اُسکو زیادہ انتظار نہین کرنا پڑا فورًا ایک نوجوان لڑکی اُسکے پاس جو کسی طرح اپنی صورت وشکل اور وضع وقطع سے دوکان کی کوئی ملازمہ نہ معلوم ہوتی تھی حاضر ہوئی اور نہایت تہذیب سے بولی کہ بیگم صاحبہ آپ کو کس چیز کی ضرورت ہو -
ایلین - (حیرت سے اُسکی طرف دیکھکر) - مین نے تمکو پہلے کبھی اس دوکان مین نہین دیکھا کیا ابھی حال مین آئی ہو -
ڈوبی - جی نہین حال مین تو نہین آئی مین اکثر یہان آکر ہفتون قیام کرتی ہون لیکن دوکان کا کام بہت کم کرتی ہون ایسی ہی موقع پر جب خریدارون کی کثرت ہوتی ہو اور سچا اور دوکان کے ملازمین کو فرصت نہین ہوتی تو اُنکے ہاتھ بٹانے اور خریدارون کی

تکلیف کے خیال سے مین بھی چلی آتی ہون -
مس ایلن - (ایک نفرت کی نظر سے) - تم توگریسن مہتمم اصطبل کی لڑکی اور ان گریسن کی بھتیجی ہو اور گھوڑے پر خوب سوار ہوتی ہو -
ڈوبی - جی ہان - مسٹر گریسن میرے چچا ہین -
مس ایلن - تم مجھکو بھی پہچانتی ہو -
ڈوبی - کبھی شرف ملازمت تو حاصل نہین ہوا مگر آپ کو اچھی طرح سے جانتی ہون -
مس ایلن - ہان جانتی کیون نہ ہو گی تمھارے باپ ہی کی وجہ سے تو ہم سب تباہ ہوے ہین پچھلے سالون مین تمھارے باپ نے ہمارے والد سے بہت روپیہ گھوڑ دوڑ مین جیتا ہی - اور تمھاری چابک سواری کی تعریف مین نے اکثر گریڈل سے سُنی ہی -
ڈوبی - مجھکو آپ کی تباہی پر بہت افسوس ہی لیکن اسمین میرے باپ کا زیادہ قصور نہین ہی جب جانبین سے بازی لگائی جاتی ہی تو اُسمین ایک ہارتا ایک جیتتا ہی ہی -
مس ایلن - مجھکو تمھارے اظہار افسوس اور ہمدردی کی ضرورت نہین ہی اس سے اور اپنے لیے سے مجھکو معاف رکھو - ہمکو خداوند تعالی کی ہمدردی کافی ہی - ایک جوڑی دستانہ کی مجھکو ضرورت ہی وہ دکھادو -
ڈوبی نے تعمیل حکم کی اور دستانہ کا ایک بکس اُٹھا لائی اور اُسمین سے دستانے نکال کر ایلن کو دکھانے لگی اُس دکھلانے مین مس ایلن کی نظر اُسکے ہاتھ پر پڑی اور اُس نے دیکھا کہ ڈوبی ایک ہیرے کی قیمتی انگوٹھی پہنے ہی -
یہ دیکھ کر ایلن دل مین جل گئی اور پوچھنے لگی کہ یہ انگوٹھی تمکو کہان ملی - پچھلی گھوڑ دوڑ مین جو ہماری تباہی کا باعث ہوئی تھی تمھارے باپ کی صلاح سے گریڈل نے ایک گھوڑے کا ٹکٹ خریدا تھا اور اُسمین ایک اچھی رقم گریڈل کے ہاتھ آگئی تھی اُسی سے اُس نے یہ انگوٹھی خرید کی تھی - کیا اُسی نے یہ انگوٹھی تمکو دی ہی -
ڈوبی - جی ہان اُنھین نے اڈگر کی گھوڑ دوڑ کی یاد مین یہ انگوٹھی مجھکو عطا کی ہی
ایلن - مہربانی کرکے اپنی حیثیت کو بھول نہ جانا اور اُسکے مرتبہ کا خیال رکھنا - خیر یہ جوڑی دستانہ کی کاغذ مین باندھ دو تو مین جاؤن - افسوس گریڈل نے اپنے خاندان کے مراتب کا خیال نہین کیا اور اب نہین معلوم وہ اسوقت کہان

اور کس شغل مین ہو۔ کیا وہ تمکو حال مین ملا تھا۔

ڈوبی۔ جی ہان مین نے اُنکو پچھلے ہفتہ مین جب ہین اپنے باپ کے یہان تھی تو ضرور دیکھا تھا۔

ایلن۔ وہ وہان آخر کیا کرتا ہو خیریت سے تو ہو۔

ڈوبی۔ جی ہان خیریت سے ہین لیکن دوسرے سوال کا جواب مین کچھ نہین دیسکتی

ایلن۔ (داستانہ کا پیکٹ لے کر)۔ بہتر اچھا مین جاتی ہون۔

راستہ مین ایلن یہ سوچتی جاتی تھی کہ یہ چھوکری گریڈل کے تفصیلی حالات سے واقف ہو اور پھر اُنکو بتلا ناپسند نہین کرتی شاید اسی کی صلاح ومشورہ سے وہ کچھ کام کر رہا ہو مگر یہ گریڈل کو ہوا کیا جو اُس نے ایک اپنے سے پست رتبہ شخص کی لڑکی سے یارانہ پیدا کیا ہو۔ کیا مین یہ سب حالات گھر چل کر اپنی مان سے کہدون مگر نہین اُنکو سُنکر رنج ہوگا گریڈل اب لڑکا نہین ہو بلکہ باپ کے مرجانے سے وہ افسر خاندان ہوگیا ہو اُسکو اختیار ہو کہ جو جی مین آئے کرے۔

ادھر ڈوبی اپنے دل سے کہ رہی تھی ایلن تو نہایت مغرور معلوم ہوتی ہو اور مجھکو ایک داروغہ اصطبل کی لڑکی سمجھکر اپنے بھائی کے ہمجنس نہین سمجھتی اگر اسکو اسوقت یہ معلوم ہوجاتا کہ اُسکے بھائی کی موجودہ حالت داروغہ اصطبل سے ایسی گئی گزری ہو کہ جسکی وجہ سے وہ داروغہ کی لڑکی کی خواستگاری کرنا درکنار اُس سے بات چیت بھی نہین کرسکتا تو اُسکو سخت رنج ہوتا اور اُسکے غرور کا سر نیچا ہوجاتا۔ ابھی صرف میری اور گریڈل کی رسم وراہ سُنکر تو وہ ایسی چراغ پا ہوئی ہو اگر کہین وہ یہ سُن لیتی کہ میری اور اُسکی نسبت پختہ ہوگئی تو خدا معلوم اُسکا کیا حال ہوتا۔

ڈوبی نے بہت سے قصّے زوال خاندان راکنگھم کے سُنے تھے اور خود راکنگھم کے چال وچلن سے بھی وہ واقف تھی اور اُسکے مزاج کو بھی وہ خوب جانتی تھی اور اُسکو یہ خوب معلوم تھا کہ اُسکے والد کا کیا ذکر وہ گو تھیرٹ اسٹن اور رشام پیرلین کا بھی جنھون نے بازی لگا لگا کر اُس سے زر کثیر جیت لیا تھا کبھی شاکی نہین ہوا تھا۔

کتب خانہ جامعہ

چودھوان باب

امتحان

ہو رہے ہین ظلم ہفت افلاک کے
امتحان ہین ایک مشت خاک کے

ڈوبی پارک سے اپنے گھر واپس آگئی ہو اور اُس نے اپنے والد کی نسبت اکثر افواہ ایسے سُنے تھے جو پریشان کُن تھے لیکن اُس سے اُسکے دل پر کچھ اثر نہ ہوا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اُسمین اُسکا کچھ قصور نہ تھا اور جو کچھ اُس نے کیا بھی ہوگا وہ اپنے آقاؤن کے ایما و حکم سے کیا ہوگا۔

ڈوبی نے اپنے بچپنے مین اسٹر راکنگھم صاحب کو بھی دیکھا تھا اور اُسکو اسقدر یاد ہے کہ وہ ایک بالا قد خوبصورت آدمی تھے اور پہلے اُنکے گھوڑے بھی اسکے باپ ہی کے اصطبل مین رہتے تھے لیکن اُنکی زیادہ تر نگرانی گو تھبرٹ اسٹن کے تعلق تھی جو اپنے چچا کو ہمیشہ دھوکا دیا کرتا تھا اور اُسکی بدخواہی مین اپنا فائدہ سمجھتا تھا اور اُسی کی تعمیل حکم و ہدایت مین مسٹر گریسن اسٹر راکنگھم کو اُسکے گھوڑون کی نیک و بد رفتار سے آگاہ نہ کرتے تھے آخر گھوڑ دوڑ مین جس نے راکنگھم کو بالکل تہی دست کر دیا اُس نے فیٹن گھوڑے کو تیز اور عمدہ سمجھکر اُسی کو خرید کیا تھا حالانکہ جیتر ھام اُس سے اچھا تھا اور اُسی نے گھوڑ دوڑ جیتی تھی ان دونون گھوڑون کی حالت سے مسٹر گریسن ضرور واقف تھے اگر وہ ذرا بھی اشارہ اسٹر راکنگھم کو دیدیتے تو وہ اس تباہی مین اپنے خاندان کو مبتلا نہ کرتا لیکن مسٹر گریسن مجبور تھے اُنکو اسٹن کا ایما تھا کہ وہ اُسکے چچا کو گھوڑون کا حال بالکل نہ بتلائین۔

ابھی ایک یا دو دن ڈوبی کو پارک سے آئے ہوے نہ گزرے تھے کہ مسٹر گریسن نے اُس سے کہا کہ دیکھو یاد رکھنا کل مسٹر اسٹن اور رشام بیرن دونون اپنے گھوڑون کو دیکھنے آئینگے اُنکے واسطے کھانے کا بندوبست رکھنا اور جہان تک ممکن ہو اُسمین تکلف کو کام دینا وہ دونون امیر ہین اُنکے مراتب اور مزاج کا ذرا خیال رکھنا۔

ڈوبی۔ آیا مین سمجھتی ہون کہ جو لوگ گھوڑ دوڑی گھوڑے پالتے ہین اُنکی یہی خواہش

رہتی ہی کہ گھوڑ دوڑ مین جسقدر انعامات نکلین جسطرح ہو سکے وہی لین کوئی دوسرا نہ پائے۔
گریسن اپنی لڑکی کی یہ باتین سُنکر نہایت متعجب ہوے اور اُسکا مُنہ دیکھنے لگے اور اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ سچ ہی مچھلی کے بچہ کو پیرنا کوئی نہین سکھلاتا چونکہ اس لڑکی نے اصطبل ہی مین پرورش پائی ہی اسوجہ سے اُسکے سب نکات سے وہ کما حقہٗ واقف ہی۔
مسٹر گریسن۔ ہان بیٹا جن لوگون کو گھوڑ دوڑ کی لت ہو جاتی ہی وہ جب تک جوان رہتے ہین یہی چاہتے ہین کہ جس قدر روپیہ اُس سے آوے وہی لے لین اور گھوڑے کے مرنے کے بعد اگر اُسکی لاش بھی اُنکو ملجائے تو اُسکا گوشت و پوست تک اُتار لین صرف ہڈّی دوسرون کے واسطے چھوڑ دین۔ تم سمجھین۔
ڈوبی۔ جی ہان خوب سمجھی آپ کا یہ مطلب ہی کہ مسٹر السٹن اور پیرسن سے لوگ جب تک بہت سا روپیہ نہین جیت لیتے وہ گھوڑ دوڑ کا جیتنا خیال ہی مین نہین لاتے
مسٹر گریسن۔ ہان یہی مطلب ہی ایسے لوگ اور جنکا قصہ تم نے رات کو پڑھکر سُنایا تھا صرف اپنا بھلا چاہتے ہین اور خلق خدا کی بھلائی کا اُنکو ذرہ برابر بھی خیال نہین رہتا۔
ڈوبی۔ ابّا یہ کام تو اچھا نہین اور آپ کی شان کے بالکل خلاف ہی۔
مسٹر گریسن۔ ہمکو اپنی روٹی کمانا منظور ہی عذاب و ثواب مالکون کی گردن پر ہی ہمکو جیسے احکام ہمارے مالک دیتے ہین اُسکی ہم سب جسمین چابک سوار بھی داخل ہین تعمیل کرتے ہین جیسے ہمارے احکام کی تعمیل ہمارے سائیس کرتے ہین
یہ کہتا ہوا وہ وہان سے چلا گیا۔
ڈوبی کو اب خوب معلوم ہو گیا کہ اُسکا باپ خود مختار نہین ہی اور جیسا کہ پارک مین لوگ کہا کرتے ہین کہ وہ زیادہ تر اپنے مالکون کے ہاتھ مین ہی بہت صحیح ہی اور مسٹر پیرسن ایک ایسا شخص ہی کہ وہ لوگون کو پہلے قرض لینے کے واسطے اپنی طرف اس طرز سے راغب کرتا ہی کہ قرض لینے والے سمجھتے ہین کہ وہ اُن سے سود اول تو بالکل نہ لے گا اور اگر لے گا بھی تو بہت کم لیکن جب وہ اسطرح اُسکے فقرون مین آکر اُس سے کچھ روپیہ لے لیتے ہین تو تھوڑے ہی دنون مین وہ سمجھ جاتے ہین کہ ایک

بھاری پھندا اُنکی گردنون مین پڑگیا جس سے نجات پانا اب دشوار ہے۔

ڈوبی کو یہ سُنکر کہ کل مسٹر السٹن اور سام پرسین اپنے گھوڑون کو دیکھنے آئینگے سخت فکر ہوگئی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ وہ گریڈل کو جم فارسٹ کے بھیس مین ضرور پہچان لینگے اور اسکا رہنا اب دشوار ہوجائیگا علاوہ اسکے اسمین گریڈل کی سُبکی بھی ہوگی بہت دیر تک وہ اس مسئلہ پر غور کرتی رہی اور بالآخر اُس نے گریڈل سے کہلا بھیجا کہ شام کو وہ مقررہ موقع پر اُس سے ملے۔

ایسے پیام وسلام کا ذریعہ اُس نے پیدا کرلیا تھا اور ایک گوشہ تنہائی ایسی ملاقات کیواسطے اُس نے مقرر کررکھا تھا جہان اکثر دوسرون کی نظر بچاکر وہ اپنے عاشق سے ملا کرتی تھی۔

الغرض شام ہوئی اور گریڈل موقع مقررہ پر آیا جہان ڈوبی اُسکا انتظار کررہی تھی

ڈوبی۔ دیکھو یہ تمکو خوب معلوم ہے کہ ہمارا اسطرح کا ملنا خطرہ سے خالی نہین مگر اسوقت مجھکو چند ضروری باتین تم سے کرنا ہین ذرا اُنکو دھیان دیکر سُن لو۔ کل تمھارے عموزاد بھائی مسٹر السٹن اور سام پرسین اپنے گھوڑے دیکھنے آئینگے اور یہ ضرور ہے کہ تمھارا سامنا ہو ایسی حالت مین تمکو ذرا ہوشیاری سے کام لینا چاہیے

گریڈل۔ مین بھلا کیا ہوشیاری کرسکتا ہون یہ کیسے ممکن ہے کہ میرا سامنا ہو اور وہ نہ پہچانین اس سے بہتر ہے کہ مین کل کہین ٹل جاؤن۔

ڈوبی۔ یہ مناسب نہین ہے۔

گریڈل۔ اس عار و ننگ کو تو مین گوارا نہین کرسکتا کہ وہ مجھکو اپنے اصطبل مین بحیثیت ایک سائیس کے دیکھین۔

ڈوبی۔ جب تمکو اپنی عزت و پاسداری اسقدر ملحوظ خاطر ہے تو بھلا تم مجھ سے شادی کسطرح کرسکوگے کیا تمھارے سے صاحب مرتبہ کو ایک داروغہ اصطبل کی چھوکری کے ساتھ شادی کرنے مین شرم نہ آئیگی اگر میری خاطر منظور ہے تو مین جو صلاح دیتی ہون اُسپر عمل کرو۔

گریڈل۔ ہان تم سچ کہتی ہو اب مجھکو شرم نہ کرنا چاہیے اور جسطرح زمانہ چلائے اُسی طرح چلنا چاہیئے اچھا بتاؤ مین کیا کرون جو پہچانا نہ جاؤن۔

ڈوبی۔ سائیسون کے لباس مین تمھارا پہچانا جانا کوئی سہل امر نہین ہی اور وہ لوگ صرف اپنے گھوڑون کو دیکھنے آتے ہین نہ کہ سائیسون کو اور تمھارے گھوڑے سے تو اُنکو اسقدر نفرت ہی اور اُس سے اسقدر بددل ہین کہ اُسکے پاس بھی نہ آئینگے تم ایک کام کرنا کہ کل اپنے کوٹ کا کالر اسقدر اوپر چڑھا لینا کہ گردن بلکہ چہرہ کا بھی کچھ حصہ اُس سے چھپ جائے اور اپنی ٹوپی کو اسقدر کھینچ کر دینا کہ پیشانی بالکل ڈھک جائے اور گفتگو بالکل نہ کرنا اگر اتفاقاً تم سے کوئی سوال کیا جائے تو بہت آہستہ سے اُسکا جواب دینا ورنہ ممکن ہی کہ آواز پہچان لیجائے بس اسکا خیال رکھنا اچھا خدا حافظ اب مین زیادہ یہان ٹھہر نہین سکتی۔

دوسرے دن صبح کو جم فارسٹ جو اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوکر اپنے گھوڑے کے پاس آیا تو اُسکی عجیب حالت تھی اُسکی شدت زکام سے آواز پڑی ہوئی تھی ایک بھاری کوٹ پہنے ہوے تھا جسکا کالر اوپر کو اسقدر چڑھا ہوا تھا کہ اُس نے اُسکو کانون تک کو ڈھک لیا تھا اور نایٹ کیپ پیشانی کو بند کیے ہوے تھی اور وہ اپنے ساتھیون سے سردی و زکام کی شکایت کر رہا تھا کہ ہیڈ مین نے آکر حکم دیا کہ سب گھوڑے کھولے جائین اور گھوڑدوڑ کی پریڈ پر لیجائے جائین۔ اس نے بھی اپنے گھوڑے کو اصطبل سے کھولا اور سب کے ساتھ لے چلا۔

ابھی یہ تھوڑی دور گیا تھا کہ اس نے دیکھا کہ مسٹر گریسن ایک ویگنٹ پر مع اپنے مالکون کے چلے آتے ہین جب وہ گھوڑون کے قریب پہونچے تو السٹن کو گھوڑے کی راس دیکر خود گاڑی سے اُترکر گھوڑون کے پاس آئے اور اُنکے ہر جا کر کو کچھ معمولی اور ضروری ہدایت کرکے اور ہر گھوڑے کی جگہ مقرر کرکے وہان سے اپنے ویگنٹ کے پاس پھر جا کر السٹن اور بیرسین سے باتین کرنے لگے اور کچھ باتین کرنے کے بعد سیٹی بجائی گھوڑے کے جا کر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوگئے اور دوسری سیٹی کے بجانے کے منتظر رہے اور جیسے ہی دوسری سیٹی ہوئی اُنھون نے اپنے اپنے گھوڑے چھوڑ دیے۔

السٹن۔ ان سب گھوڑون مین جو ہی وہ جیترھام ہی اور یہی نیویارک مین پھر گھوڑدوڑ جیتے گا۔

مسٹر گریسن۔ نہین صاحب ایسا خیال نہ فرمائیے۔ ع۔

هر روز عید نیست که حلوه خورد کسے

چیٹرھام نے جو پہلی مرتبہ دو ہزار پونڈ جیت لیے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہی ہر مرتبہ بازی لیجائیگا ہمارا فیٹن اُس سے اچھا ہی اور ڈینسنگ ماسٹر کے ذرا تیور ملاحظہ فرمائیے اگر یہ دل پر رکھے گا تو اس سے دوسرا کوئی گھوڑا پیش رفت نہ لیجا سکے گا۔

مسٹر اسٹن۔ جب وہ دل پر رکھے نا ہی تو مشکل ہی ایسے گھوڑے کا کیا اعتبار مگر اسوقت تو وہ بہت ہی سیدھا معلوم ہوتا ہی اور اشارہ پر جا رہا ہی۔

ابھی یہ کلام ختم نہ ہوا تھا کہ ایک مقام پر جم کر ڈینسنگ ماسٹر نے ناچنا شروع کر دیا اور دولتی اس زور سے پھینکنا شروع کر دین کہ اُسکا چابک سوار اُسکی گردن پر آ گیا لیکن پھر وہ سنبھلا اور گھوڑے کو چمکا کر آگے بڑھایا اس عرصہ مین اور گھوڑے بہت آگے نکل گئے تھے لیکن تاہم اس نے چند منٹ مین اُنکو جا لیا اور دوسرے میل کے پاس پہونچکر اُن سے آگے نکل گیا۔

مسٹر گریسن۔ دیکھا آپ نے آخر یہی گھوڑا سب سے آگے گیا؟ ۔

مسٹر اسٹن۔ اگر اسپر کوئی اور جاکے اسوقت سوار ہوتا تو شاید پہلے بھی وہ بدی نہ کرتا

مسٹر گریسن۔ جی نہین یہ بات نہین ہی جسقدر وہ اس لڑکے کو مانتا ہی دوسرے کسی کو نہین سمجھتا چابک سوار کا باپ بھی ہو تو وہ اس گھوڑے کی خلاف مرضی اُس سے کام نہین لے سکتا سوار ہوتا تو درکنار تھان پر تو سوا اس لڑکے کے دوسرے کو اپنے پاس نہین آنے دیتا۔

مسٹر اسٹن۔ تو ایسے گھوڑے کو گولی مار دینی چاہیے نا صاحب ایسے گھوڑے کو مین اپنے خرچہ سے نیو یارک نہ بھیجونگا اگر مسٹر پیرسن اپنا روپیہ لگائین تو مضائقہ نہین ہی

مسٹر پیرسن۔ میرا روپیہ ایسا فاضل نہین ہی۔

مسٹر اسٹن۔ تو پھر مسٹر گریسن آپ اپنے خرچہ سے اسکو لیجائیے اگر آپ کی قسمت سے یہ گھوڑ دوڑ جیتا تو دو ہزار یا جو رقم یہ جیتے وہ ہمکو دیدیجیے گا اور پھر گھوڑا آپ ہی کا ہوجائیگا کیون پیرسن تم بھی اسپر رضامند ہو۔

مسٹر پیرسن۔ منظور ہا۔

مسٹر اسٹن۔ اَب کھانے کا وقت آگیا اب یہان سے چلنا چاہیے۔

یہ باتین کرتے ہوے وہ مسٹر گریسن کے مکان پر آئے یہان پہلے ہی سے کھانا میز پر چُنا ہوا تھا ہر چیز عمدہ اور سلیقہ سے میز پر لگائی گئی تھی کمرہ اور میز نہایت عمدہ طور سے آراستہ تھی۔

مسٹر اسٹن نے مسز گریسن کے سلیقہ کی بہت تعریف کی اسی درمیان مین مسز گریسن نے ڈوبی کو اسٹن اور پریسن سے ملایا۔

مسٹر اسٹن۔ آئین یہ تمھاری لڑکی ہو ابھی تین چار برس ہوے مین نے اسکو بہت چھوٹا دیکھا تھا اور اب تو ماشاءاللہ یہ جوان ہوکر بہت اچھی نکلی ہو مین نے اسکو کاونی اسٹریٹ مین اکثر دیکھا ہو اور مین سمجھتا تھا کہ یہ بل گریسن کی لڑکی ہو یہ نہ معلوم تھا کہ یہ ڈوبی ہو اب تو یہ گھوڑے پر بھی خوب بیٹھتی ہوگی کیون نہ ہو اس نے شروع سے اصطبل مین پرورش پائی ہو۔

مسٹر گریسن۔ چار پانچ برس سے تحصیل علم کی غرض سے یہ اپنے چچا ہی کے پاس رہتی ہو دو چار روز ہوے کہ یہان ہملوگون کو دیکھنے کو چلی آئی ہو۔

مسٹر اسٹن۔ خیر اب دیر ہوتی ہو اور مجھکو لندن کی ریل پر جانا ہو گڈ بائی مسٹر گریسن گڈ بائی مس گریسن۔

یہ کہتے ہوے اسٹن اور پریسن دونون وہان سے چلے گئے۔

ڈوبی نے جب دیکھا کہ اُنکی گاڑی دور نکل گئی تو اُس نے اپنے باپ سے پوچھا کہ کہیے انکی راے اُس گرے گھوڑے کی نسبت کیا ہوئی۔

مسٹر گریسن۔ اُس گھوڑے نے تو آج کام تو بہت اچھا دکھایا پہلے نہین بلکہ درمیان مین کچھ بگڑا تھا لیکن جم فارسٹ نے اُسکو کچھ ایسا رام کیا کہ پھر جو دوڑا تو سب گھوڑون کے آگے نکل گیا مگر تاہم اسٹن اور پریسن اسپر راضی نہین ہوے کہ اُنکے خرچہ سے گھوڑا انیو یارک کی گھوڑ دوڑ مین جاکر دوڑے وہ کہگئے ہین کہ تم اپنے خرچہ سے دوڑاؤ اور وہ گھوڑا ابھی مجھکو دے گئے ہین۔

ڈوبی۔ اور اب آپ کا کیا ارادہ ہو۔

مسٹر گریسن۔ مین اُسکو لیجاؤنگا اور مجھکو یقین ہو کہ جم فارسٹ کی سواری مین وہ ضرور بازی جیت لیگا۔ لیکن مین ابھی اُسکا دومرتبہ امتحان اور لونگا۔

ڈوبی۔ اگر وہ امتحان مین پورا اُترے اور گھوڑ دوڑ مین بھی جاکر بازی جیت سلے تو اُس جم فارسٹ غریب کو کیا ملیگا۔
مسٹر گریسین۔ پہلے دن کا انعام تو مالکان گھوڑا لینگے اُسکے بعد وہ گھوڑا امیرا ہوجائیگا اُسوقت دوسری بازی مین جسقدر روپیہ آئیگا وہ سب جم فارسٹ کا حصّہ ہوگا لیکن مین نہین سمجھتا کہ تمکو اُسکے معاملہ مین کیون اسقدر دلچسپی ہی۔
ڈوبی۔ محض اسوجہ سے کہ پہلے دن وہ غریب اُس جانور کیوجہ سے مرتے مرتے بچا ہی۔ اور یہ کہکر وہ وہان سے چلی گئی۔

پندرھوان باب

خواب پریشان

باپ کی باتون سے دل تنگ اور خجل ہو کر ڈوبی اپنے کمرے مین جاکر پلنگ پر لیٹ گئی اور پہلے بہت دیر تک طرح طرح کے خیالات اُسکے ننھے سے دل کو پریشان کرتے رہے آخر کار وہ کہنے لگی کہ شکر کا مقام ہی کہ میری صلاح نے ثمرہ نیک دکھایا اور گریڈل اپنی اس ذلیل نوکری مین کامیاب ہوتا نظر آتا ہی تھوڑے دنون مین وہ چابک سوارون مین لے لیا جائیگا اور وہ کوئی ذلیل نوکری نہین ہی مگر اسوقت تک جو ذلت اور تکلیفین اُس غریب نے اُٹھائین اُسکا اتفاق کاہے کو اُسکو اس عمر مین ہوا ہوگا اور اسی حالت مین مارچ مہینہ کے آفتاب کی حدّت نے جو کچھ سردی کم کی تو اُسکی آنکھ لگ گئی آنکھ کا لگنا تھا کہ وہ ریڈ لگٹن مور کے گھوڑ دوڑ کی پریڈ پر پہونچگئی اور اُسنے دیکھا کہ اصطبل کے سب گھوڑے اُس میدان مین دوڑ لگانے کو کھڑے ہین اور گریڈل بھی اپنے گھوڑے پر سوار حکم کا منتظر ہی کہ اتنے مین گھوڑون کے چھوڑنے کا اشارہ ہوا اور سب گھوڑے اپنے اپنے سوارون کے ھمیز کرتے ہی اپنے مقام سے روانہ ہوگئے مگر ڈینسنگ ماسٹر نے بدی کرنا اور دولتیان پھینکنا و کاندھے دینا شروع کیے اور غریب گریڈل پشت زین سے زمین پر آرہا اور سونے والی کی زبان پر ہائے مرگیا! مرگیا!! بے تحاشا جاری ہوگیا اور وہ آہستہ آہستہ کہنے لگی یا اللہ یہ کیا ہوا۔ افسوس! مجھ کمبخت ہی نے اُسکو یہ صلاح دی تھی۔ صلاح نہ شد بلا شد۔ اُسکے بعد اُسنے دیکھا کہ

گریڈل بےحس وحرکت زمین پر پڑا ہی اور اُسکے سر سے خون جاری ہی اور چہرہ زرد پڑ گیا ہی اُسکے تھوڑی دیر کے بعد ڈوبی نے دیکھا کہ وہ ایک عمدہ گاڑی پر سوار ہو کر نیویارک کی گھوڑ دوڑ کے میدان مین پہونچی اور میدان گھوڑ دوڑ تماشائیون سے بھرا ہوا ہی اور ایسا مجمع ہی کہ اُس سے پہلے کبھی نہین دیکھا گیا ہر طرف سے شوقین لوگ ٹوٹے پڑتے ہین اور ڈیننگ ماسٹر پر بازی لگا رہے ہین اور دو ہزار سے زائد پونڈ کی بولی ہو گئی ہی۔ تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے دوڑائے گئے اور ڈیننگ ماسٹر سب مین اول رہا اور اُسکے سوار کی ہر طرف سے تعریف ہونے لگی اور ہر چہار جانب سے غل ہونے لگا کہ بل گرلیسن نے یہ گھوڑ دوڑ جیت لی یہ سب کچھ ہوا مگر اسٹن اور پریسن گریڈل کی نہ تعریف کرتے ہین اور نہ اُسکو انعام دیتے ہین۔ افسوس اُسکا جیتنا اُسکے حق مین کچھ سودمند نہین ہوا آخر یہ کیون اسکی وجہ ڈوبی کی سمجھ مین کچھ نہین آتی مگر اُسکو یہ صاف معلوم ہو رہا ہی کہ باوجود جیت کے اُسکی شکست ہی۔

اس واقعہ نے ڈوبی کے دل پر اسقدر گہرا اثر کیا کہ اُسکی آنکھون سے اشک جاری ہو گئے اور صدف چشم سے نکل کر گوہر اشک نے رُخسارون کے بوسے لینے شروع کر دیے جسکی وجہ سے وہ چونک کر اُٹھ بیٹھی۔

اُسی شام کو گریڈل حسب المطلب زینہ کے نیچے ڈوبی سے ملنے آیا۔

گریڈل۔ (معمولی صاحب سلامت کے بعد) کہو پیاری خیریت تو ہی کیا اسوقت کوئی خبر خوش سُنانا چاہتی ہو۔

ڈوبی۔ اب جو کچھ مین کہتی ہون اُس سے تم خود نتیجہ نکال لو۔ تم نیویارک کی گھوڑ دوڑ مین بھیجے جاؤگے۔

گریڈل۔ خدا ہی آبرو رکھے وہ تو اس ملک مین سب سے بڑی گھوڑ دوڑ ہوتی ہی اور ہزارون کا وہان مجمع ہوتا ہی اور ایک سے ایک نامی چابک سوار جمع ہوتے ہین بھلا اُنکا مقابلہ مین کیا کر سکونگا۔

ڈوبی۔ ہان یہ تو ضرور ہی اور جیسا تم کہتے ہو اُسکی تائید میرے والد بھی کرتے ہین لیکن خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے تمھارا گھوڑا اسوقت ہزارون مین ایک ہی اور اُسکا مقابلہ دوسرا گھوڑا ذرا مشکل سے کریگا۔

گریڈل ۔ ایمان لگتی تو یہی بات ہی۔ لیکن ڈوبی اُس جانور کا مزاج بالکل اُسی کے اختیار مین ہی سوار کے قابو سے وہ بالکل باہر ہی اگر جی پر رکھے تو ضرور ہی کہ کوئی گھوڑا اُس سے بازی نہین لیجا سکتا مگر اُسکا جی پر رکھنا ہی تو محال ہی علاوہ اسکے اب مجھکو دوسرا خوف یہ ہی کہ وہان میرا عموزاد بھائی مجھکو ضرور پہچان لے گا۔

ڈوبی ۔ یہ کیون جب اُس نے یہان نہین پہچانا تو وہان کسطرح پہچان سکے گا۔

گریڈل ۔ یہان کی اور بات تھی سائیسون پر مالکون کی زیادہ توجہ نہین ہوتی لیکن جاکی پر ہر شخص کی نگاہ پڑتی ہی خصوصًا جب وہ ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوکر گھوڑدوڑ کے میدان مین جاتا ہی جسکو لوگ خواہ اچھی نگاہ سے یا نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین ۔

ڈوبی ۔ اگر تم جاکی کی حیثیت سے بھی اپنے کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے مین پس و پیش کرتے ہو تو پھر ایک مہتمم اصطبل کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا کیسے گوارا کروگے ۔

گریڈل ۔ یہ تو تم سچ کہتی ہو اور اب تو دُنیا کو اسکا علم ہو گیا ہی کہ مین گرداب بلا مین آگیا ہون پس اگر ایسی حالت مین لوگ مجھکو اسطرح اپنی روٹیان پیدا کرتے دیکھینگے بھی تو اُنکو اگر خوف خدا ہوگا تو مضحکہ نہ کرینگے ۔ لیکن یہ تو بتلاؤ کہ تمھارے والد کیا کہتے تھے وہ اس گھوڑے کا نیویارک کی گھوڑدوڑ مین بھیجنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہین یا یہ کہ اُسکا بھیجنا محض نتیجہ امتحان پر منحصر ہی ۔

ڈوبی ۔ نہین ۔ وہ فرماتے تھے کہ خدا پر بھروسہ کرکے وہ اس گھوڑے کو ضرور وہان بھیجینگے گو اسکا وہان پر سیدھا ہوکر کام دینا محض اتفاق پر منحصر ہی کچھ یقینی نہین ہی۔

گریڈل ۔ یہ اُنکا کہنا بالکل صحیح ہی ۔ اس گھوڑے کا مزاج ہی اس قسم کا ہی اگر وہ یہان کے امتحان مین پورا ابھی نکل گیا تو اُس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہان بھی وہ پورا اُترے گا یا یہ کہ یہان اُس نے کام نہ دیا تو وہان بھی ناکامیاب ثابت ہوگا ۔

ڈوبی ۔ اچھا اب مجھکو یہان سے بھاگ جانا چاہیے ورنہ مین پکڑ جاؤنگی ۔ آج دوپہر کو مین نے پوری گھوڑدوڑ کا تماشا خواب مین دیکھا ہی ۔ میری آنکھ ذرا لگ گئی تھی بس میرا خیال مجھکو نیویارک کے میدان مین لے گیا وہان مین نے دیکھا کہ

تمھارے ساتھ لوگون کا برتاؤ اچھا نہین ہی اور جسقدر گھوڑے وہان ہین وہ سب بدی کر رہے ہین اور سب سے زیادہ تمھارا گھوڑا شرارت کرتا ہی اور کسی طرح میدان گھوڑ دوڑ مین آگے قدم نہین بڑھاتا لیکن آخرکار اُسکو تم راہ راست پر لے ہی آئے اور تم نے گھوڑ دوڑ جیت لی۔

گریڈل۔ اچھا خدا حافظ اب جاؤ خدا اُس میدان مین سُرخرو کرے۔ وہان کا امتحان واقعی بہت سخت ہی۔

ڈوبی۔ فی امان اللہ۔

ڈوبی نے عمداً اپنے خواب کا آخری حصہ اپنے عاشق کو اس خیال سے نہین بتلایا تھا کہ وہ خواہ مخواہ اُسکی پریشانی کا باعث ہوگا۔

\+ + + + + + + + + + + + + + + + +

دوسرے دن صبح ہی کو مسٹر بٹلر نے جو نائب داروغہ اصطبل تھا ریڈلٹن ہور کے میدان مین گھوڑون کو بغرض امتحان لیجانے کا حکم دیا اور کہا کہ آج ان گھوڑون کا آخری ٹرایل ہی اُسکے بعد ہم انکو اُس بڑی گھوڑ دوڑ مین لیجائینگے جسمین دو ہزار گھوڑون کا انکو مقابلہ کرنا ہوگا۔

جم فارسٹ۔ مین نہین سمجھتا کہ اُس سے زیادہ اب ہم آج کیا سیکھ لینگے جس قدر کل تعلیم پائی تھی جب مسٹر اسٹن اور مسٹر پیرسن میدان مین موجود تھے۔

مسٹر بٹلر۔ خواہ ہم کچھ حاصل کرین یا نہ کرین ہمکو آج زیادہ تر اس گرے گھوڑے کے مزاج کی آزمائش کرنا ہی اور اسکا وزن کرکے اسکو گھوڑ دوڑ کے واسطے ٹھیک کرنا ہی اسکا اور اسکی زین کا اور سوار کا مع کپڑون کے وزن ہوگا۔

ابھی یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ مسٹر گریسن خود آگئے اور اُنھون نے جم فارسٹ اور دو اور لڑکون کو ترازو پر کھڑا کرکے وزن کیا اور اُسکے بعد زین و لگام اور زین پوش کے وزن کا اندازہ کیا پھر خود اپنے نائب کی امداد سے تین گھوڑون کی پشت پر زین رکھے اور جب سب گھوڑے تیار ہوگئے تو اُنھون نے چابک سوارون سے مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو آج سخت امتحان ہی میری ہدایت کو گوش دل سے سُن لو اور اُسپر پورا پورا عمل کرنا آج تمکو اپنی پوری طاقت سے گھوڑون کو سرپٹ

بھگانا ہوگا دیکھو سنمسن تم اُس ملے پنچ جانور پر سوار ہو اور اُسکو جہان تک تم سے ممکن ہو دوڑا کر اُس پتھر تک پنچانا جو نصف میل پر نصب ہے - اور ماٹھو تم فلیٹن پر سوار ہو اور اُسکو اپنے مقام سے اُسی وقت چھوڑنا جسوقت سنمسن اپنے گھوڑے کو چھوڑے اور کوشش کرنا کہ اُس سے آگے نکل جاؤ اور ٹام تم چیترھام پر سوار ہو اور اُسوقت تک اُسکو اپنے مقام سے نہ چھوڑنا جب تک فلیٹن وہان سے سو قدم آگے نہ نکل جائے - اب رہے تم فارسٹ تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو اگر اسکا مزاج درست پانا تو اُسکو سب سے پہلے حد قیام سے چھوڑنا اور کوشش کرنا کہ سب سے پہلے تم ہی پائے پر پہونچو -

سب چاکرون نے اس حکم کو نہایت دھیان سے سُنا اور اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر حکم کے منتظر ہوگئے -

گرّا گھوڑا اسوقت بہت سیدھا معلوم ہوتا تھا اور سواری کے وقت اُس نے ذرا بھی شرارت نہین کی اور نہایت شایستگی سے سب گھوڑون کے ساتھ جاکر میدان مین حد قیام کے پاس کھڑا ہوگیا -

اب یہ سب حکم کے منتظر تھے کہ نائب داروغہ نے گھوڑون کے چھوڑنے کا حکم دیا - سب سے پہلے سنمسن نے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور اُسکے ساتھ ہی ڈینسنگ ماسٹر نے بلا اشارہ خود اسکا تعاقب کیا اور اُسوقت وہ اس خوبی اور شایستگی سے جارہا تھا کہ دیکھنے والے تعجب کرتے تھے وہ چشم زدن مین ملے پنچ جانور سے آگے نکل گیا اور فلیٹن اور چیترھام تو اُسکی گرد کو بھی نہ پاتے تھے -

مسٹر گریسین نے یہ حالت دیکھ کر کہا کہ سبحان اللہ جم فارسٹ نے اس گھوڑے کو خوب اپنے قابو مین کرلیا ہے دیکھو وہ بہت آگے نکل گیا اور اب پائے کو لیا ہی چاہتا ہے چیترھام اب کسی طرح اُسکو نہین پا سکتا -

ابھی مسٹر گریسین یہ کہہ رہے تھے کہ ڈینسنگ ماسٹر کو شرارت کی سوجھی اور نصف میل کے سنگ سے تجاوز کرکے اُسنے اپنا رُخ اپنے اصطبل کی طرف پھیر دیا اور بگٹٹ گھر کی طرف بھاگا -

یہ دیکھ کر مسٹر گریسین بددل ہوگئے اور کہنے لگے خدا کی پناہ اس جانور کا

کچھ ٹھیک نہین ہو مسٹر اسٹن سچ کہتے تھے اسکا ہیو یارک مین یا کہین بھیجنا مناسب نہین ہی بس اب ہین نے اسکو خوب سمجھ لیا یہ کیا دو ہزار جانورون کی گھوڑدوڑ جیتیگا بس! بس! ابٹلر فارسٹ سے کہو اُسکو گھر کی طرف جانے دے کہین وہ اسوقت کا کھانا بھی حرام نہ کردے۔ نہین! نہین! ٹھہرو دیکھو فارسٹ اُسپر پھر فتحیاب ہوا اور وہ پھر اُسکو ادھر واپس لارہا ہی۔

اب جو اُس نے دوڑ لگائی تو پھر سب گھوڑون کو مات دیکر اُنکے آگے نکل گیا اور سب سے پہلے پائے پر جاکر پہونچگیا۔

سولھوان باب

دو ہزار گھوڑون کی گھوڑدوڑ

اپریل کا مہینہ ہی شام خوشگوار ہی میدان گھوڑدوڑ مین ہزارون کا مجمع ہی جدھر دیکھو جوق جوق لوگ جمع ہین ہزارون پونڈ کی بازیان لگ رہی ہین اکثر مالکان اسپ نے اپنے اپنے گھوڑے محض آج کے دن کیواسطے نیلام کردیے ہین اور دوسرے لوگ تھوڑی تھوڑی رقم دیکر اُس گھوڑے کے صرف اس امید پر مالک بن بیٹھے ہین کہ آج جسقدر رقم یہ گھوڑا جیتیگا وہ اُنکو ملیگی اور جو رقم اُنھون نے اُسپر لگائی ہی اُسکی بست گنا اُنکو ملجائیگی کوئی محض ایک امید پہ سیکڑون ٹکٹ خرید کرچکا ہی اور کوئی ٹکٹ فروشندہ کو گھیرے ہوے اور ٹکٹ مانگ رہا ہی۔ زیادہ تر ٹکٹ۔ بہت لوگون نے سر مارماڈک مارٹن ڈیل کے گھوڑون کے محض امید پر خرید کیے ہین ادھر خود بیرونٹ صاحب نے اپنے گھوڑون پر ہزارون کی بازی لگا رکھی ہی کہ اگر ان سے کسی کا گھوڑا نکل جائیگا تو اُسکو وہ دس ہزار پونڈ دینگے ورنہ اُس سے اُسکی ڈیوڑھی رقم وصول کرین گے۔

اسوقت زیادہ تر نظر لوگون کی انھین کے دو گھوڑون پہ پڑتی ہی جنمین سے ایک اسپ ہی اور ایک اسپ مادہ۔

بیرونٹ نے اسکا بھی اعلان کردیا تھا کہ جو لوگ بلاشرط گھوڑا دوڑائینگے اُن سے درصورت اُنکے گھوڑے کے ہار جانے کے صرف پانچہزار پونڈ لیے جائینگے۔

مسٹر اسٹن بھی اپنے دو گھوڑون فیٹن اور جیترھام پر مغرور ہین اور وہ سمجھتے ہین کہ یہ ضرور بیرونٹ صاحب کے گھوڑون سے بازی لیجائینگے اسی خیال سے اُنھون نے اپنے شریک مسٹر سام پرسین سے یون گفتگو کرنا شروع کی ہو۔

مسٹر السٹن۔ کیون صاحب آپکی کیا راے ہو مین تو سمجھتا ہون کہ سر مارماڈک کے گھوڑے ابھی بالکل نئے ہین یہ ہمارے گھوڑون کو کسی طرح مات نہین دیسکتے میرا تو ارادہ ہو کہ بیرونٹ سے بازی لگا کر انکو اُنکے گھوڑون کے ساتھ دوڑا دون۔

مسٹر پرسین۔ یہ آپ کو اختیار ہو مگر گھوڑ دوڑ کا معاملہ محض اتفاق اور یاوری تقدیر پر منحصر ہو اور بارہا مجھکو اور آپکو اسکا تجربہ ہو چکا ہو بازی لگانے اور شرط کرنے کی ایسے موقع پر ضرورت نہین ہو بلا شرط آپ اپنے گھوڑے اُسکے گھوڑون کے ساتھ دوڑائیے اگر آپ کا کوئی گھوڑا نکل جائیگا تو دس ہزار پونڈ آپ کو ملجائینگے ورنہ صرف پانچ ہزار پونڈ دینا ہونگے۔ ہان خوب یاد آیا مجھکو ایک پیام آپ کو دینا ہو مسٹر گریسن نے اُس گرے گھوڑے کو بھیجا ہو اور کہلا بھیجا ہو کہ یہ گھوڑا اب گھوڑ دوڑ کے واسطے بالکل تیار ہو اور اگر اس نے اپنے دل پر رکھ لیا تو یہ ضرور میدان گھوڑ دوڑ مین کارنمایان دکھائے گا۔

مسٹر السٹن۔ اور گریسن کہان ہو۔

مسٹر پرسین۔ وہ تو نہین آیا لیکن اپنے گھوڑے اُس نے بٹلر کی نگرانی مین بھیجے ہین۔

مسٹر السٹن۔ گرے گھوڑے کا تو مجھکو اعتبار نہین ہو اور جیسا خود گریسن نے کہلا بھیجا ہو کہ جب گھوڑا اپنے من پر دھر لیگا تب ہی کام اچھا کریگا ویسا ہی مجھکو بھی خیال ہو لیکن اُسکے من پر دھرنے کا کسکو اعتبار ہو۔

مسٹر پرسین۔ یہ سچ ہو مگر مسٹر گریسن نے کچھ تو سمجھ لیا ہو جب تو اُس نے اُسکے بھیجنے کی جرأت کی ہو اور اپنے خرچہ سے اسکو بھیجا ہو جیسا کہ وہ ان گھوڑون کو سمجھتا ہو ہم نہین سمجھ سکتے۔

مسٹر السٹن۔ خیر مین اُس گھوڑے کی نسبت کچھ شرط نہ کرونگا بٹلر کو اختیار ہو کہ اُسکو دوڑائے مگر اُسپر سوار کون ہوگا۔

مسٹر پرسین۔ اُسی کے لڑکون مین سے کوئی سوار ہوگا۔

مسٹر السٹن - لڑکے جاکی کا کام کیا جانین لیکن شاید گریسین نے امتحان کرکے کسی کو تجویز کیا ہوگا - بہتر ہو اگر وہ کمبخت گھوڑا کچھ جیتا تو میری قسمت سے اور اگر ہارا تو گریسین کی تقدیر - لیکن بہرحال دونون صورتون مین دوڑ کے بعد یہ گھوڑا مسٹر گریسین کا ہوگا -

یہ باتین ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھین کہ گھوڑ دوڑ کا وقت آگیا اور راول نمبر پر سر مارماڈک کی گھوڑی جو سب مین تیز رفتار سمجھی جاتی تھی میدان مین اُس مقام پر جہان سے گھوڑے چھوڑے جاتے ہین آکر کھڑی ہوئی اور ادھر بٹلر کے اشارہ پر جام فارسٹ نے ڈینسنگ ماسٹر کو اور ایک جیکی نے چیتر ھام کو لاکر اُسکے برابر کھڑا کر دیا اور اسوقت ڈینسنگ ماسٹر کی شان دیکھ کر اکثر تماشائیون نے اُسپر بازی لگائی اور اُسکے بعد یہ ہر سہ جانور اپنے مقام سے چھوڑے گئے بس اُس وقت خدا کی قدرت نظر آتی تھی -

ڈینسنگ ماسٹر نے ذرا بھی بدی نہین کی آدھ میل تک تو یہ تینون جانور کنوتیان ملائے ہوے برابر برابر گئے لیکن اُسکے بعد ڈینسنگ ماسٹر جسپر غریب فارسٹ بالکل بےحس وحرکت نہایت استقلال باحواس جما ہوا بیٹھا تھا آگے نکلنا شروع ہوا اور ایک چشم زدن مین سب سے پہلے پالے پر جا پہونچا -

اُسکے بعد بیرونٹ صاحب کی گھوڑی اور سب کے بعد چیتر ھام پہونچا -

بیرونٹ صاحب کے مُنھ پر ہوائی اُڑنے لگی اور جن لوگون نے ڈینسنگ ماسٹر پر بازی لگائی تھی وہ خوشی سے اُچھلنے لگے اور ہر جانب سے گھوڑے اور اُسکے سوار کی تعریفون کے نعرے بلند ہوگئے اور مسٹر السٹن اور بریسن کو خوشی کے ساتھ کچھ رنج بھی ہوا کیونکہ دس ہزار پونڈ جو اُنکو ڈینسنگ ماسٹر کے آگے نکل جانے سے ملنے والے تھے اُسمین سے پانچ ہزار چیتر ھام کے پیچھے رہ جانے سے دینا پڑینگے بہرحال پانچہزار پونڈ تو اُنکو مل ہی گئے -

اُنکو اسوقت ڈینسنگ ماسٹر کے گوے سبقت لیجانے پر سخت تعجب تھا اور جو لڑکا اُسپر سوار تھا اُسکی چابک سواری دیکھ کر اُنکو ایک حیرت ہوگئی تھی کہ اُس لڑکے نے فن شہسواری مین اسوقت بڑے بڑے نامی جاکیون کے حواس باختہ کردیے تھے

اور ہر فن شہسواری جاننے والے کی زبان سے یہ کلمہ نکل رہا تھا کہ واہ سبحان اللہ یہ لڑکا گھوڑے پر خوب بیٹھتا ہے۔

مسٹر اسٹن ٹہلتے ٹہلتے اُس مقام کی طرف چلے جہان نمبر لکھنے کا دفتر تھا راستہ مین بیرونٹ صاحب ملے اور اُنھون نے انکو گھوڑے کے جیتنے کی مبارکباد دی اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ اس گرتے گھوڑے کو جدا کرنے والے ہین مین نے تو ایسا سُنا ہے کہ آپ اُسکو رکھنا نہین چاہتے اگر واقعی ایسا ہے تو اگر آپ اس گھوڑے کو مع اُسکے سوار کے مجھکو دیدین تو مین نہایت شکر گزار ہونگا۔

مسٹر اسٹن ۔ یہ گھوڑا اسوقت تک ضرور میرا تھا مگر اب نہین ہے مین نے اسکو مسٹر گریسن مہتمم اصطبل کو دیدیا ہے اُن سے مین پوچھونگا اور اگر وہ جدا کرنا چاہین گے تو مین اُنکو بتلا دونگا کہ آپ اُسکے خواستگار ہین۔

یہ کہکر جب وہ وہان سے آگے بڑھے تو مسٹر سام پیریسن ملے اور اُنھون نے مسٹر اسٹن سے کہا کہ بھلا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اسوقت اس گرتے جانور پر کون لڑکا سوار تھا۔

مسٹر اسٹن ۔ مین اسقدر جانتا ہون کہ مسٹر گریسن کے اصطبل کا یہ کوئی چاکر ہے جسکا نام جام فارسٹ ہے اور اسکے سوا کچھ نہین جانتا۔

مسٹر پیریسن ۔ اجی جناب یہ آپ کے چچازاد بھائی مسٹر گریڈل راکنگھام ہین۔ جنھون نے اپنا نام جام فارسٹ رکھ چھوڑا ہے۔

مسٹر اسٹن ۔ (دانت پیسکر) ۔ یہ کہیے یہ کمبخت چھوکرا مجھکو یہان تباہ کرنے کی غرض سے آیا ہے۔

مسٹر پیریسن ۔ چپ بھی رہو ۔ تم نے اُسکے باپ کے تباہ کرنے مین کیا اُٹھا رکھا تھا وہ اب اپنے باپ کا اگر بدلا لیتا ہے تو کیا بُرا کرتا ہے وہ ایسا ہو نہار معلوم ہوتا ہے کہ اپنے باپ کی کوڑی کوڑی تم سے وصول کریگا۔

مسٹر اسٹن ۔ ایسا تو تمنے پہلے کبھی نہین کہا آج تمکو کیا ہوگیا ہے اب تو تم اُس چھوکرے کا جامہ پہنے ہوئے معلوم ہوتے ہو ۔ اور جس قرضہ کا تم اشارہ کرتے ہو اُسکو بھلا وہ مجھ سے کیسے پاسکتا ہے اب اُسکا کہین وجود بھی ہے۔

مسٹر پرسین - یہ آپ کا محض خیال ہو اگر عقل سے اُس نے کام لیا تو ضرور آپ دقت مین پڑ جائین گے -
مسٹر السٹن - اُسکو اب اپنی فکر کسی دوسرے اصطبل مین جاکر کرنا چاہیے اُسکا مرجانا اس سے بہتر ہو کہ وہ میرے ہی اصطبل مین رہ کر مجھپر حملہ کرے - میرے گھوڑون پر تو اب وہ سوار نہین ہو سکتا -
مسٹر پرسن - اب اُسکو آپ کے گھوڑون کی پروا ہی کیا ہو آج اُس نے فن شہسواری مین وہ نام پیدا کیا ہو کہ ہر شوقین رئیس جسکو گھوڑدوڑ سے ذوق ہو اُسکو خوشی سے اپنی سرکار مین جگہ دیگا -

سترھوان باب

لیجیے آپ کا یہ طفل دبستان جیتا

ادھر ڈینسنگ ماسٹر نے گھوڑدوڑ جیتی ادھر بذریعۂ تار ریڈلٹن کو تار روانہ کیا گیا مسٹر گریسین نے اپنے ایک اصطبل کے لڑکے کو پہلے ہی سے تار گھر بھیجدیا تھا کہ جیسے ہی تار آوے وہ لیکر اُس تک پہونچائے یہ لڑکا تار لیے ہوے گھوڑ ادوڑاتا ہوا دور سے آتا نظر آیا اور سامنے آتے ہی نہایت خوشی کے لہجہ مین بولا -
مالک مبارک ہو ہمارا گھوڑا جیت گیا وہ اول ہوا اور ریش رینجر کا نمبر دوسرا اور پھبروج کا تیسرا آیا -
اور یہ کہکر تار کا زرد لفافہ اُس نے مسٹر گریسین کے سامنے پیش کیا دل مین تو وہ ضرور خوش ہوا مگر لاپرواہی سے اُسکو کھول کر پڑھنے لگا -
البتہ ڈوبی کی خوشی کی اُسوقت انتہا نہ تھی اور آخر اُسکو وہ چھپا نہ سکی اور بول ہی اُٹھی -
ڈوبی - ابا جان آپ کا خیال صحیح ہو آپ نے اکثر فرمایا تھا اور فرماتے ہین کہ وہ گھوڑا نہایت کام کا ہو اور جب اپنے دل پر رکھے گا تو کسی سے پیچھے نہ رہے گا اور وہ لڑکا فارسٹ کل اصطبل کے لڑکون سے اچھا ہو -
یہ سُننا تھا کہ مسٹر گریسین کے تیور پر بل آگیا اور بولے کیا بکتی ہو چھوکری یہ مین نے

کب کہا تھا کہ وہ سب لڑکون سے اچھا ہی مین نے یہ البتہ کہا تھا کہ بہ نسبت اَور
لڑکون کے وہ اس گھوڑے ڈینسنگ ماسٹر سے اچھا کام لے سکتا ہی۔
ڈوبی - خیر یہی سہی لیکن جم فارسٹ کے حق مین تو یہ کامیابی بہت اچھی ہوئی خصوصًا
اس بڑی گھوڑدوڑ مین جسمین دو ہزار کا مقابلہ تھا۔
مسٹر گریسن - یہ سچ ہی اور اس جیت کی خوشی مین مین تمکو ایک نیا جوڑا کپڑا اسکو دونگا
اور اگر فارسٹ نے اس موسم مین ایک یا دو گھوڑدوڑ اور جیتی تو اُسکے ساتھ بھی مین
سلوک کرونگا۔
اسکے بعد مسٹر گریسن نے جو ایک نہایت مُمسک شخص تھا اپنی زوجہ کو حکم دیا کہ
اس خوشی مین وہ ریڈلٹن کے کُل لوگون کی دعوت کرے اور عمدہ عمدہ شراب منگوالائے
الغرض کُل گانؤن مین اس نامی گھوڑدوڑ کی جیت کی خوشی تھی اس جیت نے
سال گزشتہ کی بابت جو نقصان ہوا تھا اُسکی صرف خانہ پُری ہی نہین کی بلکہ
اُسکا المضاعف اصطبل کے سال دو سال کے خرچ کیواسطے روپیہ دلا دیا تھا
اور ہر شخص فخر کر رہا تھا کہ اُسکے اصطبل کے ایک لڑکے نے یہ معرکہ جیتا ہے اور
مسٹر گریسن اپنی خودداری و متانت کی وجہ سے اُسکو ظاہر نہ ہونے دیتے تھے
لیکن اُنکے دل مین فارسٹ کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہوگئی تھی اور اصطبل کے
دوسرے سائیسون کی نظر مین تو وہ نہایت معزز و ممتاز ہوگیا تھا اور وہ سب
اب اُسکو چابک سوار سمجھتے تھے نہ کہ سائیس۔ اسقدر جلد اصطبل مین داخل ہوکر
نام پیدا کرلینا ہر شخص کا کام نہین ہی یہ ایک بات منجانب اللہ تھی۔
اب ریڈلٹن مین ہر شخص منتظر تھا کہ بیٹلی مع اپنے گھوڑون اور آدمیون کے
جلد واپس آئے مگر یہ ابھی ممکن نہ تھا اور وہ دو تین دن اور نہین آسکتا تھا کیونکہ
اُسکے ساتھ دو تین گھوڑے اور گئے تھے اور اُنکو بھی اُنکی حیثیت کے موافق کم و بیش
مقدار کی بازیون پر دوڑانا تھا۔ لیکن ڈینسنگ ماسٹر کے بازی جیتنے کی خبر آنے کے
دوسرے دن مسٹر انسٹن کا ایک خط مسٹر گریسن کے نام آیا جسکا مضمون پڑھ کر
وہ حیران ہوگئے۔
خط کی عبارت حسب ذیل تھی:-

مین تمکو تمھاری خوش قسمتی کی مبارکباد دیتا ہون - اگر تم میری صلاح مانو تو اب اپنے اس گھوڑے کو جدا کر ڈالو کیونکہ اب وہ تمھارا ہی - سرمارماڈک مارٹنڈل مجھسے پوچھتے تھے کہ کیا وہ گھوڑا جدا کیا جائیگا اور وہ ڈیسنگ ماسٹر کو نہایت تیز رفتار گھوڑا سمجھتے ہین کیونکہ اُنکے دوجا نوروں کو اس نے مات دی ہی یہ بہت اچھا موقع اُسکے بیچنے کا ہی دوسری بات یہ ہی کہ تم اُس لڑکے فارسٹ کو فوراً اپنے یہان سے جدا کردو اُسکی نسبت جو معلومات مجھکو حاصل ہوے ہین وہ مجھکو اجازت نہین دیتے ہین کہ مین اُسکو ایک ایسے اصطبل مین رہنے کی اجازت دون جس سے میرا تعلق ہو گو تمھارے خیال مین وہ کیسا ہی ہو - مسز گریسین اور مس ڈوبی کو میرا سلام -

تمھارا خالص دوست گوتھ برٹ السٹن -

خط پڑھ کر مسٹر گریسین بہت متوحش ہوے اور کہنے لگے آخر یہ معاملہ کیا ہی اور مسٹر السٹن کو اس لڑکے فارسٹ کی نسبت کیا ایسی بات معلوم ہوئی ہی کہ وہ حکم دیتے ہین کہ یہ لڑکا اُنکے اصطبل مین نہ رکھا جائے - وہ تو کہتا تھا کہ اس سے پہلے اُس نے کسی دوسرے اصطبل مین نوکری ہی نہین کی -

ڈوبی - مگر مجھکو یقین ہی کہ ابا جان آپ اُس غریب کے حق مین ناانصافی نہ کرینگے اُس نے ابھی ابھی اپنی اعلیٰ درجہ کی خدمات کا اظہار کیا ہی مین نے اکثر آپ کو اس گھوڑے کے بدمزاج ہونے کا ذکر کرتے سُنا ہی اور اُسکو اُسنے ایسا سیدھا کرلیا ہی کہ ڈیسنگ ماسٹر نے نیو یارک کی ایسی بڑی گھوڑ دوڑ کو جیت لیا -

مسٹر گریسین - کیا ناسمجھی کی باتین کر رہی ہو - مین اسمین کیا کر سکتا ہون جب ایک ایسے شخص کا حکم ہی جو اس اصطبل کی ملکیت مین ایک بڑا حصہ رکھتا ہی تو بھلا اُسکی حکم عدولی کیسے ممکن ہی - اور جس نوکر کے نکال دینے کا وہ حکم دے وہ پھر کیسے رکھا جا سکتا ہی -

ڈوبی کو اپنے عاشق صادق کی نسبت ایسے کلمات جسمین اُسکی شان مین نوکر اور لونڈے کے سے بھونڈے الفاظ استعمال کیے جائین نہایت شاق تھے مگر وہ کیا کر سکتی تھی اُسکو گریڈل کی اس اصطبل سے جدائی صرف اسوجہ سے شاق

تھی کہ گا ہے ماہے جو وہ اُسکو دیکھ لیا کرتی تھی اور تبادلہ خیالات کر لیتی تھی اَب اُسکا موقع نہ ملے گا۔ اور اسکا تو اَب اُسکو اندیشہ باقی ہی نہ تھا کہ اگر یہان سے وہ نکال دیا جائیگا تو اُسکو کہین دوسری جگہ نوکری نہ ملے گی کیونکہ وہ نیویارک کی گھوڑدوڑ جیتنے کی وجہ سے خوب سمجھتی تھی کہ اب وہ جس گھوڑدوڑی اصطبل مین جائے گا چابک سوارون مین بھرتی ہو جائے گا۔

ادھر مسٹر گریسن ایک عرصہ تک مسٹر السٹن کے خط کے مضمون کو پڑھ کر اپنے دل مین طرح طرح کے خیالات دوڑاتے رہے اور آخر مین اُنھون نے یہ فیصلہ کیا کہ السٹن کی تعمیل حکم مین اس لڑکے کا جدا کردینا ضروری ہو لیکن اُسکی خدمات کا صلہ اُسکو کچھ ضرور ملنا چاہیے اور کم سے کم بیس پونڈ اس گھوڑے کی جیت کا انعام تو ضرور ہی اُسکو دینا چاہیے۔ اور اُسکی سفارش کسی دوسرے اصطبل مین کردینا مناسب ہی۔

دو چار روز کے بعد بٹلر اور فارسٹ گھوڑون کو لے کر نیویارک سے واپس آئے ڈیننگ کاسٹر کے جیتنے کے بعد بٹلر نے اور چھوٹی چھوٹی بازی کی گھوڑدوڑ مین بھی جم فارسٹ کو اپنے دوسرے گھوڑون پر سوار کیا تھا اور اُسکو بھی جم فارسٹ نے جیت لیا تھا جس سے مسٹر السٹن کا غصہ اور بھی بڑھ گیا تھا اور اُس نے بٹلر کو وہین حکم دیدیا تھا کہ اَب آیندہ کسی گھوڑے پر وہ سوار نہ کیا جائے۔

بٹلر نے یہ سب حال مسٹر گریسن سے کہا اُنھون نے کہا ہان وہ کسی وجہ سے خدا واسطہ فارسٹ سے ناراض ہی اور مجھکو بھی اسکی بابت لکھا ہی۔

اُسکے بعد اُس نے فارسٹ کو بلا کر نہایت مہربانی کے لہجہ مین کہا کہ بیٹا مین تمکو تمھاری اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہون اور تم سے بہت خوش ہون اگر تم اسیطرح دل لگاکر سواری کی روز بروز مشق بڑھاتے رہوگے تو چند روز مین اچھے اور مشہور شہ سوار ہو جاؤگے اور اپنی سواری کی نسبت تو اسی گھوڑدوڑ سے مشہور ہو گئے اخبارون کے کالم کے کالم تمھاری تعریف مین سیاہ کیے گئے ہین اور ہر شخص کی زبان پر تمھاری ہی تعریف ہی تمھاری سواری کیواسطے مین ایک یابو تمکو دیتا ہون اسپر تم سوار ہوا کرو۔"

اور یہ کہکر پانچ پانچ پونڈ کے چار نوٹ مسٹر گریسن نے فارسٹ کو دیے اور کہا کہ یہ تمھارا انعام ہی اور یہ صرف میری طرف سے ہی اور مجھکو یہ نہین معلوم ہوا کہ مسٹر السٹن نے بھی تمکو کچھ انعام دیا یا نہین۔

جم فارسٹ۔ جناب اُنھون نے انعام دینا تو درکنار مجھکو زبانی شاباشی بھی تو نہین دی

مسٹر گریسن۔ اس سے بھی زیادہ انعام اُنھون نے تمکو دیا ہی اُنکا نہایت تاکیدی حکم تمھاری موقوفی کی نسبت آیا ہی اور مین اُسکی تعمیل کرنے پر مجبور ہون۔ لیکن یہ بات میری سمجھ مین نہین آتی کہ وہ تم سے کیون خلاف ہوگئے ہین۔

جم فارسٹ۔ جناب اسکو آپ نہین سمجھ سکتے مگر مین سمجھتا ہون اُنکی ناراضی یہان اور وہان پر موقوف نہین ہی وہ میری ذات کے ساتھ ہی اور مین جہان جاؤنگا وہان وہ میرے ساتھ جائیگی اور نوکری کی بابت اب مجھکو کچھ زیادہ فکر نہین ہی آپ کی اس عنایت کا اور نیز اس عطیہ کی نسبت جو آپ نے مجھکو بطور انعام عنایت فرمایا ہی مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون اور اُسکے ساتھ ہی میری یہ درخواست آپ سے نہایت عجز کے ساتھ ہی کہ جب تک مین اپنا سامان سفر مہیا کرسکون مجھکو یہان رہنے کی اجازت دیجائے۔

مسٹر گریسن۔ شوق سے جب تک تم یہان رہنا چاہو رہ سکتے ہو مجبوراً نوکری سے مین نے تمکو جواب دیدیا ہی لیکن مین تمکو نکالتا نہین ہون۔

چندروزہ قیام کی اجازت گریڈل نے صرف اس غرض سے مسٹر گریسن سے حاصل کی تھی تاکہ وہان سے جانے کے قبل وہ اپنے دل کی پیاری ڈوبی سے مل سکے۔ ڈوبی بھی اُسکی ملاقات کی مشتاق تھی یہ ضرور ہی کہ اُسکو یہ سُنکر کہ گریڈل کے ساتھ انصاف نہین کیا گیا اور اب اُسکو چندروز کے بعد اُسکے باپ کا اصطبل چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر ایک کو دوسرے کا دیدار دیکھنا مشکل ہو جائیگا۔ انتہا درجہ کا صدمہ ہوا تھا اور اُس صدمہ نے اُسکو چند گھنٹون تک اپنے کمرے سے نکلنے کی اجازت نہین دی لیکن جب اُسکا رنج کچھ کم ہوا تو وہ اپنے عاشق سے ملنے کی غرض سے مقام مقررہ پر آئی اور گریڈل بھی وہان پہونچ گیا اور دونون مین رازونیاز کی باتین ہونے لگین۔

ڈوبی نے اُسکو گھوڑ دوڑ کی کامیابی پر نہایت گرمجوشی سے مبارکباد دی اور پھر اُسکے ساتھ جو ناگوار سلوک کیا گیا تھا اُس سے اپنی نفرت ظاہر کرکے اُسکو صلاح دی کہ اب وہ جا کر نیو یارک مین قیام کرے کیونکہ گھوڑ دوڑ جیتنے کی وجہ سے اُسکی شہرت ہوگئی ہی اور لوگ اُسکو جان گئے ہین اسوجہ سے اب نوکری تلاش کرنے مین اُسکو دقت نہ ہوگی بلکہ نوکری خود اُسکو تلاش کرے گی۔

گریڈل۔ مین اس گھوڑے کا نہایت مشکور ہون اُس نے شروع مین جسقدر تکلیف مجھکو دی تھی اُس سب کا عوض اُس نے اس گھوڑ دوڑ کو جیت کر مجھکو دے دیا۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ مسٹر اسٹن نے میری بابت تمھارے والد کو کیا لکھا ہی۔ کیا میری چابک سواری کا انعام یہی تھا جو مجھکو اسوقت ملا ہی۔

ڈوبی۔ اُس نے تمکو پہچان تو ضرور لیا ہی اور اسی وجہ سے اُس نے تمھارے ہٹا دینے کا حکم دیا ہی لیکن اور کوئی بات تمھاری بابت نہین لکھی نہ خط مین اسکا ذکر کیا ہی کہ تم اصل مین کون ہو۔

گریڈل۔ بہتر ہی۔ پھر مین ابھی اپنے اسی نام جیمس فارسٹ مین چار پانچ برس اور بسر کرونگا۔ اور تم جیسی صلاح دیتی ہو مین نیو یارک ہی مین جا کر قیام کرونگا۔ وہان اکثر رئیس مجھکو جان گئے ہین کوئی نہ کوئی چابک سواری مین جگہہ دے ہی دیگا لیکن یہ ممکن نہین ہی کہ عرصہ تک مجھکو کوئی پہچان نہ سکے ایک نہ ایک دن میری قلعی کھل ہی جائیگی۔

ڈوبی۔ یہ تو ظاہر ہی لیکن مین اپنے خیال سے نہین کہتی بلکہ تمھارے اور تمھاری مان اور بہن کے رتبہ اور عزت کا خیال کرکے کہتی ہون کہ اگر ابھی تمھارا راز نہ کھلتا تو اچھا تھا لیکن مشکل تو یہ ہی کہ جسطرح ایک حسین آدمی کی طرف لوگون کی نگاہین جلد اُٹھ جاتی ہین اور اُسکے حسب و نسب کو لوگ جلد دریافت کر لیتے ہین اُسی طرح میدان گھوڑ دوڑ مین ہوشیار و چابکدست چابک سوار کا حال ہوتا ہی اور لوگ اُسکا پتہ لگانے کی کھوج مین ہو جاتے ہین۔

گریڈل۔ یہ ضرور ہی لیکن مین تمھارا نہایت احسانمند ہون یہ کامیابی جو مجھ کو ہوئی ہی تمھاری بدولت اگر تم مجھکو اس نوکری کے قبول کرنے کی صلاح نہ دیتین

تو مین اسقدر جلد کسی دوسرے کام مین ہاتھ ڈال کر کامیابی حاصل نہین کرسکتا تھا اور انشاء اللہ ابھی اور کامیابی حاصل کرونگا نوکری جانے کا تو مجھکو کچھ غم نہین ہی یہان سے جاتے ہی کہین نہ کہین نوکر ہو جاؤنگا لیکن تمھاری جدائی کا سخت صدمہ ہی۔

ڈوبی۔ یہ سب واہیات باتین ہین جو لوگ اوائل عمر مین انگیج ہو جاتے ہین وہ ایسی ہی باتین کیا کرتے ہین۔

ایک آواز۔(دخل درمعقولات کرکے)۔کیا انگیج؟ یہ کیا کہا۔ڈوبی مجھکو اپنی ہی عزت کی قسم مین جاننا چاہتی ہون کہ یہ باتین تم کس سے کررہی ہو اور پھر اسوقت شام کی تاریکی مین نسبت کا ذکر اس آزادی سے ہو رہا ہی۔ کیون مس صاحبہ یہ کون تھا؟

یہ سُنتے ہی گریڈل تو بخیال ڈوبی کی بے آبروئی کے وہان سے چپکے ہی سے سرک گیا اور مسز گریسن برابر اصرار کرتی رہین کہ کسی طرح ڈوبی بتلائے کہ وہ کس سے باتین کرتی تھی۔

آخر کار ڈوبی نے تنگ ہو کر کہا "امان جان آپ بھی کیسی باتین کرتی ہین کوئی تھا مین اُس سے کچھ کہنا چاہتی تھی اسمین ہرج ہی کیا ہوا۔

مسز گریسن۔ بس! چھوکری اب زیادہ زبان نہ لڑا اور گھر مین جاکر کھانے کا سامان کر۔ اور اپنے باپ کو آنے دے دیکھون وہ تیرا فیصلہ کیا کرتے ہین کیا اصطبل کے ایک چھوکرے کو گھوڑ دوڑ جیت لینے سے یہ حق بھی حاصل ہو گیا کہ وہ اپنے مالک کی لڑکی کو بھی اپنے قابو مین کرلے؟۔

ڈوبی۔ اگر بے لوث بات کرنا بھی گناہ ہی تو مین ضرور خطاوار ہون لیکن اسمین بُرائی کیا ہوئی مین نے اسوقت فارسٹ کو جاتے دیکھ کر ضرور اُسکو مبارکباد دی تھی اور اُس نے جواب مین کہا تھا کہ ہان اس گھوڑدوڑ جیتنے کی وجہ سے اُسکے واسطے بہت سے روزی کے دروازہ کھل سکین گے اُسکے جواب مین مین نے یہ کہا تھا کہ کھل سکین گے یا کُھل گئے اور یہ کہنے چلی تھی کہ تم اپنے کو انگیج سمجھ لو۔

انگیج کا لفظ صرف منسوب ہی کے معنے مین نہین آتا بلکہ شادی اور نوکری دونون کے واسطے استعمال کیا جاتا ہی اور اسکو کچھ پڑھے لکھے ہی آدمی خوب سمجھ سکتے ہین۔

مسز گریسن - بس چپ رہ گستاخ بند رہا اور میرے سامنے سے دفان ہو۔
مسز گریسن ایک نہایت پاک باز اور نیک طینت عورت تھی کھانے کے وقت تک وہ چپ رہی اور کھانے کے بعد اُس نے اپنے کمرے کے قریب ہی ایک کمرے مین ڈوبی کو سونے کا حکم دیا۔

اور ڈوبی کے چلے جانے کے بعد اپنے شوہر سے اُسکی گریڈل سے باتین کرنیکا ذکر کرکے اس امر کا اندیشہ ظاہر کیا کہ گریڈل کہین اس لڑکی کو بھگا نہ لیجائے۔

مسٹر گریسن کو بھی گریڈل کی حرکت پر سخت غصہ آیا لیکن تھے وہ بھی منصف مزاج میز پر ہاتھ پٹک کر کہنے لگے مجھکو گریڈل سے ایسی امید نہین ہوسکتی وہ ایک اچھا لڑکا ہے اور چند روز مین وہ ایک مشہور چابک سوار ضرور ہو جائیگا لیکن اُس کے ساتھ ہی مین یہ پسند نہین کرتا کہ وہ میری لڑکی کو اپنے ساتھ منسوب کرنے کی کوشش کرے خیر اب اس معاملہ کو میرے اوپر چھوڑ دو مین صبح ہی کو اسکا بندوبست کردونگا اور فارسٹ سے کہدونگا کہ وہ کل ہی یہان سے چلا جائے۔

دوسرے دن صبح کو مسٹر گریسن نے جم فارسٹ کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ سُن لڑکے مین نے تجھکو ضرور اجازت دی تھی کہ جب تک تیرا کہین ٹھکانا نہ ہو یہان رہا کر لیکن اس موقع کو بھی تو نے اپنے کردار سے ہاتھ سے دیدیا اور اب مجھکو معلوم ہوا کہ تو محض میری لڑکی کی فکر مین ریڈ لٹن مین آیا تھا خیر اسکی نسبت اب مین کچھ اور کہنا مناسب نہین سمجھتا اب تیری خیریت اسی مین ہے کہ آج ہی شام تک یہان سے چلا جا اگر تو نے اپنا چال وچلن اچھا رکھا اور شراب خواری کی عادت نہ پیدا کی تو یہ ضرور ہے کہ تھوڑے دنون مین اچھی کامیابی اپنے پیشہ مین حاصل کریگا ایک بات کی مین اور نصیحت کرتا ہون کہ ابھی چھ سات برس تک کسی عورت سے کسی قسم کا واسطہ نہ پیدا کرنا۔ اور ریڈ لٹن مین ٹھہر کر ادھر کا چکر نہ لگانا۔

اٹھارھوان باب

مسٹر تھارندک کا کرکٹ کلب

جسوقت پارک مین دو ہزار والی گھوڑ دوڑ کی مبارک خبر پہونچی اور وہان کے لوگون کو معلوم ہوا کہ اُنکے شہر کے ایک مشہور تاجر کے بھائی کے اصطبل کا گھوڑا گھوڑ دوڑ مین کامیاب ہوا اور اُنکے اصطبل کے ایک لڑکے نے معرکہ جیت لیا تو وہ بہت خوش ہوے اور گلی گلی اُسکا تذکرہ ہونے لگا اصل یہ ہی کہ وہان کے لوگ بل گریسن سے نہایت راضی وخوش تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنی مسرت کا اظہار ایک دوسرے سے کہتے تھے حالانکہ ولیم گریسن کو وہ اچھا نہین سمجھتے تھے اور خوب جانتے تھے کہ رکن گھم کے خاندان کے تباہ کرنے مین اُسنے بھی حصہ لیا تھا۔ شدہ شدہ یہ خبر مس ایلن رکنگھم کے بھی گوش گزار ہوئی۔ اور وہ اسطرح سے کہ اُسکو مسٹر گریسن کی دوکان سے چند چھوٹی چھوٹی ضروری چیزین خرید نا تھین اُسکے لینے کیواسطے اور نیز مس ڈوبی کے دیکھنے کو وہ مسٹر گریسن کی دوکان مین گئی ہوئی تھی۔ دل مین تو وہ ڈوبی کی صورت سے جلتی تھی اور بات کرنا بھی پسند نہ کرتی تھی لیکن چونکہ وہ خوب جانتی تھی کہ اُسکے بھائی کا اگر کچھ حال کوئی شخص جانتا ہی تو وہ ڈوبی ہی اسوجہ سے اُسکے ملنے کی وہ زیادہ مشتاق رہتی تھی لیکن جسدن یہ دوکان مین گئی تھی اُسدن ڈوبی وہان موجود نہ تھی وہ ابھی ریڈ لٹن سے واپس بھی نہ آئی تھی۔ البتہ جسوقت وہ اپنی خواہش کے موافق کچھ اسباب خرید کر رہی تھی اُس نے لوگون کو یہ کہتے سُنا تھا کہ اس مرتبہ نیو پارک کی گھوڑ دوڑ نے ایک تین سال کے بچھڑے سے جم فارسٹ کی بدولت گھوڑ دوڑ جیت لی لیکن اس غریب کو یہ کیا خبر تھی کہ جم فارسٹ اور گریڈل اُسکا بھائی ایک ہی شخص ہی ورنہ کم سے کم وہ یہ تو سمجھ جاتی کہ اُسکا بھائی اندنون چابک سواری سے اپنی گزر بسر کر رہا ہی مگر جم فارسٹ کا نام اُسکے ذہن نشین اسطرح سے اسوقت ہو گیا کہ پھر آیندہ موقع پر جب کبھی اُس نام کو سُنا اُسکو فوراً خیال آگیا کہ اُس نے یہ نام پہلے کہان سُنا تھا۔

مس ایلن ابھی دوکان مین کچھ سودا لے ہی رہی تھی کہ وہان مسٹر تھارندک آ گئے اور اُنھون نے بھی گھوڑ دوڑ کا تذکرہ سُن لیا۔

مسٹر تھارندک۔ (بعد صاحب وسلامت) کیون مس صاحبہ! آپ یہ سُن کر کہ آپ کے شہر والون نے نیویارک کے لوگون کو خود اُنکے مقام پر نیچا دکھایا بہت خوش ہوئی ہونگی۔

مس ایلن۔ ہان خوشی کا مقام ہی ہو لیکن مین سمجھتی ہون کہ آپ کو گھوڑ دوڑ سے اسقدر دلچسپی نہ ہوگی جسقدر شکار سے ہو۔

مسٹر تھارندک۔ کیا کرون اپنے اس لباس کی شرم رکھنا ہو ورنہ دل سے تو مین گھوڑ دوڑ کو بہت پسند کرتا ہون اور اپنے شباب مین اُسکے دیکھنے کا بڑا ہی شائق تھا اب اگر گھوڑ دوڑ مین جاکر شریک نہین ہوتا لیکن اخبارون مین اُسکی کیفیت ضرور پڑھ کر اپنا دل خوش کر لیا کرتا ہون۔

مس ایلن۔ کیا اب اس سے بھی نگئے۔ آپ نے یہ مثل نہین سُنی کہ چور چوری سے جائے تو کیا ہیرا پھیری سے بھی جا سکتا ہو۔

مس ایلن مسٹر تھارندک کو ایسا نہین سمجھتی تھی جیسا کہ اب خود اُنکے بیان سے ظاہر ہوا وہ اُسکو ایک زاہد خشک اور بالکل پابند اصول مذہب سمجھتی تھی جسکی وجہ سے پادری لوگ لہو ولعب مین شریک نہین ہو سکتے۔

اسیوقت مسٹر تھارندک نے مس ایلن کو اپنی ٹی پارٹی کے واسطے جو آیندہ چہارشنبہ کو ہونے والی تھی مدعو کیا جسکو اس نے نہایت خوشی سے منظور کر کے وعدہ شرکت کیا۔

اُسکے بعد یہ دونون مسٹر گریسن کی دوکان سے باتین کرتے ہوے باہر نکلے اور اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے۔

جون کا نہایت خوشگوار اور فرحت بخش دن تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے دل ودماغ تازہ ہو رہا تھا آسمان پر ابر کا نام بھی نہ تھا اُسی سمان مین مس ایلن اپنے مکان سے نکل کر مسٹر تھارندک کی چاے کی پارٹی مین شریک ہونے کو چلین آج ہی گرجا کے احاطہ مین کرکٹ کلب افتتاح ہونے والا تھا اور اصل تو یہ ہی

کہ اُسی کی تقریب مین یہ پارٹی دی گئی تھی۔ یہان بھی ہر شخص کی زبان پر گھوڑ دوڑ کا ذکر تھا اور اُسکے ساتھ ہی جم فارسٹ کا نام تعریف و تحسین کے ساتھ لیا جارہا تھا لیکن ایلین کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ سب لوگ اُسی کے بھائی کی مدح سرائی کررہے ہین
جسوقت یہ اپنے میزبان کے یہان پہونچی اس نے دیکھا کہ پچاس مہمان سے کم وہان جمع نہین ہین جسمین سے گیارہ تو سربرآوردہ پادریون مین سے ہین اور باقی معزز ین شہر سے ہین یہ دیکھ کر اُسکی آنکھین کھل گئین اور یہ سمجھی کہ اُسکا میزبان واقعی نہایت ہر دل عزیز اور باوقعت شخص ہی۔
جب جلسہ دعوت برخاست ہو گیا اور یہ لوگ وہان سے نکلے تو مس ایلین نے مسٹر ونرنسفولڈ سے پوچھا کہ آخر اسکا کیا سبب ہی کہ مسٹر تھارندک کی طرف رجوعات زیادہ ہی۔
مسٹر ونرنسفولڈ۔ مسٹر تھارندک ایک مخیّر شخص ہین اور ہر شخص کی بقدر مقدرت خود دامے درمے قدمے سخنے مدد کیا کرتے ہین اسوجہ سے ہر دل عزیز ہو گئے ہین ابھی حال کا واقعہ ہی کہ ایک شخص نان شبینہ کو محتاج ہو گیا تھا اُسکی نوکری ایک کارخانہ مین ٹھہری تھی لیکن وہان تک جانے کو نہ اُسکے پاس زادراہ تھا اور نہ کپڑے مسٹر تھارندک نے اُسکا کُل سامان کردیا ہے جسکی وجہ سے عام لوگون کی رجوعات اُنکی طرف زیادہ ہو گئی ہی۔

اُنیسوان باب

نیویارک

جم فارسٹ اب نیویارک مین آکر رہنے لگا ہی اور یہان اُسنے اپنا کام بھی شروع کردیا ہی اور اُسکو اب شکایت کا کچھ موقع باقی نہین ہی اُسکے خود لوگ گاہک ہو چلے ہین اور اُسکی چابک سواری کی شہرت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہی دو ہزار کی گھوڑ دوڑ کا جیتنا اُسکی ناموری کا کافی ذریعہ ہو چکا تھا اور گو ابھی اُسکے پاس کام کم آتا تھا لیکن پھر بھی گذر بسر اُسکی بآرام ہونے لگی تھی۔
چھوٹی چھوٹی دو ایک گھوڑ دوڑون مین اُس نے اور بازیان جیت کر

لوگون کو اور بھی اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔

دو ہزار کی گھوڑ دوڑ جیتنے پر اُسکے عموزاد بھائی مسٹر السٹن نے جو اُسکو انعام نہ دیا تھا اُسکا اُسکو غم نہ تھا بلکہ وہ خوش تھا اور دل مین کہتا تھا کہ خوب خداوند تعالیٰ نے اُسکے احسان سے مجھکو بچایا۔

اور اس خوف سے کہ اُسکا بدن بھاری نہ پڑ جائے کہ وہ چابک سواری کے لائق نہ رہے وہ اکثر بلکہ روزمرہ کوسون پیدل ٹہلا کرتا تھا۔

ایک روز شام کے وقت ایک لمبی مسافت طے کرکے اپنے مکان کی طرف آرہا تھا کہ ایک سائیس نے اُسکو سلام کرکے کہا کہ کیا آپ ہی کا نام جم فارسٹ ہو۔

جم فارسٹ۔ ہان۔ تمھارا مطلب۔

سائیس۔ میرے آقا سر مارڈک مارٹنڈل صاحب نے آپ کو یاد فرمایا ہو وہ فنٹن لاج مین ٹھہرے ہوے ہین وہان وہ آپ سے شام کو ملنا چاہتے ہین۔

جم فارسٹ۔ اچھا بیرونٹ صاحب سے میری طرف سے دست بستہ آداب عرض کرکے کہدینا کہ شام کو مین بسروچشم حاضر ہونگا۔

الغرض شام کے وقت جم فارسٹ بیرونٹ صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا اُنھون نے اُسکو نہایت خاطر سے بٹھلایا اور ایک جام شراب پینے کو دیا اور اُسکے بعد اُس سے دریافت کیا کہ اگر کچھ ہرج نہ ہو تو مجھکو یہ بتلادو کہ تم ریڈ لنٹن کے اصطبل سے کیون چلے آئے۔

جم فارسٹ نے عرض کی کہ اسکی اصلی وجہ تو مین عرض کرنا مناسب وقت نہین سمجھتا اور مجھکو امید ہو کہ آپ اسکے واسطے مجھکو معاف فرمائینگے لیکن اسبات کا مین آپ کو یقین دلا سکتا ہون کہ کسی قصور کی وجہ سے مین وہان سے نکالا نہین گیا اور اگر مسٹر گریسن سے آپ بذریعہ تحریر دریافت فرمائینگے تو مجھکو یقین ہو کہ وہ میرے نیک چال وچلن کی تصدیق کرینگے۔

بیرونٹ۔ مجھکو اسکے دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہو اگر تم نے وہان کی ملازمت ترک کردی ہو تو اب تم میرے گھوڑون کی دیکھ بھال کرسکتے ہو یہان تمھاری سواری کے واسطے گھوڑون کی کمی نہین ہو۔

جم فارسٹ - حضور کا ارشاد بجا و درست ہی لیکن جبکہ حضور کے اصطبل مین ایک افسر چابک سواران مسٹر بلنگٹن موجود ہین -

بیرونٹ - اس سے کیا ہوتا ہی جو جانور اُسکے چارج مین نہین دیے گئے اُنپر تم سوار ہو سکتے ہو -

جم فارسٹ - مجھکو تعمیل حکم مین کچھ عذر نہین ہی اور حضور کی اس قدردانی کا مین شکریہ ادا کرتا ہون -

بیرونٹ - اچھا اپنا پتہ تم میرے داروغہ اصطبل مسٹر پایپ کو لکھا دو مین تمکو اطلاع دونگا کہ تمکو کب یہان آکر اپنا کام شروع کرنا چاہیے -

جم فارسٹ نے اپنا کارڈ مسٹر پایپ کو جو وہان موجود تھا جیب سے نکال کر دیدیا اور رخصتی سلام کرکے رخصت ہو گیا -

جم فارسٹ کے چلے جانے کے بعد بیرونٹ نے مسٹر پایپ سے خطاب کرکے کہا کہ جیسا مین سُنتا تھا ویسا ہی مین نے جم فارسٹ کو پایا اسکے شریف خاندانی ہونے مین اب مجھکو ذرا بھی شک نہین ہی اُسکا علم اخلاق اُسکی تہذیب اُسکی شایستگی اُسکا طرز تقریر وضع قطع اُسکو اول درجہ کا شریف اور تعلیم یافتہ ثابت کر رہی ہین - جیکی یعنی چابک سواری کی پوشاک مین اُسکی اصلیت چھپ نہین سکتی ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را می شناسم

مین نے یہ بھی سُنا ہی کہ جم فارسٹ محض ایک مصنوعی نام ہی اصل مین اسکا نام کچھ اور ہی اور یہ کسی اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا ہی - تم نے بھی کچھ سُنا ہی -

مسٹر پایپ - جی مین نے سُنا تو کچھ بھی نہین لیکن دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہی کہ جس کام مین وہ ہو اُس سے اُسکا مرتبہ ضرور بالاتر ہی لیکن حضور کو بلا جانچے اُسکو اسقدر منھ نہ لگانا چاہیے -

بیرونٹ - اگر مین نے اُسکو ایک شریف آدمی سمجھ کر اُس سے اسقدر باتین کین تو اسمین میری کسرشان نہین ہوئی - وہ اصل مین چابک سوار نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ اُس نے بچپنے سے سواری سیکھی ہی اور وہ ہر ایک گھوڑے پر سوار ہو سکتا ہی

دیکھو مین ڈینسنگ ماسٹر کو اگر ممکن ہوا تو خرید کرونگا وہ گھوڑا تند خو و خود سر ضرور ہی لیکن جم فارسٹ کی سواری مین خوب کام دیتا ہی دوسرا کوئی چابک سوار اُسپر سوار نہین ہو سکتا جب سے جم فارسٹ ریڈ لٹن کے اصطبل سے چلا آیا ہی کئی گھوڑ دوڑ مین اُس گھوڑے سے دوسرے گھوڑے نکل گئے اور اُس نے ایک بھی گھوڑ دوڑ نہین جیتی۔

مسٹر پایپ۔ تو کیا آپ کا ارادہ ہی کہ جب ڈینسنگ ماسٹر کو خرید فرمائین تو گھوڑدوڑ مین جم فارسٹ کو اُسپر سوار ہونے کا حکم دین اسمین بلنگٹن کی سخت دل شکنی اور توہین ہو گی۔

بیرونٹ۔ کیون جب ایک نیا گھوڑا اصطبل مین مع اُسکے اصلی سوار کے آتا ہی تو ایسی حالت مین بلنگٹن کو کوئی حق اُسپر سوار ہونے کا نہین ہی اور نہ اُسمین کوئی اُسکی توہین ہی۔ بلنگٹن اپنے گھوڑون پر سوار ہو گا اور ڈینسنگ ماسٹر کو وہ خود اگر عقلمند ہی خوشی سے جم فارسٹ کے چارج مین رہنے دیگا جسکی رانون کو گھوڑا خوب پہچانتا ہی

مسٹر پایپ۔ یہ صحیح ہی لیکن بلنگٹن اس دل و دماغ کا آدمی نہین ہی کہ وہ سمجھ سکے کہ اُس سے بڑھکر کوئی دوسرا شخص کسی گھوڑے سے کام لے سکتا ہی اور اُسپر کیا موقوف ہی جتنے نامی چابک سوار ہین وہ اپنے سامنے دوسرے کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے گو وہ اُن سے کیسا ہی شہ سوار ہو۔

بیسوان باب

ایک قانونی گرفت

مسٹر رسٹن ایک روز اپنے دفتر مین بیٹھے ہوے کاغذات اُلٹ پلٹ رہے تھے کہ اُسمین اُنکو ایک بنڈل کاغذ کا ایسا ملا کہ اُسکو دیکھکر وہ خوش ہوگئے اور کہنے لگے کہ شاید ان بلون کی مسٹر السٹن کو خبر نہین ہوا اور مسٹر گریڈل بھی اس سے ناواقف مین ورنہ وہ ایسی مایوسی کے کلمات مجھ سے نہ کہتے۔ مین اب کیا کرون کیا مسٹر السٹن پر بلا مسٹر گریڈل کی اجازت حاصل کیے مقدمہ دائر کر دون۔ نہین۔ بہتر یہ ہی کہ پہلے مین اُنکو اطلاع دیدون گو رخصت ہوتے وقت وہ مجھ سے کہ گئے تھے کہ جو تم سے

ممکن ہو میری ماں و بہن کی بھلائی و فائدہ کی صورت نکالنا اور مین اپنی فکر خود کر لونگا لیکن تاہم مجھکو لازم ہی کہ ان بلون کی اطلاع اُسکو دیدون اُسکا پتہ مجھکو معلوم نہین خیر مین اُسکی ماں سے دریافت کرتا ہون۔

مسٹر رسٹن نے اب ایک خط مسز راکنگھم کو اس مضمون کا لکھا کہ مجھکو مسٹر گریڈل سے کچھ مشورہ کرنا ہی آپ مجھکو اُنکے اڈریس سے مطلع فرمائیے۔

اس خط کے جواب مین مس ایلین نے رسٹن کو لکھا کہ جسطرح آپ کو میرے بھائی کا اڈریس نہین معلوم اُسی طرح ہمکو بھی خبر نہین کہ وہ کہان ہین اور کیا کرتے ہین اور آپ سے زیادہ ہم خود اُنکے حالات کے دریافت نہ ہونے سے پریشان ہین

اس جواب کے لکھنے کے بعد مس ایلین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ میرے بھائی کا پتہ اگر معلوم ہی تو صرف ایک چھوکری کو لیکن وہ بتلائے گی کیون خیر مجھکو کوشش کرنا چاہیے اس خیال سے مس ایلین فوراً مسٹر گریسین کی دوکان پر گئی اور مسٹر گریسین سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مس ڈوبی بالاخانہ پر ہی۔

مس ایلین نے مسٹر گریسین سے کہا کہ ذرا مس ڈوبی گریسین کو آپ بلادین مین اُن سے کچھ باتین کرنا چاہتی ہون۔

مسٹر گریسین بالاخانہ پر گئے اور ڈوبی سے کہا کہ تم سے مس راکنگھم ملنے کو آئی ہین۔

ڈوبی اپنا کام چھوڑکر فوراً نیچے آئی اور یون ہم کلام ہوئی۔

ڈوبی۔ مین نے سُنا ہی کہ آپ نے مجھکو یاد فرمایا ہی اور آپ مجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتی ہین۔

ایلین۔ مس گریسین یہ تو تم ضرور سمجھ گئی ہوگی کہ مین تم سے کیا دریافت کرنے کو آئی ہون دیکھو ہم نے عرصہ سے اپنے بھائی کی خیر و عافیت نہین سُنی اور نہ اُنکا ہمکو پتہ معلوم ہی اور اُنکا وکیل اُن سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہی جو بہت ضروری ہی اور تمکو میرے بھائی کا پتہ معلوم ہی اور تم یہ جانتی ہو کہ وہ کہان ہی اور کیا کرتا ہی۔

ڈوبی۔ ہان یہ مین ضرور جانتی ہون کہ وہ اسوقت کہان ہی اور کیا کرتا ہی اور مین نہایت خوشی سے تمکو بتلا سکتی ہون کہ اُس نے جو کام شروع کیا ہی وہ کچھ بُرا نہین ہی۔

مس ایلین۔ آخر وہ کیا کام کرتے ہین۔
ڈوبی۔ مجھکو اسکے بتلانے کی اجازت نہین ہی۔
مس ایلین۔ کیا اُسکی مان و بہن کو بھی بتلانے کی ممانعت ہی۔
ڈوبی۔ اسمین کوئی استثنا اُس نے نہین کیا اور مجھ سے اُس نے قسم لے لی ہی کہ مین اُسکا حال ابھی کسی سے نہ بتلاؤن۔
مس ایلین۔ تم نے گریڈل سے ایسا عہد تو نہ کیا ہوگا۔ اچھا کوئی ایسی جگہ ہی کہ مین تم سے تخلیہ مین کچھ باتین کرسکون۔
ڈوبی۔ ہان آپ میرے ساتھ بالاخانہ پر میرے کمرے مین چلیے وہان ہماری باتین کوئی دوسرا نہ سُن سکے گا۔

یہ کہکر ڈوبی مس ایلین کو بالاخانہ پر لی گئی اور ایک کرسی دیکر اُس سے کہا کہ بسم اللہ تشریف رکھیے۔
مس ایلین۔ کیا تم اسوقت تک اسپر مضبوط ہو کہ میرے بھائی کا حال مجھسے نہ بتلاؤ۔
ڈوبی۔ (سر ہلاکر)۔ ہان۔
مس ایلین۔ اگر تم مجھکو اُسکا پتہ بتلادو تو پھر مین تم سے کوئی سوال نہ کرون۔ اور جو کچھ مجھکو پوچھنا ہوگا اُسی سے پوچھونگی۔
ڈوبی۔ مس رائنگھم مین اُسکا پتہ تمکو بلا اُسکی اجازت نہین بتلا سکتی لیکن اگر تم ایسا چاہتی ہو تو مین اُسکو لکھکر اسکی اجازت حاصل کرونگی اور اگر وہ مجھکو اجازت دیدیگا تو مین بلا عذر تمکو اُسکا پتہ بتلادونگی اور اُسکو مین یہ بھی لکھدونگی کہ اُسکا وکیل اُس سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہی اسوجہ سے آپ مجھ سے اُسکا پتہ دریافت کرتی ہین۔
مس ایلین۔ تم مجھ سے یہ بتلا سکتی ہو کہ آخر تم اسقدر اُس سے کیون دلچسپی رکھتی ہو آخر ہی کیا معاملہ ذرا اپنے دل مین خیال توکرو کہان تم کہان وہ۔ اور اُس نے آخر کیون تمپر اتنا اعتبار کیا ہی۔

یہ سُنکر ڈوبی کے رُخسارے سُرخ ہوگئے لیکن اُس نے اپنے غصہ کو روک کر نہایت نرم آواز سے کہا۔

ڈوبی ۔ یہ مین نہین سمجھ سکتی کہ ایک آدمی مجھپر کیون اعتبار کرتا ہو یہ البتہ مین کہسکتی ہون کہ مین آپ کے بھائی کو اچھی طرح سے جانتی ہون اور اُنکو کچھ تو مجھپر اعتبار تھا جو اُنھون نے مجھکو اپنا پتہ بتلایا ہو جو کسی دوسرے کو وہ ابھی بتلانا نہین چاہتے

مس ایلن ۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان ۔ مین جو پوچھتی ہون اُسکا جواب صاف تم نہین دیتی ہو اور اُسکو ٹال رہی ہو اور اب مجھکو مجبورًا پھر اُس انگوٹھی کی یاد دلانی پڑی جو ایک لڑکے نے ناسمجھی سے ایک لڑکی کو دیدی ہی اگر اُسکی وجہ سے وہ لڑکی مغرور ہو جائے تو اُسکی غلطی ہی ۔

ڈوبی ۔ (تیوری چڑھاکر) ۔ یہ آپ نے کیا کہا ۔ آپ کو کیا معلوم کہ میرے اور آپ کے بھائی کے تعلقات کیسے ہین ۔

مس ایلن ۔ وہ چاہے کیسے ہی اچھے ہون لیکن تمھارے حق مین زہر ہین ۔

ڈوبی ۔ اب دیکھیے آپ بہت بڑھتی جاتی ہین اور مین برابر طرح دیتی جاتی ہون اگر اب مین کچھ کہونگی تو آپ رو دینگی لیکن نہین مین آپ کے بھائی کے خیال سے کچھ نہ کہونگی ۔

مس ایلن ۔ شاید ایسا ہی ہو لیکن اتنا مین اور بتلائے دیتی ہون کہ اگر گریڈل اپنی حماقت سے تمھاری ایسی مرتبہ کی عورت سے شادی کریگا تو عورت کی خرابی لگ جائیگی ۔

ڈوبی ۔ (از راہ شرارت) ۔ جی ہان مین نے لارڈ برٹیج کا قصہ پڑھا ہو اُسکی ایام مصیبت اور ادبار کے دن ایک غریب مگر شریف زادی ہی کی وجہ سے جو دیکھنے مین اُس سے نہایت ہی کم مرتبہ تھی مبدل بہ عشرت ہو گئے تھے ۔

مس ایلن ۔ ضرور لیکن مین نے ایک بادشاہ کا بھی قصہ دیکھا ہو جس نے ایک ٹکر گدی سے شادی کی تھی اور اُس لڑکی نے لالچ مین آکر اپنی عصمت فروشی بادشاہ کے ہاتھ کی تھی مگر یہان تو یہ بھی نہین ہو تم نے یہ سن ہی لیا ہوگا کہ ہملوگ بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہین ۔ اور لارڈ برٹیج کا کیا ذکر کرتی ہو اُسکی غریب منکوحہ اپنے مرتبہ کا بوجھ کب اُٹھا سکی تھی اور شادی کے بعد محض اسوجہ سے کہ اعلی درجہ کی سوسائٹی کی قواعد سے وہ ناواقف تھی بڑے آدمیون سے

ملنے جلنے مین اُسکو تکلیف ہوتی تھی۔ ع۔

پرستار زادہ نہ آید بکار

دیکھو مس گریسین تم صرف خاندان کے لالچ سے یہ شادی کرتی ہو نہ کہ جائداد کی
مس ڈوبی گریسین۔ دیکھو مس رکنگھم یہ باتین اچھی نہین آخر تم کیون ایسی باتین کرتی ہو
جبکہ تمکو ابھی یہ نہین معلوم کہ میرے اور تمھارے بھائی کے درمیان مین کیا عہد و
پیمان ہوا ہی اور اُسکو تم میری زبان سے تو کبھی نہ سنو گی۔ بہت اچھا مین آپکا
پیام اُسکو پہونچا دونگی اور اب مین سمجھتی ہون کہ آپ کو مجھ سے اور کچھ زیادہ کہنا
سُننا نہین ہی۔

یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور مس راکنگھم کیواسطے اُسنے جانے کا راستہ صاف
کردیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اَب اپنی میزبانہ کا زیادہ قیام اپنے
مکان مین پسند نہین کرتی۔

آخر مس ایلین کو وہان سے اُٹھ کر چپکے سے چلے جاتے ہی بنا اور نہایت ہی
تنگ دل ہوکر وہ وہان سے چلی گئی اور اُسکو کچھ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ آخر کس
وجہ سے گریڈل نے ڈوبی کو اپنے رشتۂ عقد مین لانا پسند کیا ہو اور یہ کہ وہ اسوقت
کس حالت مین اور کہان ہو اور اُسکی ظاہری حالت مس گریسین سے اچھی ہی یا بُری
اگر یہ اُسکو معلوم ہو جاتا تو شاید شرم سے اُسکی گردن ڈوبی کے سامنے پھر نہ اُٹھ سکتی
لیکن ڈوبی ایسی تنگ ظرف نہ تھی کہ وہ اُسکا اظہار کرتی۔

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

اکیسوان باب

جولی کی گھوڑ دوڑ

اس سے پہلے اسکوٹ مین گھوڑ دوڑ ہوئی تھی اور سر مارماڈک کو اُسمین بھی
جیساکہ چاہیے کامیابی نہ ہوئی تھی اور لوگون کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ دو مرتبہ ابی
اور اسکوٹ کی گھوڑ دوڑون کی وجہ سے بہت زیر بار ہو گئے ہین مگر تاہم خود

ہمت نہین ہارے اور جولی کی گھوڑدوڑ کیواسطے پھر اپنے گھوڑون کو تیار کرنے کا حکم دیا ہو اور گھوڑے ٹر ین ہونا شروع بھی ہوگئے ہین اتفاق وقت سے انکے اصطبل کا جوجیکی تھا وہ ٹرین کرنے مین ایک گھوڑے پر سے گرا اور اُسکی ہنسلی اُتر گئی مسٹر پاییس داروغہ اصطبل گھبرایا ہوا اپنے مالک کو خبر کرنے آیا۔

پاییس حضور غضب ہوگیا بلنگٹن فلائی پر سے گر پڑا اور اُسکی ہنسلی آتر گئی اِس گھوڑدوڑ مین تو وہ اب کام نہین دیسکتا۔

بیرونٹ ۔ اُسکی ہڈی تو نہین ٹوٹی۔

داروغہ ۔ ہڈی تو نہین ٹوٹی لیکن وہ اسقدر چوٹ کھاگیا ہو کہ ہفتون مین کہین جاکر اچھا ہوگا

بیرونٹ ۔ یہی تم اُسکی تعریف کیا کرتے ہو ٹرینگ کی حالت مین جب وہ گھوڑے پر سنبھل نہ سکا تو گھوڑدوڑ کے وقت اُس سے کیا امید ہوسکتی ہو۔

داروغہ ۔ اسمین اُسکا کچھ قصور نہین ہو فلائی پر وہ سوار تھا اور اٹالنتا پر ایک دوسرا لڑکا بیٹھا ہوا تھا اُس سے وہ سنبھل نہ سکا اور چراغ پا ہوکر وہ فلائی پر آ پڑا اور اپنی ٹاپ بلنگٹن کے اوپر رکھ دی جسکے صدمہ سے اُسکی ہنسلی اُکھڑ گئی اور وہ نیچے آرہا۔

بیرونٹ ۔ خیر کچھ بھی ہوا وہ اب سواری کے لائق نہین ہو اچھا ہوا کہ مین نے اُس لڑکے فارسٹ کو روک لیا ہو ورنہ اسوقت دقت ہوتی۔

داروغہ ۔ یہ حضور کا فرمانا صحیح ہو لیکن میری راے ناقص مین ایک ناتجربہ کار لڑکے کو ایسی بڑی گھوڑدوڑ مین محض اس خیال سے کہ اُس نے دو ہزاری گھوڑدوڑ کو جیت لیا تھا گھوڑون پر سوار کرنا خلاف مصلحت ہو۔

بیرونٹ ۔ (بگڑ کر)۔ آپکی مصلحت کا کچھ علاج نہین ہو اب گھوڑدوڑ کا زمانہ ہی کتنا باقی رہ گیا ہو اس درمیان مین مین کسکو بلا سکتا ہون اور کون آئے گا سب ہی کہین نہ کہین روک لیے گئے ہونگے۔ اور فارسٹ کو تم ناتجربہ کار نہ سمجھو۔ دو ہزارہ گھوڑدوڑ کا کیا ذکر ہو ابھی یارک اور آسکوٹ مین تمھارے لعل سوار بلنگٹن کو اسی لڑکے نے شکست دی تھی یا کسی اور نے بس اب جو مین حکم دیتا ہون اُسپر عمل کرو۔

پلنگٹن کے چوٹ کھا جانے کی خبر عام ہوگئی اور شدہ شدہ یارک مین بھی جا پہونچی مسٹر پیرسین اور اسٹن وہین تھے اور اپنے گھوڑون کو سر مار ماڈک کے گھوڑون کے مقابلہ کو تیار کر رہے تھے اُنھون نے جب یہ خبر سُنی تو بہت خوش ہوے اور اپنے دل مین خیال کرنے لگے کہ اب بیرونٹ کو نہ کوئی اچھا جاکی ملے گا اور نہ اُسکے گھوڑے جیت سکین گے اور اس خبر کی تصدیق کو اسٹن فوراً نیو یارک مین آیا اور یہان ہر چند اُس نے دریافت کرنا چاہا کہ پلنگٹن کی جگہ اب کون بیرونٹ کے گھوڑون پر سوار ہوگا لیکن اُسکو کچھ پتہ نہ لگا مجبور ہو کر وہ یارک کو لوٹ گیا اور پھر وہان سے اپنے گھوڑون کو لے کر گھوڑ دوڑ کی تاریخ مقررہ سے دو دن پہلے نیو یارک مین واپس آگیا ادھر عین گھوڑ دوڑ کے دن بایبس داروغہ اصطبل نے جم فارسٹ کو ہدایت کی کہ دیکھو آج تمکو دو گھوڑون فلائی اور اٹلینٹا پر سوار ہونا ہی خبردار رہو جاکو اور بہت سی ہدایت کین جسکے جواب مین جم فارسٹ نے اپنی باتون سے اُسکا اطمینان کر دیا۔

جم فارسٹ کے چلے جانے کے بعد بایبس کہنے لگا ”بخدا اس لڑکے نے اصطبل مین سواری نہین سیکھی یہ مادرزاد سوار معلوم ہوتا ہی اور اُسکی عقل و فراست کہے دیتی ہی کہ یہ ضرور بالا جیت لے گا“

تھوڑی دیر مین گھوڑ دوڑ کا وقت آگیا اور سائیسون نے گھوڑون کو لاکر پوسٹ کے قریب کھڑا کیا۔ اور جیسے ہی گھوڑ دوڑی پھریرے کو جنبش ہوئی جم فارسٹ ایک گوشہ سے نکل کر فلائی پر سوار ہوگیا۔

اسٹن نے جیسے ہی جم فارسٹ کی صورت دیکھی اُسکا دم نکل گیا اور اپنے جی مین کہنے لگا کہ واقعی پیرسین نے سچ کہا تھا یہ لونڈا ضرور اپنے باپ کا بدلہ مجھ سے لے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس گھوڑ دوڑ مین پہلے فلائی سے جم فارسٹ نے اسٹن اور پیرسین کے گھوڑے کو مات دیکر بیس ہزار سر مار ماڈک کو جتا دیے اور دوسری مرتبہ اٹلینٹا سے بازی جیت کر تیس ہزار جتائے اور اس گھوڑ دوڑ مین باہمہ وجوہ بیرونٹ صاحب کی جیت رہی۔

اور گوالسٹن کو بالکل ناکامیابی نہین ہوئی تھی کیونکہ اُسکے گھوڑے سوا بیرونٹ صاحب کے گھوڑون کے اور لوگون کے گھوڑون سے آگے نکل گئے تھے لیکن جم فارسٹ کی کامیابی سے جسکو وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ گریڈل راکنگھم ہو ایک بیچینی سی پیدا ہوگئی تھی۔

بیرونٹ صاحب السٹن کی طرح ناقدرشناس نہ تھے اُنھون نے اس کامیابی پر جم فارسٹ کی سوگنی تعریف ہی نہین کی بلکہ انعام مین اُسکو سَو پونڈ کے نوٹ عطا کیے جسکی خبر سُنکر السٹن اور جل مرا۔

بائیسوان باب

خلاف شان بات

مس ایلن راکنگھم اندنون اپنے بھائی کے واسطے نہایت بیچین تھی اور ہر وقت اس فکر مین رہتی تھی کہ کسی طرح گریڈل کا پتہ معلوم ہو جائے کہ وہ کہان ہو اور کیا کرتا ہو۔ یہی سودا سر مین لیے ہوے وہ ہواخوری کو باہر نکلی راستہ مین اُسکو جان تھارندک صاحب مل گئے اور بعد سلام کے اُنھون نے ایک زیر تعمیر عمارت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ "آپ جانتی ہین کہ یہ عمارت کون بنوا رہا ہو"۔

مس ایلن ۔ جی ہان سُنا ہو کہ کوئی شخص گراوسن نامی ہین جنکو کسی طرح سے دولت ملگئی ہو وہ اسمین لگا رہے ہین۔

جان تھارندک ۔ گراوسن سے آپ سے کیا اسوقت تک ملاقات نہین ہوئی۔

مس ایلن ۔ (ناک بھون چڑھاکر) ۔ مین ایسے نو دولت چھوٹے آدمیون سے ملنا پسند نہین کرتی۔

جان تھارندک ۔ یہ خیال تو آپکا اچھا نہین ۔ معلوم ہوا کہ آپ پُرانے خیالات کی خاتون ہین اور نئی روشنی کی جھلک آپ مین بالکل نہین آئی دیکھیے اسوقت بڑے بڑے لارڈ کے لڑکے کیا کیا پیشہ کر رہے ہین اور اکثر اعلی خاندان کے لڑکون اور ڈیوک زادون نے اپنے سے کم مرتبہ عورتون کے ساتھ محض اُنکے جوہر علم و ہنر کی قدر کرکے اُن سے شادی کرلی ہو۔

مس ایلن۔ مگر یہ ایک بیجوڑ اور خلاف شان بات ضرور ہی۔ مین اسکو ہرگز پسند نہین کرتی۔

جان تھارندک۔ اور مین سُن رہا ہون کہ اسوقت ایک عالی خاندان نوجوان شخص بوجہ اپنے خاندان کے تباہ ہوجانے کے نیو یارک مین جیکی کا کام کر رہا ہی اور اُسکے ذریعہ سے اُس نے بڑا نام پیدا کیا ہی اور خوب روپیہ کما رہا ہی۔

مس ایلن۔ عبرت کا مقام ہی اور اسمین نہایت ہی ہتک اور سُبکی ہی۔

جان تھارندک۔ اُس سے تو اچھا ہی کہ وہ اپنے عزیزون کا دست نگر بنتا یا کہین بھیک مانگتا پھرتا ذات و بات کا خیال بالکل بُرا اور تباہ کُن ہی۔

مس ایلن۔ (ٹھنڈی سانس بھرکے)۔ آپ نے سُنا ہی ہوگا کہ حال مین ہمارا خاندان ہی اسی گھوڑ دوڑ کی بدولت تباہ و برباد ہوگیا ہی اور اُسی تباہی کیوجہ سے ہمارا بھائی بھی کہین باہر نکل گیا ہی جسکا حال ہمکو نہین معلوم کہ اسوقت کہان ہی اور کیا کرتا ہی اگر آپ کو اُسکی نسبت کچھ خبر ملے تو ضرور مجھکو بتلائیے گا۔

جان تھارندک۔ اب مین خود تو کسی ریس مین جاتا نہین لیکن اُسکے حالات اکثر اخبارات مین دیکھا کرتا ہون۔ یہ خبر بھی مین نے اخبار مین پڑھی تھی اب خیال رکھونگا اور اگر آپ کے بھائی کا کچھ حال کہین سُنونگا یا کسی اخبار مین پڑھونگا تو ضرور آپ کو بتلاؤنگا اور جہان تک میرے امکان مین ہوگا آپ کے بھائی کے حالات دریافت کرنے کی جستجو کرونگا۔

یہ کہکر مس ایلن کو سلام کرکے وہ دوسری سمت چلا گیا۔

تیئیسوان باب

نوٹس

مسٹر السٹن اپنے مکان مین بیٹھے آیندہ گھوڑ دوڑ کی بابت دل مین طرح طرح کے منصوبے گانٹھ رہے تھے اور چائے کا پیالہ جو انکے سامنے رکھا تھا ابھی ایک گھونٹ بھی اُنھون نے نوش نہ فرمایا تھا کہ ایک چاندی کی تشتری مین ایک خط رکھا ہوا انکو نظر آیا لفافہ دیکھکر یہ فوراً سمجھ گئے کہ یہ کسی وکیل کا خط ہی اور زیادہ تر انکو اپنے وکیلون

اور شریک اصطبل مسٹر پیرسین کے خط کا دھوکا ہوا لیکن جب لفافہ چاک کرکے خط کو نکالا تو وہ مسٹر رسٹن کا ایک نوٹس تھا اور اُسکا مضمون حسب ذیل تھا :-

ڈیر سر - چونکہ گریڈل راکنگھم نے اپنے والد مرحوم اسٹر راکنگھم کی جائداد کے انتظام کرنے کا مجھکو اختیار کامل دیا ہی اور اُسکے کاغذات مین چند آپکے پرونوٹ مجھکو ملے ہین جنکا روپیہ عرصہ ہوا واجب الادا ہوگیا ہی - اور اُسمین شرح سود پانچ پونڈ فی صدی سالانہ ہی جسکی تعداد چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس پونڈ تک پہونچ گئی ہی مین اُن رقعون کی تاریخ مع تعداد قرضہ جو اُنکی بناپر آپ نے لیا تھا آپ کی یاد دہانی کیواسطے لکھتا ہون اور درخواست کرتا ہون کہ اُنکا روپیہ مہربانی کرکے جلد ادا کرنیکی فکر فرمائیے -

آپ کا خادم - ٹی - رسٹن -

یہ خط پڑھکر السٹن کا دم فنا ہوگیا اور وہ گھبرا اُٹھا اور کہنے لگا کہ اب بڑی مشکل ہوئی مین تو سمجھتا تھا کہ وہ رقعے کھوگئے ہونگے مگر نہین - ع -

خود غلط بود آنچہ من پنداشتم

اور اب مجھکو خواہ مخواہ قریب سات ہزار پونڈ کے دینا پڑیگا افوہ اسقدر رقم کس سے دیجائیگی میرا تو اب دیوالہ ہی نکل جائیگا اور اگر نہین دیتا تو ساکھ جاتی رہیگی اور پھر کوئی ٹکا بھی قرض نہ دیگا - اور گو اس قرضہ مین میعاد عارض ہوگئی ہی لیکن ایمانًا اُسکا روپیہ ضرور واجب الادا ہی اور نہ دینے سے قوم اور گروہ مین بدنامی کا اندیشہ ہی - اچھا کل یارک چل کر پیرسین سے اس امر مین مشورہ لینا چاہیے -

دوسرے دن دوپہر کی گاڑی سے وہ یارک چلا گیا اور پیرسین کے یہان جاکر مقیم ہوا اور کھانے کے بعد اُس نے پیرسین کو مسٹر رسٹن کا خط دکھا کر پوچھا کہ بتلاؤ اسمین تمھاری کیا راے ہی -

پیرسین - میرے نزدیک تمکو فورًا یہ روپیہ ادا کردینا چاہیے ورنہ بڑی بدنامی کی صورت ہی -

السٹن - عدالت سے تو رسٹن کو اسمین کسی طرح کامیابی نہین ہوسکتی اگر وہ دعوے کریگا تو پہلی ہی پیشی پر میعاد سماعت کے عذر پر دعوے خارج ہوجائیگا -

پیریلین - یہ تو مین بھی جانتا ہون اور مسٹر رسٹن بھی قانون دان ہین وہ بھی اس سے ناواقف نہین ہین اور اسی وجہ سے تمکو لکھا ہو کہ ان بلون کا روپیہ فوراً ادا کردو اور وہ خوب سمجھتے ہونگے کہ تم اپنی بدنامی کے خیال سے چپکے سے روپیہ دیدوگے ورنہ وہ تمکو قوم کے سامنے رسوا کرینگے -

السٹن - ہان یہ بات صحیح ہو لیکن مین اسقدر زر کثیر تو نہین دیسکتا -

پیریلین - اچھا یہ معاملہ مجھپر چھوڑدو مین دو ہزار پونڈ پر تصفیہ کرا دونگا -

السٹن - واہ آپ بھی خوب آدمی ہین ان ردی بلون کا آپ مجھ سے دو ہزار دلاتے ہین گریڈل سنو اُنکی بابت اگر اسوقت ایک ہزار بھی ملجائین تو اُسکو شکریہ کرنا چاہیے -

پیریلین - اچھا آپس مین تصفیہ کرنے پر رسٹن کو مین راضی کردونگا معاوضہ کی نسبت آپ خود گفتگو کرلیجیے گا - اور اگر معاملہ نہ کرلوگے تو یہ خوب یاد رکھو کہ گریڈل اسوقت سر مارڈک کی سرکار مین نوکر ہو وہ اُنکی مدد سے تمکو اچھی طرح سے رسوا کریگا -

السٹن - اچھا صاحب پھر آپ معاملہ کرا کیون نہین دیتے - اچھا کل صبح کو ریڈلکٹن چلو اور وہان دیکھو وہ بڈھا بل گریسن کیا کہتا ہو -

چوبیسوان باب

ایک گھوڑا کرایہ پر دیا گیا

السٹن اور پیریلین دونون ریل پر سوار ہوکر ریڈلکٹن پہونچے اور اسٹیشن پر سے اُتر کر مسٹر بل گریسن کے اصطبل کی طرف چلے اور راستہ مین ڈوبی کی نسبت آپس مین یون چہ میگوئیان کرنا شروع کین -

السٹن - ڈوبی تو اب بہت اچھی نکل آئی ہو مین نے اُسکو تھوڑے دن ہوئے اُسکے چچا کی دوکان مین دیکھا تھا -

پیریلین - ہان - آنکھین تو اُس نے بالکل اپنی مان کی سی پائی ہین اور جیسی جیسی وہ بڑھتی جاتی ہو اُسکا حسن دوبالا ہوتا جاتا ہو -

السٹن ۔ مجھکو تو وہ بہت پسند ہی اگر کسی طرح قابو مین آجائے تو اچھا ہی ۔
پیرلیسن ۔ یہ ذرا مشکل ہی وہ بھلا بڈھون کو کیون پسند کرنے لگی ۔
السٹن ۔ اجی ہم بڈھے اسوقت کے جوانون سے بدرجہا اچھے ہین ۔
پیرلیسن ۔ (ہنسکر) ۔ اپنے مُنہ میان مٹھو چاہے بن لو لیکن بھائی جوان جوان ہی ہی اور بڈھا بڈھا ۔
السٹن ۔ اچھا چپ رہو وہ دیکھو بل ہماری طرف آرہا ہی ۔ گڈ مارننگ مسٹر گریسن
گڈ مارننگ مسز گریسن ۔ گڈ مارننگ ڈوبی ۔ کہیے آپ سب لوگون کا مزاج تو اچھا ہی ۔ ڈوبی تم تو اب بڑھکر ایک اچھی لڑکی ہوگئی ہو ۔
ڈوبی ۔ یہ سب آپکی عنایت اور حُسن ظن ہی ۔
مسٹر گریسن نے اپنی بی بی سے اشارہ کیا کہ وہ جاکر جلدی اُن لوگون کے کھانے کا بندوبست کرے یہ سُنکر وہ وہان سے چلی گئی ۔
اُسکے بعد السٹن نے مسٹر گریسن سے آئندہ گھوڑدوڑ کی بابت سوالات کرنا شروع کیے
السٹن ۔ کہو مسٹر گریسن گوڈوڈ کی گھوڑدوڑ کے واسطے تم نے کن گھوڑون کو تیار کیا ہی اور ڈینسنگ ماسٹر کی نسبت اب تمھارا کیا ارادہ ہی ۔
گریسن ۔ سب ہی گھوڑے تیار ہین ۔ لیکن ڈیلسنگ ماسٹر کی نسبت مین نے ابھی تک کوئی رائے قائم نہین کی پچھلی گھوڑدوڑ مین تو اُس نے کوئی کام نمایان نہین کیا اسوجہ سے اب حوصلہ نہین ہوتا ۔
پیرلیسن ۔ کیا اُسکا کوئی خریدار ابھی تک تمکو نہین ملا ۔
گریسن ۔ نہین صاحب ابھی تک تو کسی طرف سے کچھ پیام نہین آیا ۔ البتہ ایک شخص باب براڈٹن نامی مجھ سے ایک مرتبہ اُسکی قیمت دریافت کرنے آیا تھا ۔
السٹن ۔ جی ہان ابھی اُسکے ہاتھ پیر صورت شکل دیکھکر بہت لوگ اُسکے گاہک ہونگے ۔ دو ہزار کی گھوڑدوڑ نے اُسکی قدر و منزلت بہت بڑھا دی ہی اور بہت لوگ اُسکی بابت دھوکا اُٹھائینگے اور آخر کو یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن گولی مار دیجائیگی ۔
پیرلیسن ۔ اچھا اب سب باتین ہوگئین کھانا کھلواؤ بھوک بہت لگی ہی اور ہملوگون کو اسی وقت کی ٹرین سے واپس جانا ہی ۔

الغرض دونون مہمان کھانا کھاکر اسٹیشن پر گئے اور وہان سے رخصت ہوکر ریل پر سوار ہو گئے۔

اُسکے تھوڑے دنون کے بعد مسٹر گریسن کو سر مارماڈک نے بلوا کر ڈیمنسنگ ماسٹر کی نسبت حسب ذیل گفتگو کی۔

بیرونٹ۔ براوٹن کی زبانی مین نے سُنا ہی کہ آپ ڈیمنسنگ ماسٹر کو جدا کرنا چاہتے ہین۔

گریسن۔ جی ہان بشرطیکہ کوئی صاحب مناسب دام لگائین۔

بیرونٹ۔ کچھ آپ تو کہیے کہ آپ اُسکی قیمت کیا مانگتے ہین۔

گریسن۔ مین تو دس ہزار مانگتا ہون۔

بیرونٹ۔ یہ قیمت تو بہت ہی ذرا سوچ سمجھ کر کہیے اور یہ فرمائیے کہ کم سے کم کیا قیمت لیجیے گا۔

گریسن۔ مین تو اس قیمت سے ایک پونڈ بھی کم نہ لونگا۔

بیرونٹ۔ اچھا سُنیے ایک سال کیواسطے آپ مجھکو اس گھوڑے کو کرایہ پر دیجیے اس صورت مین پانچہزار پونڈ مین آپ کو دونگا اور جب گھوڑ دوڑ مین وہ جیتے گا توجسقدر روپیہ بازی مین آئیگا اُسکا نصف بھی بانٹ دونگا۔

گریسن۔ یہ آپ نے ایک معاملہ کی بات فرمائی اور مجھکو منظور ہی اب جسوقت آپ ارشاد فرمائین مین اُسکو مسٹر پاپیس کے حوالہ کردون۔

بیرونٹ۔ نہین! نہین!! مین ایسا نہین چاہتا اُس گھوڑے کو آپ اپنے ہی اصطبل مین اور خاص اپنی نگرانی مین رکھیے اور کسی شخص پر اس امر کا اظہار نہ ہونے پائے کہ مین نے اُسکو کرایہ پر لیا ہی گھوڑ دوڑ کے وقت مین اُسکو منگا لونگا یہ آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ جم فارسٹ کو مین نے نوکر رکھ لیا ہی وہ گھوڑے کے مزاج سے بخوبی واقف ہی اور گھوڑا اُسکے آسن کو پہچانتا ہی بس جب مجھکو ضرورت ہوگی مین اُسی کو اس گھوڑے کے لانے کو بھیجونگا۔

گریسن۔ نہین صاحب ایسا نہ کیجیے گا کچھ اسباب ایسے ہو گئے ہین کہ مین نہین چاہتا کہ وہ چھوکرا میرے مکان یا میرے اصطبل مین آئے اور مسٹر السٹن کا خاص حکم ہی کہ جم فارسٹ اُنکے گھوڑون پر سوار نہ ہو۔

بیرونٹ۔ خیر یہ مین نے مانا کہ جم فارسٹ آپکے یہان نہ جائے لیکن جب اُس گھوڑے کو مین نے کرایہ پر لے لیا تو مجھکو اختیار رہیگا کہ جسکو مین چاہون اُسپر سوار کرون۔
گریسن۔ ہان انصاف تو اسی کا مقتضی ہی بہتر لیکن میرے اصطبل سے جب آپ کو اُس گھوڑے کو منگانا منظور ہو تو کسی دوسرے آدمی کو بھیجدیجیے گا۔
بیرونٹ۔ منظور۔ اب فرمائیے مین یہ پانچ ہزار کی چک کس بنک کے نام جاری کرون آپ جس بنک کے نام جاری کرانا چاہتے ہون اُسکی یادداشت ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر ابھی میرے پاس بھیجدیجیے
گریسن سلام کرکے وہان سے چلے آئے۔
اس معاملہ کی اطلاع اُسوقت تک کسی کو نہین ہوئی جب تک کہ گوڈووڈ کی گھوڑدوڑ کے میدان مین اس گھوڑے ڈینسنگ ماسٹر پر اُنھون نے جم فارسٹ کو سوار نہین دیکھا۔ ڈینسنگ ماسٹر نے جم فارسٹ کو اپنی پشت پر پاکر گھوڑدوڑ جیت لی۔ السٹن کی اسوقت عجیب حالت تھی مارے غصہ اور رنج کے مثل مار چوٹ خوردہ کے بل کھاتا تھا لیکن کر ہی کیا سکتا تھا اُسکی قسمت کا پانسہ پلٹ چکا تھا اب صرف اُن بلون کا معاملہ باقی تھا جسکی بابت رسٹن نے اُسکو نوٹس دیا تھا۔

پچیسوان باب

روپیہ کا تقاضہ

رسٹن صاحب اپنے کمرے مین تشریف رکھتے تھے کہ اُنکے محرر نے پیرلسن صاحب کا کارڈ دیا۔ یہ اُسوقت کچھ ضروری کاغذ دیکھ رہے تھے انھون نے محرر سے کہا کہ اچھا صاحب کو ڈرائنگ روم مین بٹھلاؤ مین ابھی بلاتا ہون۔
محرر کمرے سے باہر چلا گیا اور یہ سوچنے لگے کہ اسوقت پیرلسن جو آیا ہی تو ضرور السٹن کے معاملہ مین کچھ گفتگو کرنے آیا ہوگا مگر افسوس مین تو جہ مسٹر گریڈل کے پتہ نہ معلوم ہونے کے اُس سے اس معاملہ مین کچھ گفتگو کرنے کو تیار نہین ہون مگر خیر دیکھا جائیگا جیسا موقع ہوگا ویسی ہی بات چیت کرونگا۔
اسقدر سوچ کر رسٹن نے طلبی کی گھنٹی بجائی اور مسٹر پیرلسن کمرے مین داخل ہوے

پیریسن ۔ (سلام کرکے)۔ مین اسوقت اپنے موکل مسٹر السٹن کی طرف سے کچھ بات چیت کرنے کو آیا ہون ۔
رسٹن ۔ بسم اللہ شوق سے فرمائیے کیا آپ بلون کا روپیہ دینے آئے ہین ۔
پیریسن ۔ روپیہ پایا جانا کیا دلگی ہی ۔
رسٹن ۔ یہ کیسا کیا اُسکا روپیہ واجب الادا نہین ہی ۔
پیریسن ۔ وہ واجب الادا ہزار ہو لیکن آپ عدالت انصاف سے دلا پائینگے یہ تو فرمائیے ۔
رسٹن ۔ کیون کیا اُسمین کچھ کیڑے پڑے ہین ۔
پیریسن ۔ یہ تو آپ مجھ سے کچھ زیادہ جانتے ہونگے کہ عدالت مین اُنکی وقعت ردّی کاغذ سے کچھ زیادہ نہ ہوگی ۔
رسٹن ۔ شاید ۔ لیکن کیا تمھارے موکل صاحب خرچہ عدالت کے برداشت کرنے کو تیار ہین ۔
پیریسن ۔ ہان اگر عدالت کی نوبت آئیگی اور عدالت خرچہ دلائیگی تو دینا ہی پڑیگا یا آپ کے موکل سے اُلٹا خرچہ ملے گا ۔
رسٹن ۔ تو یہ کہیے آپ یہ ہی چاہتے ہین کہ عدالت انصاف سے چارہ جوئی کیجائے تو بہتر ہم اسمین بھی بند نہین ہین اور اسکی بھی کچھ صورت مین نے سوچ لی ہی یہ تمام دنیا جانتی ہی کہ آپ کے موکل نے اپنے چچا کو اپنی چالاکیون سے خوب زیر بار کیا تھا اور اُسوقت بوجہ اسکے کہ وہ ہردل عزیز شخص تھا ہر شخص اُنکی بیوہ اور بچّون سے ہمدردی کرنے کو تیار ہی ۔ اور مسٹر پیریسن سُنیئے اصل معاملہ یہ ہی کہ جسوقت مسٹر رالنگھم کا انتقال ہوا تھا مسٹر گریڈل اُنکے صاحبزادے نابالغ تھے اور عرصہ تک اُنکو یہ بل ملے نہین تھے جب وہ بل ملے تو مجھکو اُنھون نے دیدیے اور مجھکو پورا اختیار دیدیا ہی کہ جس طرح ممکن ہو مین اُنکا روپیہ وصول کرون ۔ آپ کے موکل کو ان بلون کا علم ضرور رہا ہوگا اُنھون نے خود آج تک کیون نہ انکا روپیہ ادا کیا ۔
پیریسن ۔ سُنیئے صاحب اوّل تو جب تک مہاجن اپنا روپیہ نہین مانگتا کوئی دیتا نہین

دوسرے مسٹر السٹن اندنون خود زیر بار ہورہے ہین وہ روپیہ کہان سے دیتے۔ آپ نے سُنا ہی ہوگا کہ یہ سال اُنکے واسطے نہایت ہی منحوس تھا اور ہر گھوڑ دوڑ مین برابر اُنکی ہار ہی ہوتی رہی ہی۔

رسٹن۔ ابھی تو دو ہزار والی گھوڑ دوڑ ہی مین اُنھون نے ہزارون روپیہ جیتے تھے اُسیوقت دیدیتے۔

پیرلیین۔ صاحب ایک کا قرضہ ہو تو اُسکو دین۔ جب ہاتھ مین روپیہ آتا ہی اور اُسکی خبر قرضخواہون کو ہو جاتی ہی تو وہ شہد کی مکھیون کی طرح آکر لپٹ جاتے ہین اور جسقدر روپیہ اُسوقت موجود ہوتا ہی اُسکو لیجاتے ہین۔ اگر اُسوقت آپ بھی اپنا دعوے پیش کرتے تو شاید آپ کو بھی کچھ ملجاتا۔ مگر خیر ان بحثون سے اب کچھ مطلب نہین ہی اگر آپ معاملہ کرنا چاہین تو مین اب بھی معاملہ کرا سکتا ہون۔

رسٹن۔ ہم ہرطرح سے تیار ہین آپ فرمائیے مسٹر السٹن نے آپ کو کسقدر روپیہ پر معاملہ کرنے کی اجازت دی ہی۔

پیرلیین۔ مسٹر السٹن تو کچھ بھی دینا نہین چاہتے لیکن اگر آپ مصالحت پر راضی ہون اور آیندہ کے واسطے اپنی زبان بند کرنے کا وعدہ کرین اور مسٹر السٹن کو قوم کی نظرون مین ذلیل وحقیر نہ کرین تو مین ایک ہزار پونڈ دلادون۔

رسٹن۔ کیا خوب چھہ ہزار پونڈ سے کچھ زیادہ تو ہمارا اصل ہی اصل ہی اور سود اُسپر مستزاد ہی اور آپ صرف ایک ہزار ہمکو سُناتے ہین اسپر تو معاملہ حشر تک نہ ہوگا۔

پیرلیین۔ شاید اسوقت آپ کو یہ معلوم نہین ہی کہ آپ کے موکل کو کیسی سخت مالی وقتون سے سامنا کرنا پڑا ہی اور وہ اسوقت کس پوزیشن مین بسر کررہا ہی اگر آپ کو یہ معلوم ہوتا تو آپ خوشی سے یہ رقم قبول کرتے۔

پیرلین کی اس گفتگو کا اثر مسٹر رسٹن پر ذرا سخت پڑا اور اُسکے چہرہ سے فکر کے آثار ظاہر ہونے لگے جس سے پیرسن یہ سمجھ گیا کہ رسٹن کو اپنے موکل کے حالت کی اطلاع نہین ہی اور نہ یہ جانتا ہی کہ وہ اسوقت کہان ہی ورنہ وہ اسقدر متفکر نہ ہوتا۔

پیرلیین۔ (تھوڑے سکوت کے بعد)۔ اچھا مناسب یہ ہی کہ آپ پہلے اپنے موکل سے اس امر مین مشورہ کرلین تب جواب دیجیے گا۔ مین سمجھتا ہون کہ اُسکی موجودہ

ضرور تین اُسکو ایک ہزار لینے پر بجوشی آمادہ کردینگی اور اسوقت واقعی اُسکو اس تھوڑی رقم سے بہت مدد ملیگی اگر آپ کو اُسکا پتہ نہ معلوم ہو تو مین بتلائے دیتا ہون مین نے سُنا ہو کہ اُسکا کچھ تعلق نیٹشن لیجر سے ہو گیا ہو۔

رسٹن۔ اس سے تمھاری یہ مراد نہ ہوگی کہ اُس نے گھوڑدوڑ کے میدان مین کوئی حصہ لے کر اپنی زندگی بسر کرنا شروع کی ہو۔

پیرسین۔ اسوقت اکثر جوان صاحبزادے اسی طرح وطن سے باہر جاکر اپنی بسراوقات کیا کرتے ہین۔ اور اگر گریڈل رالنگھم نے اپنے قیام اور اپنے کاروبار کی آپ کو اطلاع نہین دی تو اسکا مین ذمہ دار نہین ہون آپ خود اُسکا پتہ لگائیے اور اُس سے دریافت کرکے مجھکو اطلاع دیجیے کہ وہ یہ رقم لینے پر راضی ہو یا نہین۔ خیر اب اسکے متعلق سب باتین ہوگئین اور اب کچھ زیادہ کہنا نہین ہو لہٰذا اب رخصت کا خواستگار ہون۔

یہ کہکر اور سلام کرکے مسٹر پیرسین وہان سے چلا گیا۔

مسٹر پیرسین اپنے دل مین یہ خیال کرتے جاتے تھے کہ مین جاکر مسٹر السٹن سے کہدونگا کہ تھوڑے دنون اور چین کرو اور کچھ کھٹکا اپنے دل مین نہ کرو ابھی گریڈل کا پتہ ان لوگون کو معلوم نہین اور نہ گریڈل انکو اپنے پتہ سے آگاہ کرنا چاہتا ہو اور جب تک وہ رسٹن اپنے وکیل سے نہ ملے گا یہ کوئی کارروائی نہ کرسکین گے ؎

اب تو آرام سے گزرتی ہو
عاقبت کی خبر خدا جانے

چھبیسوان باب

جو کہ گزرے وہ کہہ گزرے جو کر گزرے وہ کر گزرے
ترے کہنے مین واعظ کب دل دیوانہ آتا ہو

مس رالنگھم اسوقت تک اس خیال سے بےچین ہین کہ اُنکے بھائی نے ایک ذلیل لڑکی سے شادی کرنے کا کیون ارادہ کیا ہو۔ اور اگر وہ اسوقت یہان ہوتین اور دیکھتین کہ کوئی اسٹریٹ کے ایک کمرے مین ڈوبی گریسن ایک کوچ پر بیٹھی ہو اور

اُسی کے برابر اُسکا گم گشتہ برادر بیٹھا ہوا راز و نیاز کی باتین کررہا ہی تو اور پریشان ہوتین۔

ڈولی۔ مین تمکو پھر یہان دیکھ کر اسقدر خوش ہوئی ہون کہ اُسکو مین بیان نہین کرسکتی اور تم نے اتنے ہی دنون مین جسقدر ترقی اپنے کام مین کی ہی اُسکی شہرت سُن سُن کر میرا دل باغ باغ ہوا جاتا ہی واقعی تم نے خوب اپنا نام پیدا کیا۔

گریڈل۔ ہان اب تو مجھکو خدا کے فضل سے بہت سواریان ملنے لگی ہین اور اب میرے پاس روپیہ پر روپیہ چلا آتا ہی اور بیرنٹ مار ماڈرک کے یہان الگ میرا اسم ہو گیا ہی اور بلنگٹن کے چوٹ کھا جانے سے مجھکو خوب موقع ہاتھ آگیا تھا جسکی وجہ سے روپیہ بھی خوب ملا اور نام بھی ہو گیا۔ دو گھوڑدوڑون مین تو مجھکو بابٹ کے اعلیٰ درجہ کے گھوڑون پر سواری کا موقع محض اسوجہ سے ملا کہ بلنگٹن سواری کے لائق نہ رہا تھا۔

ڈولی۔ اور اخبارات مین مین نے دیکھا تھا کہ اسٹوارڈ کپ مین جو پھیرو گھوڑا جیتا تھا وہ محض اسوجہ سے کہ تم اُسپر سوار تھے۔

گریڈل۔ ہان خدا کا ہزار ہزار شکر ہی۔ اور اُسکو تائیدایزدی ہی کہنا چاہیے ورنہ بڑے بڑے چابک سوارون کے سامنے میری کیا حقیقت تھی سر مار ماڈک اور اُنکے احباب اس گھوڑدوڑ مین بازی ہاتھ آنے سے نہایت خوش ہوے تھے اور اُنکی قدردانی اور دریادلی کا یہ نتیجہ تھا کہ پانچہزار پونڈ مجھکو اُسمین مل گئے تھے اب اسوقت میرا روپیہ بنک مین جمع ہی اور مجھکو امید ہی کہ اور بھی وقتاً فوقتاً جمع کرسکونگا اور اُسکا سود بڑھ کر ایک اچھا سرمایہ اُسوقت تک جمع ہو جائیگا جب تک تم ریڈکلفن سے نکل کر میرے پاس آؤ گی۔ اور اسوقت تم اُنکو چھوڑ کر یہان کسطرح آئی ہو۔ اور وہان خیریت تو ہی۔

ڈولی۔ مین تو یہان ایک ہفتہ سے ہون اور وہان سب اچھے ہین۔ اور تمھاری روز افزون ترقی سے نہایت راضی اور خوش ہین اور جو بٹلرس یہ سمجھتا ہی کہ تمکو اُسی نے گھوڑے پر بیٹھنا سکھایا ہی۔ لیکن مین نے والد کو ایک دن اُس سے یہ کہتے سُنا تھا کہ تمنے اُسکو سواری کیا سکھائی وہ خود تمکو سواری مین برسون سبق دیسکتا ہی البتہ یہ کہو تو بجا ہی کہ اس ڈینسمر نے جیم فارسٹ کو بنا دیا۔

گریڈل۔ اسمین تو شک نہین کہ مین نے اُسی جانور کی بدولت یہ نام پیدا کیا ہی اول

اُسی کے صدقہ مین مجھکو اسقدر روپیہ کمانا نصیب ہوا ہی اور گوڈوڈ کی گھوڑ دوڑ مین تو اُس نے مجھکو بہت کچھ دلا دیا - اب مین چاہتا ہون کہ ڈان کاسٹر کی گھوڑ دوڑ مین بھی وہ ایک مرتبہ اور کمو ادیتا تو بس پھر مجھکو کوئی ضرورت باقی نہ رہتی -

ڈوبی - بھلا وہ کیون تمکو ریڈلکٹن کے گھوڑون پر اب سوار ہونے دینگے مسٹر السٹن اور مسٹر پیرسین تو درکنار میرے والد بھی تمھارا وہان آنا پسند نہین کرتے - ایک زمانہ اپنا دشمن ہو گیا ہی -

گریڈل - تمھارے باپ کو تو کوئی وجہ نارافنگی کی مجھ سے نہین ہی -

ڈوبی - لیکن وہ یہ تو نہین جانتے کہ تم اصل مین ہو کون - اور وہ یہی سمجھتے ہین کہ مجھکو تم سے اچھے اور ذی مرتبہ شوہر مل سکتے ہین - یہ ضرور ہی کہ وہ تمھارے حالات کے اکثر جویان رہتے ہین اور گوڈوڈ مین اُنھون نے تمکو بازی لیجاتے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور جب وہ وہان سے واپس آئے تھے تو فرماتے تھے کہ دیکھو اُسنی جیم فارسٹ نے ٹونیسر پر سوار ہو کر گھوڑ دوڑ جیت لی ایسے لڑکے کو مسٹر السٹن نے محض اپنی حماقت سے ریڈلکٹن سے نکال دیا -

گریڈل - اچھا مین ایک دفعہ اور اُن سے ملنے جاؤنگا - گوڈوڈ مین جب وہ مجھ سے ملے تھے تو نہایت مہربانی سے پیش آئے تھے -

ڈوبی - وہ تم سے مل کر بہت خوش ہونگے اور امان جان بھی اب بہت خاطر سے پیش آئینگی کیونکہ اب تم نے اُنکے دل مین بہت جگہ پیدا کرلی ہی اور اب تمھارا شمار اصطبل کے لڑکون مین نہین رہا - لیکن یہ تو بتلاؤ وہان جا کر تم کیا کرنا چاہتے ہو یہان تو خیر تم اپنی مان بہن سے ملنے آئے ہوگے

گریڈل - ارادہ تو یہی ہی - خود دارا ایلن تو تم سے اکثر یہان آکر ملی ہی جیسا کہ تم نے اپنے خطوط مین مجھکو لکھا تھا مگر یہ تو کہو اُسکا برتاؤ تم سے کیسا ہی -

ڈوبی - وہ تو عجیب مزاج کی خاتون ہین مین اُن سے محبت کرنا چاہتی ہون لیکن وہ مجھکو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہین اور جب تشریف لاتی ہین دو ایک جلی کٹی سُنا جاتی ہین - ایک دفعہ اُنھون نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم جو راکنگھم کے خاندان سے اپنا پیوند لگانا چاہتی ہو تو یہ تمھاری غلطی ہی امرا محض خط نفس کیواسطے ایسے تعلقات پیدا کر لیا کرتے ہین اور جب اُنکی خواہش نفسانی پوری ہو جاتی ہی تو قطع تعلقات کر دیتے ہین

گریڈل - وہ بکتی ہی اُسکی باتون کا کچھ خیال نہ کرو وہ انتہا درجہ کی خود دار لڑکی ہی اس حالت پر پہونچ گئی ہی لیکن عالی خاندانی کی بو ابھی تک اُسکے دماغ سے نہین گئی مین اُسکو سمجھا دونگا اور پھر جب وہ تم سے ملیگی تو غالبًا ایسی باتین نہ کریگی -

ڈوبی - مجھکو اُنکی باتون کا کچھ خیال نہین میرا معاملہ تو تمھارے ساتھ ہی اور تمپر مجھکو پورا بھروسہ ہی اب یہ بتلاؤ اپنے معاملات مین تم کیا کرنا چاہتے ہو -

گریڈل - کیا بتلاؤن - ہمارا محل تو اب کسی طرح رہ نہین سکتا نہ اُسمین رہنے کی ہمین قدرت ہی اور نہ اُسکے مرمت کی طاقت اگر ایسے ہی آیندہ امید پر اُسکو پڑا رہنے دیتے ہین تو بوجہ بے مرمتی تھوڑے ہی دنون مین گر پڑکر برابر ہو جائیگا اور جو کچھ دام اُس سے اسوقت ہاتھ آسکتے ہین وہ بھی نہ آئینگے اس سے اب اسکا جدا کرڈالنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہی -

ڈوبی - تمھاری والدہ کو تو یہ امر نہایت شاق ہوگا -

گریڈل - اب اسکو مین کیا کرون - خیر اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون ذرا گھر ہو لون تو پھر آج ہی ریڈلکٹن چلا جاؤنگا اور وہان سے پھر اپنے مقام پر واپس جاؤنگا اچھا پیاری خدا حافظ - مجھکو اسوقت ذرا مسٹر رسٹن صاحب سے بھی ملنا ہی -

ڈوبی - کیا مین امید رکھون کہ یہان سے واپس جانے کے پہلے پھر مجھکو تم سے ملنے کا موقع ملے گا -

گریڈل - نہین اب مجھ سے تم سے اسوقت تک ملاقات نہ ہوگی جب تک تم خود ریڈلکٹن مین نہ آؤگی -

یہ کہکر گریڈل مسٹر رسٹن کے یہان چلا گیا

مسٹر رسٹن اسکو دیکھ کر نہایت خوش ہوے اور گو اُنکے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی کہ جس سے وہ گریڈل کو خوش کر سکتے لیکن تاہم خود اُنکو گریڈل سے بہت سے امور مین مشورہ لینا تھا - انھون نے گریڈل سے مسٹر السٹن کے بلون کا ذکر کیا اور اُسکو سمجھا دیا کہ گو بوجہ تمادی عارض ہو جانے کے کچھ زیادہ روپیہ ملنے کی امید نہین ہی لیکن تاہم کچھ ملسکتا ہی -

گریڈل - وکیل صاحب السٹن سے تو میرا دل جلا ہوا ہی میرا اختیار چلتا تو ایک کوڑی

نہ چھوڑتا لیکن عدالت انصاف سے مجبوری ہو آپ سے جو ہوسکے کیجیے اور جہان تک ہوسکے اُس سے ضرور روپیہ وصول کیجیے۔

رسٹن۔ بہت اچھا اب اس معاملہ کو بالکل مجھپر چھوڑ دیجیے مین دیکھ لونگا مگر مکان کی بابت آپ کی کیا راے ہو۔

گریڈل۔ اُسکو بھی بیچ ڈالیے ورنہ پڑے پڑے گر کر برباد ہو جائیگا اور پھر ایک روپیہ مین چار آنہ بھی نہ ملین گے۔

رسٹن۔ میرا ارادہ ہو کہ اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بیچون۔

گریڈل۔ آپ کو اختیار ہو چاہے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے بیچیے چاہے ایکدم سے بولی ختم کردیجیے۔

رسٹن۔ اچھا اب یہ بھی معلوم ہو گیا لیکن آپ مجھکو اپنا پتہ تو بتلائے جائیے کہ جب مجھکو ضرورت ہو تو مین کہان آپ کو خط بھیجون آخر اسوقت آپ کہان ہین اور کیا کرتے ہین۔

گریڈل۔ یہ تو مین ابھی آپکو بتلانا مناسب نہین سمجھتا لیکن مین خود وقتاً فوقتاً اور جلد جلد آپ سے آکر ملونگا۔ بہت اچھا اب اور کچھ تو آپ کو مجھ سے نہین کہنا ہو اب مین اجازت چاہتا ہون۔

یہ کہکر گریڈل وہان سے چلا گیا۔

رسٹن نے گریڈل کے چلے جانے کے بعد اپنے دل مین کہا کہ یہ نوجوان صاحبزادے خدا معلوم کیا کیا کرتے ہین جو اپنا حال دوسرے سے بتلاتے ہوے ڈرتے ہین مگر خیر مجھکو اس سے کیا مطلب۔

گریڈل مسٹر رسٹن سے رخصت ہو کر بلا اطلاع اچانک اپنی مان کے گھر پہونچا۔ مان اور بہن اسکو دیکھ کر نہایت متعجب ہوئین اور کہنے لگین کہ یہ نعمت غیر مترقبہ کہان سے مل گئی۔

مسز راکنگھم۔ بیٹا یہ تم کہان تھے اور آخر تم نے اتنے دنون سے اپنی خیر و عافیت سے کیون اطلاع نہین دی کوئی ایسا بھی کرتا ہو۔

گریڈل۔ کیا کرون امان کچھ موقع ہی ایسا آن پڑا ہو کہ جہان مین ہون وہان سے

نہ مین آپ کو خط لکھ سکتا ہون اور نہ آپ کا خط مجھکو میرے نام سے ملسکتا ہو۔
ایلین۔ ہر ہی بھیّا تم وہان کیا کرتے ہو جسکی وجہ سے نہ تم ہمکو کھُل کر خط لکھ سکتے ہو اور نہ بتلاتے ہو کہ تم کہان رہتے ہو۔
گریڈل۔ پیاری بہن اِتم یہ ہرگز اپنے دل مین خیال نہ کرنا کہ مین کسی ناجائز اور غیر مشروع طریقہ سے اپنی روٹی کماتا ہون۔ مین نہایت ایمانداری سے اسوقت اپنی روٹیون کی فکر کر رہا ہون اور اب تو اسقدر کمانے لگا ہون کہ کچھ پس انداز بھی کر لیتا ہون جسکو بنک مین جمع کرتا جاتا ہون جب کافی روپیہ جمع ہو جائیگا تو اُسوقت شاید اپنی آبائی جائداد کے بچانے کی فکر کر سکون لیکن ابھی تو یہ بھی خوف لگا ہوا ہو کہ شاید ہمارا مکان اسوقت ہمارے ہاتھ سے نکل جائے۔
مسز رانگھم۔ خیر جو خدا کی مرضی میری آرزو تو یہی تھی کہ یہ مکان ہاتھ سے نہ جائے لیکن جب اسکے بچانے کی کوئی تدبیر ہی نہین ہو سکتی تو مجبوری ہو مجھکو کیا مین تو اب گور کنارے ہون چند روز کی زندگی جاہے جھونپڑے مین گزرے جاہے محل مین جو کچھ مجھکو خیال ہو تمھارا اور ایلین کا۔
گریڈل۔ اگر تقدیر مین ہو تو پھر سب کچھ ہو جائیگا ورنہ جس حال مین خدا رکھے گا صبر و شکر سے بسر ہی ہو جائیگی اسکے واسطے آپ نہ کڑھیے اور امان مجھکو تم سے ایک اور بات کہنی ہو۔ میری شادی ہونے والی ہو۔
مسز رانگھم۔ کیا شادی؟ ابھی تو تم اپنی عمر کو بھی نہین پہونچے اور بے سر و سامانی الگ ہو۔
گریڈل۔ تو مین یہ کب کہتا ہون کہ میری شادی ابھی ہو جائیگی اُسکو بھی ایک زمانہ ہو لیکن مین نے اپنے کو ایک لڑکی کے ساتھ منسوب کر دیا ہو۔
ایلین۔ بھیّا ایسا نہ کہو۔ امان جان اِنھون نے اپنی نسبت مس گریسین کے ساتھ ٹھہرائی ہو جو گریسین خیاط و تاجر کی برادرزادی ہو۔
گریڈل۔ وہ کوئی ہو اس سے کیا ہوتا ہو وہ خود تو ایک تعلیم یافتہ اور صاحب سلیقہ اور صاحب حسن و جمال ہو۔ حسب و نسب کوئی چیز نہین ہو لیاقت انسان کو ادنیٰ سے اعلیٰ اور نالائقی و بداطواری اعلیٰ سے ادنیٰ کر دیتی ہو۔

مسز رانگہم - اب ہماری ریاست و مکان گیا گیا کہ ہماری عزت بھی لیجاتی ہی -
گریڈل - اَب وہ زمانہ گزر گیا یہ سب پرانے خیالات کی باتین ہین اب زمانہ حال مین یہ نہین دیکھا جاتا اب تو روپیہ دولت اور علم و ہنر سے لوگ شریف شمار ہوتے ہین اور غریب و جاہل جا ہے وہ کیسے ہی عالی خاندان ہون حقیر و ذلیل سمجھے جاتے ہین -
ایلین - کیا گریڈل تمھارا یہ مطلب ہو کہ اعلی نسبی آیندہ کوئی چیز نہ سمجھی جائیگی -
گریڈل - بہن حسب و نسب کا اب کون خیال کرتا ہی - اور دیکھو اگر خدانخواستہ تمھاری چند روز اور یہی حالت رہی تو تمکو کون اُس نظر سے دیکھے گا جس نظر سے پہلے دیکھتا تھا سب کی نظرون مین حقیر و ذلیل ہو جاؤگی - اچھا امان اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون مجھکو زیادہ مہلت نہین ہو صرف ایک دن کی چھٹی تھی اور اگر مین واپس نہ جاؤنگا تو ٹھیک وقت پر اپنی نوکری پر نہ پہونچ سکونگا - لیکن اب مین تمکو خط جلد جلد لکھا کرونگا -
مسز رانگہم - بیٹا ایسا آنا بھی کس کام کا نہ مین جی بھر کر تمکو دیکھ سکی نہ تم مجھکو - اور ابھی تو مجھکو تم سے بہت باتین کہنا تھین -
گریڈل - امان کام کرنے ہی سے ہوتا ہی اور روپیہ بغیر اپنے دل پر جبر کرنے کے نہین پیدا ہوتا - اچھا امان آداب عرض -
یہ کہکر گریڈل وہان سے چلدیا اور مان غریب مُنھ دیکھتی رہ گئی لیکن اُسکی بہن زینہ تک بھیا بابا نہ اُسکے ساتھ دوڑ گئی اور آخر زینہ پر پہونچکر کہنے لگی کہ بھیا تم وہان کیا کرتے ہو جو ہمکو نہین بتلاتے -
گریڈل - بہن تم بد گمانی نہ کرو مین کوئی کام ایسا نہین کرتا کہ اُسمین میری ذلت ہو -
ایلین - اور کیا تم واقعی مس گریسن سے شادی کرنا چاہتے ہو یا دلگی کرتے تھے
گریڈل - اسمین دلگی کی کیا بات تھی مین نے اسکا حتمی وعدہ کر لیا ہی اور ضرور ایسا کرونگا - خدا حافظ -

ستائیسوان باب

روز آئین ہم جو آج بٹھاؤ بُلا کے پاس
یون بے بُلائے ہم تو نہ جائین خدا کے پاس

جسوقت مسٹر گریڈل اُس تانگہ پر سوار ہوے جو اُنکو ریڈلکٹن لیجانے کو تیار تھا تو بیساختہ اُنکے لب پر اس خیال سے مُسکراہٹ آگئی کہ دیکھو یہان تو مین اپنے اصلی نام سے آیا تھا اور اَب تھوڑی دیر مین ریڈلکٹن مین پہونچکر پھر وہی جیم فارسٹ ہوجاؤنگا۔

الغرض یہ چند گھنٹون کی مسافت طے کرکے ریڈلکٹن پہونچے اور وہان کے اصطبل کے لڑکے اسکو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور مسٹر گریسین اور اُنکی بی بی نے بھی نہایت گرمجوشی سے اسکا خیر مقدم کیا اور اپنے مکان مین لیجاکر اسکو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور نہایت خاطر سے پیش آئے گویا یہ اب وہ فارسٹ ہی نہ تھا اگر مسٹر گریسین کے اصطبل مین بدستور یہ ابھی تک رہتا ہوتا تو کاہے کو اسکی یہ عزت ہوتی۔

مسٹر گریسین۔ تم نے واقعی تھوڑے دنون مین چابک سواری مین اچھا نام پیدا کرلیا
فارسٹ۔ یہ سب آپ کی جوتیون کا صدقہ ہے۔
مسٹر گریسین۔ بھئی یہ بات نہین اصل مین اس گھوڑے ڈینسنگ ڈسٹر نے تمکو جیم فارسٹ سے مسٹر فارسٹ بنادیا۔
فارسٹ۔ ہان صاحب سچ ہے مین اُسکا بھی مشکور رہون لیکن اگر آپ لوگ اُسکی سواری کا موقع مجھکو نہ دیتے تو وہ میری مدد کیا کرسکتا تھا مجھکو تو آپ ہی کا مشکور ہونا چاہیے۔
مسٹر گریسین۔ کیا تم اُس گھوڑے کو نہ دیکھوگے۔
فارسٹ۔ ضرور دیکھونگا۔

مسٹر گریسین فارسٹ کو لے کر اصطبل مین گئے اور سائیس سے کہا کہ گھوڑے کی گردنی اُتارے لیکن فارسٹ نے اسکو منظور نہین کیا اور گھوڑے کے قریب جاکر

خود اُسکی گردنی اُتارنا چاہی گھوڑے نے ایک دولتی پھینکی لیکن جم فارسٹ نے اُسکو چمکارا وہ آواز پہچانکر اُسکی طرف دیکھ کر ہنہنانے لگا اور بالکل سیدھا ہوکر کھڑا ہو گیا۔

مسٹر گریسن۔ گھوڑا تمپر بہت مہربان ہی۔

فارسٹ۔ یہ سب آپکی عنایت کا سبب ہی کہ مجھکو ایسے وحشی جانور کو رام کرنے کا موقع ملا۔ اور یہ اب میرا دوست ہو گیا ہو اور اسکی دوستی سے مجھکو بہت نفع ہوا اور پچھلی گھوڑ دوڑ مین اس نے مجھکو ایک معقول رقم دلادی تھی لیکن اب دیکھنا چاہیے کہ ابکی پارک مین کون اسپر سوار ہوتا ہی۔

مسٹر گریسن۔ یہ تو مجھکو بھی ابھی نہین معلوم لیکن تمکو سر مارڈ مارک کے گھوڑون پر سواری کا ضرور ہی موقع ملے گا۔

فارسٹ۔ اسکی بھی امید نہین کیونکہ بلینگٹن اب بالکل اچھا ہو گیا ہو اُسکے ہوتے مجھکو کون پوچھے گا۔

مسٹر گریسن۔ مین تو خوش ہوتا کہ تم پارک کی گھوڑ دوڑ مین بھی ڈیننگ ماسٹر پر سوار ہوتے لیکن مسٹر اسٹن اسکو شاید روانہ رکھین۔

فارسٹ۔ (اپنے دل مین اُس مسخرہ کا کیا اختیار ہی)۔ جی ہان اور مجھکو بھی اُسکے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش نہین ہی خدا میرے واسطے کوئی نہ کوئی سامان کر ہی دیگا۔

مسز گریسن۔ ہم سب تمھاری کامیابی کے واسطے دست بدعا رہتے ہین اور پارک مین آکر مین بھی تمھاری چابک سواری دیکھونگی۔

فارسٹ۔ آپکی مہربانی۔ کیا ڈوبی بھی گھوڑ دوڑ تک پارک مین رہینگی۔

مسز گریسن نے جب اس بے تکلفی سے [redacted]رسٹ کو اپنی لڑکی کا نام لیتے سُنا تو جل گئی اور بیخود ہوکر بول اُٹھی کہ "دیکھو مسٹر فارسٹ ایک نام بر آورده جسکی گو میری لڑکی کے ساتھ شادی کر سکتا تھا لیکن مین تمھارے ساتھ اُسکی شادی ہرگز منظور نہ کرونگی شاید پچھلے خیالات ابھی تک تمھارے دماغ سے نہین نکلے کیا جو باتین آج سے چار برس پہلے ہوئی تھین اُنکو تم بھول گئے اور ابھی تک تمھارے

دہی دل و دماغ ہین -
فارسٹ - بھلا اُن باتون کو مین کسطرح بھول سکتا ہون وہ سب میری پیش نظر ہین اور دل و دماغ بھی میرا ویسا ہی ہی اُسمین بھی کوئی تبدیلی واقع نہین ہوئی -
اُسکے بعد تھوڑی دیر اور آپس مین باتین ہوتی رہین جسمین ڈوبی کا ذکر عمدًا فارسٹ نے نہین آنے دیا بعدازان اُس نے وہان سے جانے کی اجازت چاہی مسٹر گریسن نے اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایک تانگہ اصطبل سے تیار کراکے مسٹر فارسٹ کو اسٹیشن پہونچا آؤ -
اور جب فارسٹ تانگہ پر سوار ہونے لگا تو اُس نے مسٹر گریسن سے کہا کہ اب یہ عین وقت پر پارک ہی مین معلوم ہوگا کہ ڈیننگ ماسٹر پر کون سوار ہوگا -
گریسن - اور کیا - تم سب ہی گھوڑون پر اچھا بیٹھ سکتے ہو اُسوقت طے ہوجائیگا کہ کون کس گھوڑے پر سوار ہوگا - خدا حافظ -
جم فارسٹ نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی بل گریسن بھی نہایت گرو شخص ہی اور نہایت راز دار ہی اور یہ جان بوجھ کر نہین بتلاتا کہ کون اُس گھوڑے پر سوار ہوگا - میری تو خواہش یہی تھی کہ مین ہی کاسٹرمین اُسپر سوار ہوتا -

اٹھائیسوان باب

ڈان کاسٹرمین گریڈل کی حاضری

گریڈل کی چابک سواری کی جیسی جیسی شہرت ہوتی جاتی تھی لوگون کے خیالات اُسکے عالی خاندان ہونے کی نسبت بڑھتے جاتے تھے اُسکی آمدنی بھی بہت بڑھ گئی تھی اور بنک مین اُس نے بہت روپیہ جمع کر دیا تھا لیکن اُسکے ساتھ ہی وہ اپنے کھانے پینے اور آرام کیواسطے بھی خوب جی کھول کر خرچ کرتا تھا اور اسوجہ سے لوگ اور سمجھتے تھے کہ یہ ضرور کوئی فلک کا ستایا رئیس زادہ ہی کلب گھر مین اکثر اسکی عالی نسبی کا تذکرہ رہتا تھا - اور تعجب ہی کہ ایک ایسا لڑکا جس نے پبلک اسکول مین ابتدائی تعلیم خاص کرکے کیمبرج کالج سے ڈگری حاصل کی ہو اُسکو اتنے عرصہ تک کبھی نے نہ پہچانا - اوّل شخص جس نے اُسکو پہچانا اور جس نے

اُسکو اسطرف توجہ دلائی وہ کپتان فرنگٹن تھے جو سرمار ماڈک کے ایک دوست اور نہایت ہی نیک دل و صاف باطن شخص تھے اُنکے گھوڑون پر بھی اکثر مسٹر گرینڈل اپنے مصنوعی نام سے سوار ہوے تھے اور ان گھوڑون نے گھوڑ دوڑ مین انکی سواری کی وجہ سے اکثر دوسرا انعام حاصل کیا تھا اور چابکیون کی سواری مین دوسرا انعام حاصل کرنا کیسا انکو تیسرا انعام بھی کبھی نہین ملا تھا۔

ایک گھوڑ دوڑ مین جب انکا گھوڑا میدان گھوڑ دوڑ مین دوسرے نمبر پر آیا تو کپتان صاحب نے اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ "یہ تمھارا ہی کام تھا کہ اسکو دوسرے نمبر تک لے گئے اسمین گھوڑے کی تعریف نہ کرنا چاہیے بلکہ تم تعریف کے مستحق ہو"

فارسٹ۔حضور مین نے تو بہت کوشش کی تھی کہ یہی سب گھوڑون سے آگے نکل جائے لیکن افسوس اپالے کے قریب پہونچکر یہ ذرا ہمت ہار گیا۔

کپتان۔ فارسٹ اسمین تمھارا کچھ قصور نہین ہو بلکہ تم مستحق تعریف ہو تمھاری سواری جیکیانہ نہین بلکہ شریفانہ ہو مین تمکو کچھ سوالات کرکے ناراض نہین کرنا چاہتا لیکن یہ ضرور سمجھتا ہون کہ تم ہمین لوگون مین سے ہو اور مین تو یہ ڈنکے کی چوٹ پر کہونگا کہ تم ہزار بسوہ ہی عالی خاندان کے ایک روشن چراغ ہو چاہے وہ جو خاندان ہو۔

فارسٹ۔مین تو حضور جم فارسٹ ایک جیکی ہون میرے حسب ونسب سے کچھ بحث نہ ہونا چاہیے جب تک مین آپ لوگون کی خدمت کرتا رہونگا جم فارسٹ ہی رہونگا۔

کپتان۔تمھارا کہنا بہت صحیح ہو اور مین اس معاملہ مین کچھ زیادہ اصرار نہین کرنا چاہتا۔لیکن مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ بہت لوگون کا تمھاری نسبت یہی خیال ہو اور اب مین سمجھتا ہون کہ تم بہت جلد پہچان لیے جاؤگے۔

فارسٹ جب وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان نیو مارکٹ کی طرف آنے لگا تو اُس نے اس مسئلہ پر بہت غور کیا اور وہ خوب سمجھتا تھا کہ اگر وہ اس حالت مین پہچان لیا جائیگا تو اُسکے خاندان کی ضرور سُبکی ہوگی اور اُسکی مان اور بہن تو اُسکی

یہ حالت سُنکر شرم سے پانی پانی ہو جائینگی لیکن سوا اس صورت کے اور کوئی دوسرا ذریعہ اُسکو کسب معیشت کا نظر نہ آتا تھا اور اپنے اور اپنی پیاری مان بہنون کو مصیبت سے نجات دلانے کیواسطے اُسکو روپیہ کمانے کی زیادہ ضرورت تھی لہذا اُس نے اپنے دل کو خوب سمجھایا کہ اب چاہیے جو ہو چند روز اسی مصنوعی نام سے زندگی بسر کرنا چاہیے۔

دوسرے دن صبح کو جم فارسٹ وقت سے پہلے خواب راحت سے بیدار ہوا اور ہیلٹ کی طرف یہ دیکھنے گیا کہ دیکھون وہان گھوڑ دوڑ کیواسطے کیا تیاریان ہو رہی ہین۔ یہ جسوقت وہان پہونچا اسکو معلوم ہوا کہ سر مارماڈک گوڈوڈ کی گھوڑدوڑ کے بعد اسکاٹ لینڈ تشریف لے گئے ہین لیکن مسٹر پاییب کو حکم دے گئے ہین کہ وہ پیبروج اور ٹیش رینجر کو لیگر کے واسطے تیار کر رکھین۔ اور مسٹر پاییب اصطبل مین گھوڑون کو دیکھ بھال رہے ہین۔ یہ اصطبل کی طرف گیا۔

مسٹر پاییب نے اسکو دیکھ کر خود سلام مین سبقت کی اور کہا کہ عمر دراز تم خوب وقت پر آئے مین تمکو یاد ہی کر رہا تھا اچھا ذرا ہمکو مدد دو اور اسوقت ذرا پیبروج پر سوار ہو کر ٹیش رینجر کو نیچا تو دکھا دو۔ ٹیش رینجر پر پلینگٹن سوار ہو نگے اُنکو تم آخری میل سے آگے نہ نکلنے دینا۔

پلینگٹن۔ (سر ہلا کر اور جم کو سلام کر کے)۔ ہان ہان صاحب شوق سے سوار ہوجیے لیکن خوب یاد رکھیے کہ۔ ع

ہر روز عید نیست کہ حلوہ خورد کسے

(پیبر ہنسکر) بس ایک ہی ڈن اندھے کے ہاتھ بٹیر آتی ہر روز نہین ملتی۔ ہان یہ تو کہو وہ تمھارا اگرا جانور اب کس حالت مین ہے اور ابکی ڈان کاسٹر مین اُسپر کون سوار ہوگا۔

فارسٹ۔ مین نے تو اُسکو کل بھی دیکھا ہے بہت اچھا ہے اور لیجر کیواسطے تیار ہو رہا ہے لیکن یہ کہ وہ کیسا دوڑے گا کوئی نہین بتلا سکتا وہ عجیب مزاج کا جانور ہے اور ہمیشہ اپنی مرضی سے رفتار اختیار کرتا ہے نہ سوار کے اشارہ سے اور اب تو مین مسٹر گریسن کے اصطبل کے جانورون پر سوار ہی نہین ہوتا اور نہ مجھکو معلوم ہے

کہ کون اُسپر سوار ہوگا۔
پلنگٹن۔ وہ صرف انعامات کی کتاب کھوٹنے والون کا دوست ہو اور اُنکو وہ خواہ مخواہ فائدہ پہونچا دیتا ہو وہ اس قماش اور مزاج کا جانور ہو کہ اگر وہ اپنے دل پر رکھ لے تو بلا سوار کے بالاجیت لے ایسے گھوڑے پر مین توکبھی نہ سوار ہون۔ بہت اچھا مسٹر پایپ مین پُشن رینجر پر سوار ہوتا ہون اگر خدا نے میری مدد کی جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا ہو اور مسٹر فارسٹ آخر میں پر مجھکو ملین تو مین دیکھ لونگا کہ یہ کیسے پیبروج کو آگے نکال لیجاتے ہین لیکن کینگ گھوڑے کو مجھ سے ذرا آگے رہنا چاہیے۔
الغرض مسٹر پایپ کی ہدایت کے موافق گھوڑے اپنی اپنی مقررہ جگہ سے چھوڑے گئے لیکن پیبروج ہی جسپر فارسٹ سوار تھا پہلے پالے پر پہونچا جو کبھی پُشن رینجر سے آگے نہ نکل سکتا تھا۔
تب تو مسٹر پایپ کے بھی کان کھڑے ہوے اور تماشائیون نے بھی جم فارسٹ کی سواری کی مدّاحی کی اور رات کو عرصہ تک اسکا تذکرہ کلب گھر مین ہوتا رہا اور دوسرے دن اخبارون مین اُسکا ذکر چھیڑ گیا اور اخبار والون نے اپنی راے صاف صاف یہ لکھدی کہ جم فارسٹ جو ایک شریف خاندان کا ممبر ہی وہ بحیثیت جیکی کے جس گھوڑے پر سوار ہوگا اُسکے جیتنے مین کسی طرح کا شک نہین ہو سکتا۔
اس خبر کے پڑھنے سے ہر شخص اس فکر مین ہوا کہ اس مرتبہ اُسی گھوڑے پر ٹکٹ ڈالنا چاہیے جسپر جم فارسٹ سوار ہو۔
اور اسی خیال سے جم فارسٹ جب مسٹر پایپ سے رخصت ہونے لگا تھا تو اُس نے پلنگٹن سے الگ لیجا کر چپکے سے تاکہ پلنگٹن نہ سُن لے اس سے کہا کہ "تمکو ڈان کاسٹر کی گھوڑ دوڑ مین حاضری کا حکم ہو"۔
فارسٹ۔ آخر کیون یہ بھی کچھ معلوم ہو۔
مسٹر پایپ۔ یہ تو مجھکو کچھ پریذیڈنٹ صاحب نے نہین لکھا لیکن جب وہان آؤگے تو تمکو خود ہی معلوم ہو جائیگا اور یہ کہکر مسٹر پایپ وہان سے ٹہل گئے۔

اُنتیسوان باب

ایک دعوت

پادری ورنسفولڈ صاحب کے یہان آج دعوت ہو کپتان فاررنگٹن صاحب بھی اُسمین مدعو ہین جو سب سے پہلے آگئے ہین اور ایک آرام کرسی پر بآرام تمام بیٹھے ہوے پادری صاحب سے باتین کر رہے ہین۔

ان کپتان صاحب کو تو ہم کچھ پہچانتے ہین یہ وہی صاحب ہین جنکو ہم نے بیرونٹ مارماڈک صاحب کے ساتھ اکثر دیکھا ہو کوئی گھوڑ دوڑ ایسی نہ ہوگی جسمین یہ شریک نہ ہوتے ہون۔ یہ کھیل تماشہ اور قمار بازی کے دلدادہ ہین اور ایسے جلسون کا جیسا انکو حال معلوم ہو کسی کو کم معلوم ہو سکتا ہو۔ ماشاءاللہ خوش گو بھی انتہا درجہ کے ہین اپنی لسانی اور خوش بیانی سے جس مجلس مین تشریف رکھتے ہین اُسکے کُل حاضرین کو اپنی طرف مخاطب کرکے محظوظ کر دیتے ہین اور اسی وجہ سے پادری صاحب نے اپنے یہان انکو مدعو کیا ہو۔

ابھی پادری صاحب ان سے باتین کر ہی رہے تھے کہ مسز رالنگھم اور اُنکی مس صاحبہ کی تشریف آوری کی اطلاع ہوئی اور اُنکے ساتھ ہی ساتھ جان تھارندک صاحب اور دوسرے پادری صاحب مع اپنی بی بی اور صاحبزادی کے تشریف لائے۔ اور پادری ورنسفولڈ صاحب اپنے مہمانون کو لے کر کھانے کے کمرے مین گئے اور خود میز کے ایک طرف بیٹھ کر جان تھارندک صاحب سے فرمایا کہ آپ محاذ مین تشریف رکھیے اور اپنے دائین بائین خواتین کو جگہ دین تو بس ترکیب نشست ٹھیک ہو جائے۔

غرضکہ سب اپنی اپنی جگہ میز کے گرد کرسیون پر بیٹھ گئے اور کھانا شروع ہوا اور باتین ہونے لگین۔

دوران گفتگو مین گھوڑدوڑ کا بھی ذکر آگیا اور کپتان صاحب نے ایک جیکی کا ذکر کیا جو ہر طرح وضع و قطع اور ہنر و سلیقہ سے ایک تعلیم یافتہ شریف زادہ معلوم ہوتا تھا لیکن پیٹ کیواسطے اور روٹیان کمانے کی غرض سے جیکی کا کام

کرتا تھا۔
یہ سُن کر ایلین کے کان کھڑے ہوے اور اُنھون نے اپنے دل مین خیال کیا کہ وہ کہین اُسکا بھائی نہ ہو اور پوچھنے لگین کہ آپ نے اور کچھ حالات اُسکے دریافت کیے تھے۔
کپتان صاحب۔ مین نے ایک مرتبہ پوچھا تھا مگر اُس نے یہ کہکر ٹال دیا کہ آپکو اس سے کیا مین چاہے جس خاندان سے ہون لیکن جب تک آپ کی خدمات انجام دیتا ہون جم فارسٹ ہی رہونگا آپکو اپنے کام سے غرض یا میرے حسب ونسب سے اُسکو اسطرح بگڑتے دیکھ کر پھر مین نے کچھ نہین پوچھا۔
اُسکے بعد اور باتین ہونے لگین اور پھر جم فارسٹ کا کچھ ذکر درمیان مین نہین آیا۔

تیسوان باب

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر یہ چڑھ کے بولے

دیکھیے یا تو مسٹر گریڈل اسوقت تک اپنے کو چھپائے ہوے تھے یا اب خود اپنی قلعی کھولتے ہین۔ جسدن مسٹر پاپیب نے گریڈل سے کہا تھا کہ بیرونٹ صاحب نے حکم دیا ہو کہ تمکو اطلاع دیجائے کہ ڈان کاسٹر مین تمھاری ضرورت ہوگی اُسکے پیٹ مین چوہے چھوٹتے ہوے تھے اور اس خوف سے کہ پارک اور ڈان کاسٹر مین جنکی کی حیثیت سے جانے مین اُسکی نہایت سبکی ہوگی اور ہر شخص اُسکو پہچان لیگا وہان جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔
اس خیال کا آنا تھا کہ وہ اپنا وہ وعدہ بھی بھول گیا جو اُس نے ڈوبی سے کیا تھا کہ پارک کی گھوڑدوڑ مین جب وہ آئیگا تو اُس سے وہ ضرور ملےگا۔
اب اسکو یہ فکر ہوئی کہ کسی طرح وہ بیرونٹ صاحب سے ملے اور اُن سے عرض و معروض کرکے ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ مین جانے سے اپنے کو بچائے۔
آخر کار ایک دن اُس نے سُنا کہ بیرونٹ صاحب اپنے گھوڑون کو دیکھنے نیوپارک

مین آئے ہوے ہین بس یہ فوراً اُنکے اصطبل مین پہونچا اُسوقت وہ گھوڑون کو ملاحظہ کرکے مسٹر پاییب سے آیندہ گھوڑدوڑ کی بابت کچھ باتین کر رہے تھے۔

جم فارسٹ کو اُنھون نے دیکھا تو لیکن سوا اسکا سلام لے لینے کے کچھ زیادہ بات چیت نہین کی البتہ جب اصطبل سے جانے لگے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو اسقدر فرمایا "کیون جم تم اچھے ہو۔ مسٹر پاییب نے تو غالبًا تم سے کہدیا ہوگا کہ مین نے تمکو ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ مین حاضر ہونے کا حکم دیا ہو"

جم فارسٹ۔ جی ہان حضور۔ اُسی کی نسبت مین کچھ عرض کرنا چاہتا تھا لیکن اب موقع نہین رہا۔

بیرونٹ۔ تم اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر میرے ساتھ آؤ اور جو کچھ تمکو کہنا ہو کہو۔

جم فارسٹ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بیرونٹ صاحب کے برابر اپنا گھوڑا کرکے چلا اور کہنے لگا کہ "آخر حضور مجھکو ڈان کاسٹر مین حاضری کا حکم کیون دیتے ہین مسٹر پلنگٹن تو اب بالکل اچھے ہوگئے ہین اور وہ اب قابل اطمینان سواری دے سکتے ہین۔

بیرونٹ۔ تو کیا میرے پاس ایک ہی گھوڑا ہو گھوڑے متعینہ مین کسی پر وہ سوار کیا جائیگا اور کسی پر تم۔

جم فارسٹ۔ لیکن حضور اگر مجھکو ڈان کاسٹر اور یارک کی گھوڑدوڑ سے معاف فرمائین تو مین نہایت مشکور ہونگا۔

بیرونٹ۔ یہ کیون آخر اسکی کچھ وجہ جب سال بھر تک مین تمکو برابر گھر بیٹھے کی تنخواہ محض اس وعدہ پر دیتا رہا کہ جب اور جس گھوڑدوڑ کیواسطے مجھکو تمھاری خدمات کی ضرورت ہوگی مین تمکو طلب کرونگا اور تمکو حاضر ہونا ہوگا تو اب تم کسطرح عذر کر سکتے ہو۔

جم فارسٹ۔ حضور کا یہ فرمانا بہت درست ہو لیکن محض حضور کی عنایات پر بھروسہ کرکے ایسا عذر کرتا ہون۔

بیرونٹ۔ جب تک مین تمھارے اسباب عذر کو نہ سُن لونگا اور اُنکو صحیح و جائز نہ سمجھ لونگا مین ہرگز یہ درخواست منظور نہ کرونگا۔

فارسٹ - ایسی حالت مین مجبوراً مجھکو اپنے وجوہات عرض ہی کرنا ہونگے مختصراً اسن لیجیے مین اپنے باپ اسٹر انگھم کا اکلوتا بیٹا ہون آپ تو اُن سے خوب واقف ہونگے۔

بیرونٹ - (تعجب سے فارسٹ کا مُنہ دیکھ کر) - این! تم مسٹر گریڈل رانگھم ہو اور تمھاری نسبت جو افواہ ایک عرصہ سے مشہور ہو وہ صحیح ہو۔ بھلا مسٹر اسٹر سے کون شخص واقف نہ ہوگا اور خصوصاً وہ لوگ جنکو گھوڑدوڑ سے ہمیشہ سے تعلق رہا ہو۔ اور میرے تو وہ ایک خاص عنایت فرما تھے۔ سال گزشتہ مین اُنکو فیٹین لیگ نے بہت نقصان پہونچایا تھا اور اُس نقصان کے باعث مسٹر اسٹن تمھارے چچازاد بھائی ہوے تھے اور وہ صدمہ تمھارے والد کو ایسا سخت ہونچا تھا کہ اُس سے وہ آخر جانبر نہ ہوسکے اور اُس گھوڑدوڑ کے دوسرے ہی ہفتہ مین وہ قضا کر گئے۔ اب اسٹن کا برتاؤ تم سے کیسا ہو۔

گریڈل - اسکو نہ پوچھیے وہ تو مجھکو دیکھے خار کھاتے ہین اور مین بھی اُنکو اچھا نہین سمجھتا۔ لیکن پہل اُنھین کی طرف سے ہوئی ہو۔ اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ آخر وہ مجھ سے کیون ناراض ہین۔

بیرونٹ - یہ تمکو نہین معلوم ہو وہ تو تمھارا جنم کا دشمن ہو تمھاری ولادت اُسکے حق مین سم قاتل ہوگئی ہو اگر تم نہ پیدا ہوے ہوتے تو تمھارے باپ کی جائداد کا سوا اُسکے اور کون وارث تھا۔ میان تمھارے پیدا ہونے کی وجہ سے وہ اس ترکہ سے محروم ہوگیا۔

فارسٹ - یہ مجھکو آج معلوم ہوا آج سے پہلے مجھکو اسکا خیال بھی نہ ہوا تھا اور یہی وجوہات ہین کہ وہ مجھ سے ہمیشہ ناراض رہتا ہو اور والد کے مرنے پر اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ اب تم جاکر کہین سائیسی کرو۔

بیرونٹ یہ سُنکر اپنی ہنسی ضبط نہ کرسکے اور ہنسکر بولے صلاح نہ شد بلا شد یہ صلاح تو اُسی کے حق مین مضر ہوئی۔ اگر تم اُسکی صلاح پر عمل نہ کرتے تو گوڈوروڈ کی گھوڑدوڑ مین اُسکو اتنی بڑی خلال کون دیسکتا تھا اور اسی سے تو مین چاہتا ہون کہ ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ مین تم شریک ہو تمکو شاید یہ نہین معلوم

کہ ڈیننگ ماسٹر کو مین نے ایک سال کیواسطے کرایہ پر لے لیا ہی گو ڈو وڈ مین بھی
وہ میری ہی طرف سے دوڑا تھا اور ڈان کاسٹر مین بھی وہ میری طرف سے
دوڑنے والا ہی اسی وجہ سے مین تمکو تکلیف دینا چاہتا تھا۔
گریڈل۔ وہ گھوڑا اپنی راے سے کام کرتا ہی مین ہون یا کوئی اور سوار اُسکے
مزاج کے خلاف اُس سے کام نہین لے سکتا۔ اگر پلنگٹن بھی اُن ہدایت پر عمل کریگا
جو مجھکو دی گئی تھین تو غالبًا وہ بھی اُسکو سب گھوڑون کے آگے نکال لیجائیگا اور
آپ خود ہی خیال فرمائین کہ اپنے ہی دیس مین جب مین جیکی کی خدمات انجام
دیتا ہوا دیکھا جاؤنگا تو کیسا ذلیل ہونگا اور گو مین خود اُسکا خیال نہ کرون لیکن
میری مان و بہن ندامت سے پسینہ پسینہ ہو جائینگی۔
بیرونٹ۔ ہان یہ تو صحیح ہی اور ایسی حالت مین مین اب زیادہ اصرار نہین کر سکتا
گو تمھارے شریک گھوڑدوڑ نہ ہونے سے مجھکو نقصان کا ضرور اندیشہ ہی لیکن
تمھارے خاندانی عزت کے سامنے مین اپنے نقصان کی کچھ حقیقت نہین سمجھتا مگر
یہ تو بتلادو کہ وہ ہدایتین کیا تھین جو تمکو اس گھوڑے کی بابت دی گئی تھین۔
گریڈل۔ کچھ بھی نہین صرف یہ کہ گھوڑے کی لجام بالکل ڈھیلی رہے اور اُسکو بالکل
اُسکی رفتار پر چھوڑکر سوار بُت بنا ہوا چپکا بیٹھا رہے۔
بیرونٹ۔ خیر اب تو سب باتین ہو گئین اب تم جا سکتے ہو۔ اور میری طرف سے
مطمئن رہو جہان تک میرے امکان مین ہوگا تمھارے والد کی دوستی کے خیال
سے تمھاری مدد کو ہمیشہ تیار رہونگا۔
گریڈل۔ تو مین آپ کے سرکار کی جیکٹ (وردی) واپس کردون۔
بیرونٹ۔ ابھی اسکی جلدی نہین ہی۔ اچھا خدا حافظ۔

اکتیسوان باب

انتظار پیام تار

آج ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑ کا دن ہی۔ دن ختم ہو گیا ہی آفتاب غروب ہونے کو
ہی پرندے اُڑ اُڑ کر اپنے بسیرے کو جارہے ہین سُرخی شفق آسمان پر نمودار ہو گئی ہی

لیکن نیو یارک مین کوئی اطلاع ڈان کاسٹر کے گھوڑدوڑ کی ہار جیت کی نہین آئی جم فارسٹ نتیجہ کا انتظار کرتے کرتے جب تھک گیا تو وہ کلب گھر مین گیا وہان بھی لوگون مین اسی کا چرچا تھا لوگ طرح طرح کی چہ میگوئیان آپس مین کر رہے تھے کسی کی راے تھی کہ اس مرتبہ مسٹر گریسن نے اپنے گھوڑون کو خوب تیار کیا ہی اور میدان اُسی کے ہاتھ رہیگا کوئی کہتا تھا نہین صاحب سرمار ماڈک کے گھوڑون کے سامنے وہ کیا میدان جیت سکتا ہی غرضکہ وہان بھی کچھ مفصل حال نہ معلوم ہوا تو جم فارسٹ کا ماتھا ٹھنکا اور وہ اپنے دل مین سمجھا کہ ضرور کچھ دال مین کالا ہی اگر بیرونٹ صاحب کے گھوڑے جیتے تو ضرور بذریعۂ تاربیان اطلاع آجاتی چنانچہ یہی ہوا اور صبح کو اخبارات مین حسب ذیل نتیجہ شائع ہوا۔

قیدورا + + + ۱

کمٹ + + + ۲

پُش رینجر + + + ۳

یہ دیکھ کر جم فارسٹ کو بڑا رنج ہوا کیونکہ اول اور دویم گھوڑے جو نکلے تھے وہ اُسکے چچازاد بھائی مسٹر السٹن کے تھے اور سرمار ماڈک کا گھوڑا تیسرے نمبر پر تھا اور ڈینسنگ ماسٹر کا اُسمین کہین ذکر ہی نہ تھا۔

ادھر اس کامیابی پر السٹن کو نہایت ہی مسرت ہوئی اور چونکہ جیت مین اُسکو کثرت سے روپیہ مل گیا تھا لہذا وہ اس فکر مین ہوا کہ جسطرح ممکن ہو وہ اُس سے السٹر رانگھم کی جائداد اور مکان خرید لے اور اسی خیال سے اُس نے مسٹر پیرسین اپنے شریک اور مشیر قانونی سے پوچھا کہ کچھ تمکو خبر ہی کہ السٹر کا مکان اور علاقہ کب نیلام ہوگا۔

پیرسین۔ ہان معلوم کیون نہین۔ ان دنون قرضخواہون نے زیادہ نرغہ کیا ہی اُسپر رسٹن نے یہ ارادہ کیا ہی کہ جائداد کو تو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیلام کرے اور اگر اُس سے پورا روپیہ قرضخواہون کا نہ نکلے تو آخر مین مکان کو بھی بیچ ڈالے۔

السٹن۔ اچھا ذرا خیال رکھنا اور جب جائداد نیلام ہونے لگے تو مجھکو ضرور خبر کرنا۔

پیرلیسین ۔ آخر تم کیا کروگے ۔
النسٹن ۔ میرا ارادہ ہو کہ اُس جائداد کو خود خرید کرلون ۔
پیرلیسین ۔ اسکی تمکو ضرورت ہی کیا تمھاری جائداد خود کیا کم ہو ۔
النسٹن ۔ تم سمجھتے نہین مین اُس لونڈے گریڈل کو ہرطرح سے نیچا دکھانا چاہتا ہون ۔
پیرلیسین ۔ ہرطرح سے تم نیچا دکھاچکے اب کیا نیچا دکھاؤگے کہین وہی تمکو نیچا نہ دکھائے مجھکو خوب یاد ہو کہ تم ہی نے اُس غریب کو اُسکی مان وبہن کے پاس سے یہ کہکر نکالا تھا کہ کہین جاکر گھانس کھود یا سائیسی کر اور اُس نے سائیسی ہی کرکے ایک بار تمکو نیچا دکھا دیا اور کیا عجب ہو کہ پھر تمکو وہ زیر کرکے بالکل برباد کردے ۔
النسٹن ۔ وہ مجھکو کیا زیر کریگا بس ایک دفعہ ہوچکا ۔ ع
ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے
پیرلیسین ۔ دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے ۔ ایسی باتین خدا کو بھی بُری معلوم ہوتی ہین گوڈ دوڑ مین تم کچھ روپیہ جیت کیا گئے ہو کہ تمھارا حوصلہ بڑھگیا ہو اور اُس غریب کی جائداد پر دانت لگائے ہو اس سے بہتر یہ ہوگا کہ السٹر کے بلون کا روپیہ ادا کردو ۔ رسٹن کا ایک خط آیا تھا وہ تمھاری خواہش کے موافق ایک ہزار پونڈ پر معاملہ کرنے کو تیار نہین ہو وہ کہتا ہو کہ اگر آدھے پر بھی مصالحت ہوجائے تو بہتر ہو ورنہ وہ اُن بلون کو لارڈ وایٹ بی کے حوالے کردیگا ۔
النسٹن ۔ (کانپ کر) ۔ یہ تو بہت ہی خرابی کا باعث ہو وہ میرا جانی دشمن ہو اور السٹر اور اُسکے خاندان کا دلی دوست اور پھر خدا نے اُسکو روپیہ بھی دے رکھا ہو وہ ضرور مجھکو رگڑ ڈالے گا ۔ اچھا بہتر ہو اُس سے صلح ہی کرلینا مناسب ہو ۔
ادھر ڈیننگ اسٹر کی ناکامیابی پر مسٹر گریسن افسوس کررہے تھے اور بیرونٹ صاحب علیحدہ دست تاسف مل رہے تھے کہ آج مسٹر گریڈل نہ ہوے ورنہ مسٹر النسٹن کو پھر نیچا دکھاتے ۔ اور مسٹر پلنگٹن الگ کھسیانا ہورہا تھا ۔
بیرونٹ ۔ (مسٹر گریسن سے) ۔ کیون صاحب آج تو آپ کا گھوڑا دھوکا دیگیا ۔

گریسن ۔ مین نے تو آپ سے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ گھوڑا ہر طرح سے صحیح اور تندرست ہو اور اُسکے ہاتھ پیر لوہے کے ہین لیکن دل اُسکا پتھر کا اور مزاج شاہون کا ہو وہ اپنی راے سے کام کرتا ہو اسمین مسٹر پلنگٹن کا کچھ قصور نہین ہو اُس غریب نے تو بہت کوشش کی لیکن پالے کے قریب پہونچکر گھوڑے کا مزاج کچھ ایسا بگڑ گیا کہ اُس نے آگے قدم ہی نہ بڑھایا ۔

بیرونٹ ۔ خیر کچھ مضائقہ نہین جو ہو گیا سو ہو گیا گزشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط اور دوسرے لوگون مین یہ چرچا ہو رہا تھا کہ اس مرتبہ غرور نے ان لوگون کو نیچا دکھایا اور غروری کی وجہ سے انھون نے اپنے شریک نفع کو بھی نقصان پہونچایا اور اُسی کے ساتھ لوگ یہ بھی کچھ کچھ کہہ رہے تھے کہ گریڈل راکنگھم اور جم فارسٹ ایک ہی شخص تھا اور اسی وجہ سے وہ یہان ڈینسنگ ماسٹر پر سوار نہین ہوا تا کہ پہچان نہ لیا جائے اگر وہ ہوتا تو ضرور ڈینسنگ ماسٹر بازی لیجاتا ۔

بتیسوان باب

سر مار ماڈک نے اپنی جیکٹ واپس لے لی

اس واقعہ کی بابت جسکا ذکر باب ماسبق مین کیا گیا ہو دو باتین اور ظہور پذیر ہوئین اول تو یہ کہ شروع ماہ اکتوبر مین سر مار ماڈک نے ایک خط گریڈل کو اپنی جیکٹ کی واپسی کے متعلق لکھا ۔ اُسمین اُس نے نہایت اخلاقی اور دوستانہ الفاظ استعمال کیے تھے اور جو کچھ نقصان اُسکے شریک گھوڑدوڑ نہ ہونے سے ہوا تھا اُسکا ذکر بالکل ہی اُڑا دیا تھا اور القاب و آداب مین مساوات کا خیال رکھا تھا ۔ اور اُس نے جو اپنی جیکٹ اس سے مانگی تھی تو اُسکی نسبت اُس نے یہ لکھا تھا کہ مین اپنی جیکٹ تم سے اس خیال سے نہین واپس مانگتا کہ تم پارک اور ڈان کاسٹر مین میرے گھوڑے پر سوار نہین ہوے بلکہ دُنیا جب تمکو پہچان جائیگی جو اب ہفتہ عشرہ ہی مین ہوا چاہتا ہو تو وہ میرا نام دھرینگے کہ اسکو کیا ہوا تھا جو اپنے ایک برابر والے اور دوست کے لڑکے کو اپنے یہان ملازمت مین رکھا تھا بس اس خیال سے مین جیکٹ واپس لیتا ہون لیکن

جہان تک میرا امکان ہوگا مین تمھاری مدد سے مُنھ نہ موڑونگا بلکہ بہت خوش ہونگا اگر تمھارا کوئی کام مجھ سے نکل سکے اور اب گو مین تمکو بظاہر اپنی ملازمت مین رکھنا نہین چاہتا لیکن تمکو ہر وقت اس امر کا اختیار ہوگا کہ جب تم چاہو میرے گھوڑون مین سے جسکو پسند کرو اُسکو اپنا ہی سمجھ کر سوار ہو۔

تمھارا خالص دوست

مار مارڈک مارٹمین ڈیل

اس جیکٹ کے واپس منگا لینے پر بیرونٹ کے دوست و احباب کو اور خصوصًا کپتان فارنگٹن کو تعجب ہوا اور جب اُنھون نے وجہ پوچھی تو بیرونٹ نے صاف کہدیا کہ بوجہ اُسکے ایک شریف زادہ اور اپنے ہم پیشہ ہونے کے اُسکو بطور اپنے ملازم کے رکھنا مناسب نہین ہو کیونکہ اُس نے اپنی اصلیت کا اظہار مجھ سے کردیا ہو لیکن وہ ایک راز ہو جسکو مین اور کسی سے اُسوقت تک نہین بتلا سکتا جب تک کہ وہ خود افشا نہ ہو جائے۔

کپتان فارنگٹن۔ مجھکو جو شبہہ تھا وہ صحیح نکلا ضرور وہ کسی شریف خاندان کا لڑکا ہو

ادھر ڈوبی کا ایک خط گریڈل کے نام اس مضمون کا آیا کہ واہ صاحب واہ آپ نے مجھکو خوب راہ دکھائی مجھ سے تو یہ وعدہ تھا کہ پارک سایر اور ڈان کاسٹر کی گھوڑدوڑون مین تمکو اپنی شہ سواری دکھاؤنگا اور پھر شب کو آکر تم سے باتین کرونگا پر یہ کیا ہوا معلوم ہوتا ہو پارک سائر مین اس نئی پیشہ مین آتے ہوے آپکو شرم آئی ہان صاحب امیرزادون کو جیکی کے لباس مین ظاہر ہونا ضرور نازیبا ہو خصوصًا اُس مقام پر جہان لوگ اُسکو پہچانتے ہون جب آپ اتنے سے خیال کی وجہ سے اپنے مُلکی گھوڑدوڑون مین شریک نہ ہوے تو بھلا آپ ایک داروغہ اصطبل کی لڑکی سے ساتھ رشتۂ مناکحت جوڑنے پارک سائر کے گرجا مین کسطرح تشریف بیجا ئینگے کیا آپ کی شادی بھی کسی دور دراز ملک مین جہان آپ نے بحیثیت ایک جیکی کے اپنا نام پیدا کیا ہوگا ہوگی۔ مین تو وہان کے گرجا مین ہرگز نہ جاؤنگی بس آپ کی محبت کا امتحان ہو گیا جواب خط جلد لکھو اور یہ بتلاؤ کہ تمھارے شریک گھوڑدوڑ نہ ہونے کے کیا اسباب ہوے۔

اس خط نے گریڈل کے دل پر بہت اثر کیا اور نادم ہو کر کہنے لگا واقعی ڈوبی سچ لکھتی ہین اگر مین جیکی کی حالت مین اپنے کو نہین دکھا سکتا تو بھلا مین اُسکے ساتھ شادی کسطرح کرونگا۔ خیر مین چاہے اسی پیشہ مین ظاہر ہو جاؤن لیکن اس پیشہ کو اُسوقت تک نہ چھوڑونگا جب تک کہ خوب روپیہ نہ کما لون اور جس پیشہ مین عزت کے ساتھ روپیہ ملے اُسکو ذلیل سمجھنا نادانی ہو اور اُسی پیشہ کے لوگون کو اپنے سے ذلیل سمجھ کر اُنکے ساتھ بیاہ شادی نہ کرنا حماقت ہو۔ اگر سرمارماڈک کی جیکٹ میرے پاس سے لیلی گئی تو اُسکے ساتھ میری قسمت نہین گئی ایک ذرہ بند ہزار ذرہ کھلے۔ اب ہر شخص میرا خواستگار ہی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اکتوبر کے ہفتہ اول کی گھوڑدوڑ ہین اسکو بہت سواریان ملگئین اور اُسمین ہزارہا روپیہ اس نے کما لیا۔

لیکن سرمارماڈک کے گھوڑے اُس گھوڑدوڑ مین بھی ناکامیاب رہے اور مسٹر اسٹن کے گھوڑون نے معرکہ جیت لیا۔

اسپر مسٹر اسٹن پھر جامہ مین پھولے نہ سمائے اور واپسی کے وقت پرسین سے کہنے لگے "دیکھو میری قسمت اب پھر پلٹ چلی اور میرے اقبال کا ستارہ اوج پر آنے لگا اب مین ضرور کرنیلی چیس کو مول لونگا اور اُس بھیک منگے لونڈے کے دن لدگئے اب میری باری ہی۔ ایک دفعہ کیا وہ اپنا گھوڑا نکال لے گیا بس اُسکی شہرت ہوگئی اُسکو سواری کی تمیز بھی ہی؟"

پرسین۔ یہ کیا بکتے ہو یہ تمکو کہنا زیبا نہین کہ اُس لڑکے کو سواری نہین آتی۔ مین نے تم سے پہلے ہی کہدیا کہ مین تمھاری اس راے کو کبھی تسلیم نہ کرونگا۔ اگر نوجوان رانگم تمھارے مقابلہ مین گھوڑے پر سوار ہوتا اُسوقت البتہ اگر تمھارے گھوڑے جیت جاتے تو تم یہ کہہ سکتے تھے۔ خدا کے غضب سے ڈرو مین بلاتعصب کہتا ہون کہ مین خوب سمجھتا ہون کہ یہ لڑکا تمھاری تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا اور جب تک یہ اپنے باپ کا عوض تم سے نہ لے لیگا تمھارا پیچھا نہ چھوڑیگا۔

اسٹن نے اسکا جواب نہایت لاپرواہی سے بظاہر ان الفاظ مین دیدیا کہ "اچھا یہی سہی" لیکن دل مین اُسکے ایک فکر ہوگئی کہ مسٹر پرسین جو اُسکا شریک ہی

جب ایسا کہتا ہی تو ضرور راکنگھم سے اُسکو کچھ نقصان پہونچنے والا ہی۔

تینتیسوان باب

آنٹ میری

مسز راکنگھم کی ایک بڑی بہن تھین اُنکا نام میری تھا یہ ایک نہایت نیک نفس اور ملنسار خاتون تھین اور گو اُنکی آمدنی متوسط درجہ کی تھی لیکن انکا اثر ایک بہت بڑے حلقہ پر تھا اور وہ سب انکو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے انکو جب یہ خبر ہوئی کہ اُنکے بہنوئی مرگئے اور اُنکی بہن اور بھانجی و بھانجے پر تباہی آگئی اور بھانجہ کہین کمانے کی غرض سے پردیس کو نکل گیا ہی تو انکا دل بہت کڑھا اور اُنھون نے فوڑا اپنی بہن اور بھانجی کو لکھا کہ وہ اب اُنکے ساتھ آکر رہین اور جو کچھ خدا نے اُنکو دے رکھا ہی اُسمین وہ بھی شریک ہون۔

لیکن مسز راکنگھم نے اس درخواست کو نہایت شکرگزاری کے ساتھ نامنظور کردیا اور اُنکی ہمت وغیرت نے گوارا نہ کیا کہ اپنے شوہر اور باپ کا گھر چھوڑکر بہن و خالہ کے یہان جاکر رہین۔

اسپر بھی میری کو اپنی بہن اور اُسکی اولاد کا خیال ہمیشہ رہتا تھا اور وہ اس فکر مین رہتی تھی کہ وہ کیا کرے کہ اُسکی بہن اور اُسکی اولاد کے دن پھر جائین۔

اُسی درمیان مین اُسکو خبر ملی کہ گریڈل جسکا پتہ اُسکی مان و بہن کو بھی نہین معلوم نیویارک مین جم فارسٹ کے نام سے جیکی کا کام کرتا ہی اسکا سُننا تھا کہ اُسکو ایک روحی صدمہ ہوا اُسکا مخبر کوئی معمولی آدمی نہ تھا بلکہ اُس نے بہت تحقیق کرکے انکو لکھا تھا تھوڑی دیر تک وہ اس فکر مین غلطان و پیچان رہی کہ آخر یہ گریڈل نے کیا کیا۔ اُسکو اپنے خاندان کا بھی کچھ پاس نہ ہوا جو ایسے ذلیل پیشہ کو اُسنے اختیار کرلیا۔

اُسی فکر مین جاکر وہ لیٹ رہی اور لیٹے لیٹے اُس نے ہر پہلو پر غور کیا تو اُسکی سمجھ مین آگیا کہ اگر اسوقت گریڈل یہ پیشہ اختیار نہ کرتا تو کیا کرتا۔ اور جو اخبار اُس نے اُسکے متعلق سُنے تھے وہ سب اطمینان بخش بھی تھے اُسکے مخبر نے اُسکو

یہ بھی لکھا تھا کہ گو مسٹر راکنگھم کو لوگون نے پہچان لیا ہو اور وہ خوب جان گئے ہین کہ جم فارسٹ اور مسٹر راکنگھم ایک ہی شخص ہین لیکن کل اشخاص امیر و غریب سب اُسکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور اُسکی استقلال مزاجی اور ہمت کی تعریف کرتے ہین کہ اُس نے یہ پیشہ اختیار کرکے ایک بگڑے ہوے اور تباہ شدہ خاندان کو جو اسی کمبخت گھوڑ دوڑ کی بدولت مٹ گیا ہو بنانے کی فکر کی ہو اور امیرزادے گھوڑ دوڑ مین اپنا روپیہ تباہ کرتے ہین اور یہ اُسی گھوڑ دوڑ سے روپیہ پیدا کر رہا ہو اور ہر طرف سے صدائین آفرین و مرحبا کی بلند ہو رہی ہین - اور اُسکے دیکھا دیکھی لیڈی ڈی فرنٹن نے بھی ارادہ کر لیا ہو کہ وہ اپنے چھوٹے صاحبزادے کو یہی پیشہ سکھائینگی -

ان حالات پر غور کرکے وہ خوش ہوئی اور فوراً اپنی بہن و بھانجی کو جو عرصہ سے گریڈل کی نقل و حرکت اور اُسکے پتہ کی جویان تھین اُسکے حالات لکھ بھیجے اور یہ لکھا کہ جسطرح یہ خبر سُن کر پہلے مجھکو صدمہ ہوا تھا غالباً اُسیطرح تمکو بھی صدمہ ہوگا لیکن اصل مین ہملوگون کو اُسکی اس حرکت پر رنج و غصہ نہ کرنا چاہیے بلکہ اُسکی ہمت و استقلال کی تعریف کرنا چاہیے کہ جو اس ناز و نعم مین پلا ہو وہ مصیبت پڑنے پر نہ گھبرائے اور اُسکے مقابلہ کرنے پر کمر ہمت باندھ لے - اُسکے اس پیشہ کے اختیار کرنے سے کوئی اُسکو حقارت سے نہین دیکھتا بلکہ اور اُمرا نے اُسکے نقش قدم پر چلنے کا تہیہ کر لیا ہو پس بہن تم اُسکو سپوت خیال کرو اگر خدا نے چاہا تو اُسکی وجہ سے تمھارے گئے ہوے دن پھر پلٹ آئینگے

اسکے جواب مین مس ایلن نے اپنی خالہ کو حسب ذیل خط لکھا :-

میری پیاری خالہ جان - یہ تو آپ کو معلوم ہو کہ ہم لوگ گریڈل کے حالات معلوم کرنے کے کسقدر مشتاق تھے اور اُسکے نہ معلوم ہونے سے ہمکو ہر وقت بیچینی رہتی تھی لیکن آپ کے سرفراز نامہ نے آکر ہماری بیچینی کو اور بھی بڑھا دیا ہاے گریڈل نے یہ اپنے کو کیون ذلیل و خوار کر رکھا ہو - ارے اُسکو اپنے باپ کے نام کا بھی کچھ خیال نہ ہوا اُس نے تو ہماری ناک کٹا دی اب ہم یا آپ سوسیٹی مین کیا منھ لیکر جائینگے جدھر جائین گے لوگ انگشت نما بنائینگے نام دھرینگے

مُنہ چڑھا ئینگے اور کہینگے کہ وہ لونڈا اُنھین کا عزیز دار ہی جو جیکی کا کام کرتا ہی
ہی ہی مین تو اس خیال سے کٹی جاتی ہون - اور خالہ جان تم نے اور بھی سُنا
گر بدھل نے اس سے بھی بڑھ کر ایک سامان ہماری رسوائی کا کیا ہی جسکے
خیال سے میرے تو رونگٹے کھڑے ہوے جاتے ہین اُنھون نے اُسی فرقہ کی
ایک چھوکری سے ناتا جوڑنا چاہا ہی - اگر مُوا یہ پیشہ اختیار کرلیا تھا تو کرلیا تھا
اب یہ کیا ضرور تھا کہ اُسی پیشہ والون مین مل بھی جائین اور اُنھین نگوڑون کی
چھوکریون سے جنکو مین اپنی ایڑی چوٹی سے وارون شادی رچانے کی فکر کرین
خالہ جان صدقہ جاؤن ذرا تمھین اُنکو سمجھاؤ شاید تمھارا کہا وہ مان جائین اور اس
خیال سے درگزرین - اَب تو اُنکا مزاج کچھ ایسا بدل گیا ہی کہ وہ میری تو کیا میری
امان جان کے کہنے سُننے کا بھی کچھ خیال نہین کرتے اور جو اُنکے جی مین آتا ہی کر گزرتے
ہین - ابھی حال مین کھڑی سواری جیسے کسی غیر کے یہان جاتے ہین مجھکو اور
امان جان کو دیکھنے آئے تھے کچھ مکان اور علاقہ کے جدا کرنے کی باتین تھین اور
اُسکے وکیل نے اُنکو اُسی کے مشورہ کو بلا بھیجا تھا ورنہ آتے بھی نہ وکیل سے مل کر
یہان بھی چلے آئے تھے امان جان اچھی طرح دیکھنے بھی نہ پائین کہ وہ جوتا جھاڑکر
اُٹھ بیٹھے اور کہا لو خدا حافظ مین جاتا ہون - امان جان حیرت سے مُنہ دیکھنے لگین اور
بولین دُوئی بیٹا ایسا بھی ہوتا ہی مین جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائی اور تم چلے اُسکے
جواب مین بولے تو کیا بولے یہ کام ہی تو جہان ہی مجھکو اب زیادہ فرصت نہین اور
آج ہی اپنے کام پر مجھکو حاضر ہونا ہی" یہ کہا اور کھٹ کھٹ زینہ سے اُترنے لگے مین نے
دوڑکر دامن پکڑ لیا اور کہا کہ بھیا سدھارنے کو خیر سے سدھارو لیکن اپنی خیر صلاح
کے دو بول تو لکھد یا کرو یہان امان جان پریشان رہا کرتی ہین اُسکے جواب مین کہا
کہ خط لکھنا تو ابھی مناسب نہین لیکن مین خود کبھی کبھی چلا آیا کرونگا -

خالہ جان آپ ضرور اُنکو لکھین کہ اُس چھوکری کے ساتھ وہ شادی نہ کرین ورنہ
غضب ہو جائیگا سمجھانا ہمارا کام ہی ماننا نہ ماننا اُسکا کام - میری اچھی خالہ جان
کوشش کیجیے اور ہملوگون کو مذلت ورسوائی سے بچا لیجیے -

عریضہ فدویہ
"دلہن"

یہ خط پڑھکر آنٹ میری کا کلیجہ دھک سے ہوکر رہ گیا وہ اسکو خوب سمجھتے ہوئے تھی کہ گو گریڈل پرجم فارسٹ کے نام سے جاکی کا کام کرنا اہل برادری کی نگاہ (ون) مین چندان ذلیل نہ سمجھا جائیگا لیکن لوگ اُسکی زوجہ کو جو اُسی گروہ سے ہوگی عزت کی نگاہ سے نہ دیکھینگے۔

اُسکے بعد اُس نے ذرا غور کیا اور اُسکو یاد آیا کہ ایک شوخ اور خوش طبع لڑکی کو اُس نے ضرور دیکھا ہو جو باوجود اُس گروہ مین پیدا ہونے کے اپنا طور وطریقہ شریفانہ رکھتی ہو اور شاید اُسکا نام ڈوبی ہو اور پھر دیر تک سوچتی ہین کہ آخر وہ کونسا خوش نصیب خاندان ہو جسمین ایسی لڑکی پیدا ہوئی ہو۔ وہ اپنے دل مین کہنے لگی لڑکون کی باتون کا اعتبار ہی کیا گریڈل کی عمر ابھی صرف اُنیس سال کی ہو اور ایلن اُس سے کچھ بڑی ہو اگر اُن دونون کے درمیان مین ایسی باتین ہوئین جن سے ایلن کو یقین ہوگیا کہ اُسکے بھائی کے دل مین اُس لڑکی کے ثمر محبت نے گہری جڑ پکڑلی ہو تو کوئی بات نہین لڑکے آپس مین اکثر ایسی باتین اپنے بچپنے مین کیا کرتے ہین جنکو سمجھدار ہوکر وہ بالکل بھول جاتے ہین۔

چونتیسوان باب

جان تھارندیک سے ایک مشورہ

ایلن اپنی خالہ میری کا خط پڑھکر بہت بے چین ہو گئی اور یہ چاہتی تھی کہ کوئی فکر ایسی ہو کہ وہ اپنے بھائی کو ایسے ذلیل پیشہ سے جسکو اُس نے اپنا ذریعہ معاش گردانا ہو باز رکھے اور ڈوبی گرہیسن سے شادی کرنے سے روکے کیونکہ اُسکے نزدیک یہ دونون باتین اُسکے خاندان کیواسطے باعث ننگ تھین لیکن وہ خوب جانتی تھی کہ اُسکے کہنے کا کچھ اثر گریڈل پر نہ ہوگا اسوجہ سے اُس نے ارادہ کیا کہ کسی ایسے شخص کو اس معاملہ مین وسیلہ گردانے جسکے کہنے کا اثر گریڈل پر ہو۔

بہت دیر تک سوچنے کے بعد اُسکے خیال مین اس گون کے ایک مسٹر جان تھارندیک نظر آئے اور اُسنے ارادہ کیا کہ چلکر اُن سے کہنا چاہیے لیکن پھر اُسنے اپنے دل کو

یہ کہکر باز رکھنا چاہا کہ ایک غیر شخص سے اپنے خانگی امور کہتا اور گھر کا چھپا ہوا راز افشا کرنا مناسب نہین ہی لیکن پھر اُس نے خیال کیا کہ یہ راز اب زیادہ روز چھپنے والا نہین ہی ایک نہ ایک دن تھارندیک سُننے ہی گا پھر کیون نہ مین اُس سے مشورہ کرکے اُسکے انسداد کی فکر کرون۔

اس خیال کا آنا تھا کہ اُسنے اپنا بونٹ اور ٹوپی سنبھالی اور گھر سے نکل کر سیدھی مسٹر تھارندیک کے بنگلہ پر پہونچی۔

وہ کہین باہر گئے ہوے تھے اُنکی خادمہ نے اسکو کتب خانہ کے کمرے مین جہان آتشدان روشن تھا لیجا کر بٹھایا اور یہ کہا کہ "میرے مالک اب آتے ہی ہونگے اُنکے تشریف لانے کا وقت آگیا"۔

ابھی یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ مسٹر تھارندیک آگئے اور مس ایلین کو اپنے مکان مین دیکھکر بہت خوش ہوے اور بولے۔ شعر

ہزار شکر یہان تک تمھین خدا لایا
مراد آئی دعا اپنی مستجاب ہوئی

واقعی اسوقت تو مجھکو یہ ایک نعمت غیر مترقبہ سی مل گئی اور یہ دیکھکر مین اور خوش ہوا کہ میری خادمہ نے تمکو ایسے کمرے مین لاکر بٹھایا ہی جہان آگ روشن تھی اسوقت سردی غضب کی پڑ رہی ہی اگر یہان تمکو یہ نہ بٹھاتی تو تم زیادہ سردی کھاجاتین۔

ایلین۔ پادری صاحب مین آپکی اس مہمان نوازی اور قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتی ہون اسوقت مین آپکو اپنے ایک معاملہ مین کچھ تکلیف دینے آئی ہون

مسٹر تھارندیک۔ خیریت تو ہی تمھاری والدہ تو اچھی ہین۔

ایلین۔ جی ہان وہ تو آپکی دعا سے اور افضال خدا سے بہت اچھی ہین لیکن مجھکو اپنے بھائی کی نسبت کچھ مشورہ کرنا ہی۔

یہ سُنکر مسٹر تھارندیک ایک آرام کُرسی پر چُپکے بیٹھ گئے اور اسبات کے منتظر رہے کہ خود ہی ایلین سلسلۂ سخن شروع کرے۔

ایلین۔ مین کیا کہون جب سے مین نے یہ سُنا ہی کہ میرا بھائی نیو پارک مین ہی

اور وہاں حیا یا شہسواری کرتا ہی مجھکو اسقدر رنج ہو کہ مین کچھ بیان نہین کرسکتی اُسکے اس ذلیل پیشہ کے اختیار کرنے سے مین بطور خود کٹی جاتی ہون اور اب دُنیا کو مُنھ دکھانے کے لائق نہین رہی۔

مسٹر تھارنڈ یک۔ یہ کیون آخر اسمین قباحت ہی کیا ہو مین نے تو اسکو دو مہینہ کا عرصہ ہوا سُنا ہی۔ تمکو یاد ہوگا کہ ورنسفولڈ کی دعوت کے جلسہ مین ایک کپتان فاررینگٹن بھی شریک تھے اور اُنھون نے ایک ہونہار جبکی کا ذکر کیا تھا اُن ہیچ یہان سے جا کر مجھکو لکھا تھا کہ جس جبکی کا تذکرہ مین نے تم سے کیا تھا وہ اُسی مہ جبین مس رانگھم کا بھائی نکلا۔ اور تمھارے بھائی کے شریفانہ کردار اور طرز معاشرت کی بڑی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ گو اُنھون نے یہ پیشہ اختیار کر لیا ہو لیکن اُنکا رکھ رکھاؤ سب شریفانہ ہو اور یہان کے کُل اُمراو شرفا اُنکو نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور برخلاف اور اُمرا کے جو گھوڑ دوڑ مین اپنا روپیہ برباد کیا کرتے ہین وہ اُسی گھوڑ دوڑ سے روپیہ پیدا کر رہے ہین۔

ایلن۔ یہ سب صحیح لیکن پیشہ تو نہایت ذلیل ہو۔

جان تھارنڈیک۔ یہ محض تمھارا خیال ہو پیشہ کوئی بھی ذلیل نہین ہوتا جب تک خود اُسکا کرنے والا ذلیل نہ ہو اور بوجہ اپنے رذیل ہونے کے خود کوئی رکیک حرکت نہ کرے کیا جو شخص ایک معزز پیشہ مثل بیرسٹری یا ڈاکٹری کے اختیار کرکے اُسمین دغابازی اور چوری کرے تو کیا وہ اچھا سمجھا جائیگا ہرگز نہین اپنے گھر کو اور اُن لوگون کے سنبھالنے کو عقلمند لوگ بدرجہ مجبوری ایسے پیشے اختیار کر لیتے ہین جو خود اُنکے مزاج کے خلاف ہوتے ہین۔ دیکھو مین تمکو اپنا ایک چشم دید قصہ سُناتا ہون۔

"ایک چھوٹے گانؤن کے گرجا مین ایک پادری مشن کی طرف سے تعینات تھے اُنکی تنخواہ بھی قلیل تھی لیکن اُسی سے وہ اپنی اور اپنے عیال کی پرورش کرتے تھے اتفاقاً وہ قبل از وقت قضا کر گئے اُنکا ایک لڑکا کالج مین پڑھتا تھا اور ڈگری پاس کر چکا تھا اُسکا ارادہ تھا کہ قانونی امتحان پاس کرکے اپنے کو

سول سروس مین بھرتی کرلئے لیکن باپ کے مرنے سے سارے گھر کا بوجھ اُسکے سر آن پڑا اُسکا باپ علاوہ اُسکے ایک بیوہ اور ایک لڑکی چھوڑ گیا تھا اب اُسکو اپنی مان و بہن کے معاش کی فکر کرنا تھی لاٹ پادری صاحب نے اُس سے کہا کہ اگر تم منظور کرو اور پادریون کی سی زندگی بسر کرنا چاہو تو مین تمکو تمھارے باپ کی جگہ مقرر کردون ۔ مجبوراً اُسکو اپنی کل آرزؤن کا خون کرکے اُسکو منظور کرنا پڑا۔"

ایلن ۔ تو اُسمین اُسکی ذلت کیا ہوئی اُس نے تو وہی پیشہ اختیار کیا جو اُسکا باپ کر رہا تھا۔

مسٹر تھارندیک ۔ کیا خوب !۔ اُس نے اپنے باپ سے کہین زیادہ تحصیل علم اسی غرض سے کیا تھا کہ وہ ایک اعلیٰ مرتبہ پر پہونچے اور اگر اُسکے سر پر بار خانہ داری نہ پڑجاتا تو وہ اگر پادریون ہی کی زندگی بسر کرنا چاہتا جسکو وہ پسند نہ کرتا تھا تو ایک امتحان اور دینے کے بعد اُسکو کسی بڑے گرجا کا چارج ملتا نہ ایک گانؤن کا یا وہ سول سروس کا امتحان پاس کرکے کہین کمشنر یا جج ہوتا پس اسی طرح جو تمھارے بھائی نے مصلحت وقت پر نظر کرکے محض تمھارے اور تمھاری مان کے خیال سے اور نیز اپنی آبائی جائداد کے بچانے کی فکر مین اس کمسنی مین یہ پیشہ اختیار کرلیا تو کچھ بُرا نہین کیا اس چھوٹی سی عمر مین اُسکو کوئی دوسری نوکری نہین مل سکتی تھی ۔

مس ایلن ۔ مین تو آئی تھی کہ آپ سے عرض کرون کہ کوئی ایسی فکر کیجیے کہ گریڈل اس پیشہ کو ترک کردے لیکن آپ تو اُسکے فعل کی اُلٹی تائید کر رہے ہین مین تو آپ سے یہی عرض کرونگی کہ آپ اُسکو خط لکھکر سمجھائیے کہ وہ اس پیشہ کو ترک کردے ۔

مسٹر تھارندیک ۔ اول تو میرے نزدیک مسٹر گریڈل راکنگھم نے کوئی ذلیل پیشہ اختیار نہین کیا ۔ اور اگر میرے نزدیک وہ ذلیل بھی ہوتا تو بھی جب مجھ سے اُن سے ملاقات نہ تھی مین اُنکو کسطرح کچھ لکھ سکتا تھا اگر تم میری صلاح مانو تو اب تمکو اس معاملہ مین بالکل ساکت رہنا چاہیے اور اپنے بھائی کے معاملات مین بالکل

دخل نہ دینا چاہیے۔
مس ایلین۔ آپ کا فرمانا بجا ہو آپ مجھ سے کہین زیادہ عاقل و دانا ہین۔ اسوقت جو مین نے اپنے بیجا غرور کی وجہ سے آپکو تکلیف دی اُسکی بابت مین آپ سے معافی چاہتی ہون۔ آپ نے جو قصہ اسوقت بیان کیا مین سمجھتی ہون کہ وہ خود آپ کا ہو۔ لیکن مین کیا کہون میرا دل نہین مانتا اور خالہ میری بھی آپ ہی کی ہمزبان ہین۔ اچھا اب مین رُخصت ہوتی ہون خدا حافظ۔
مسٹر تھارندیک۔ وہ عقلمند اور جہاندیدہ ہین اور جب اس معاملہ مین تم غور کروگی تو تمھارا دل بھی مطمئن ہو جائیگا بہت اچھا سیری تو نہین ہوئی لیکن آپکا ہرج کرنا بھی نہین چاہتا۔ فی امان اللہ۔
یہ کہکر بڑھے سر تھارندیک نے مس ایلین کو دروازہ تک پہونچا دیا۔
ایلین جب وہان سے گھر کی طرف چلی تو مسٹر تھارندیک کا ایک ایسا خیال اُسکے دل پر نقش ہوگیا کہ اُس سے قبل اُس نے اُسکو ویسا نہ سمجھا تھا اور اب وہ اُسکی آنکھون مین ایک ایسی چیز نظر آنے لگا کہ جسکی شرح نہ قلم سے ہوسکتی ہو اور نہ زبان سے بیان کیجا سکتی ہو۔

پینتیسوان باب

ڈبیسنگ ماسٹر نے کاندھا دیدیا

ناظرین کو تو یہ معلوم ہی ہو کہ جم فارسٹ یا مسٹر گریڈل نے سر مارماڈک کے اصطبل سے خود بیرونٹ صاحب کے حکم سے قطع تعلق کرلیا ہو اور سر مارماڈک نے ڈبیسنگ ماسٹر کو مسٹر گریسن کے اصطبل سے اپنے یہان اس خیال سے منگا کر رکھا ہو کہ اُسکے ملازم چابک سوار اُسکا مزاج پہچان کر اُسکو اپنے قابو مین لے آئین مگر توبہ یہ گھوڑا جانور نہین ہو جن ہو وہ کسی کے قابو مین کب آنیوالا تھا وہ تو کہیے اُسپر ایک پری کا (ڈوبی سے مراد ہو) سایہ پڑگیا تھا اور مسٹر گریڈل نے اُسکو اُتار کر شیشہ مین بند کرلیا تھا تو جب جاکر وہ گھوڑا اُنکے اشارہ پر کام کرتا تھا مسٹر بایب نے وہ کل حکمت اور چابک سواری کے نکتے جو اُنکو آتے تھے سب

اس گھوڑے پر ختم کردیے اور بلینگٹن جیکی نے بھی ہر طرح کی کوشش کی لیکن اگر سچ پوچھیے تو کسی کی سمجھ مین خاک بھی اُسکا مزاج نہ آیا۔

ایک دن مسٹر گریڈل یون ہی مسٹر پاییب سے ملنے اُسکے اصطبل مین چلے گئے وہ اب انکی انتہا درجہ کی قدر کرنے لگا تھا اور انکو ایک اعلیٰ درجہ کا شہسوار سمجھتا تھا اُس نے نہایت تعظیم اور تکریم سے انکو بٹھلایا اور معمولی مزاج پُرسی کے بعد یون گویا ہوا۔

مسٹر پاییب۔ مسٹر گریڈل یہ گھوڑا تو کسی طرح رام نہین ہوتا ذرا آپ اسپر سوار ہون تو البتہ ہم سمجھ لین کہ آپ اس سے کیا برتاؤ کرتے ہین جو آپ کا یہ حکم مانتا ہی اور آپ کے اشارہ پر کام دیتا ہی۔

گریڈل۔ یہ تو اب ممکن نہین جب بیرونٹ صاحب نے اپنا جیکٹ مجھ سے واپس لے لیا تو اب بلا اُنکی خاص اجازت کے اُنکے اصطبل کے کسی گھوڑے پر سوار نہین ہوسکتا البتہ جو برتاؤ میرا اس جانور سے ہمیشہ رہا ہی وہ مین نے بیرونٹ صاحب سے بھی عرض کردیا ہی اور آپ سے بھی بتلائے دیتا ہون اگر چابک سوار کے دل مین اُسکی طرف سے ذرا بھی خوف نہ رہیگا اور وہ نڈر ہوکر اُسپر بیٹھے گا اور دوڑ کے وقت اُسکی باگ ڈھیلی رکھے گا اور بلا ایڑ لگائے آہستہ آواز سے جو حکم دیگا گھوڑا اُسکی تعمیل کریگا اور اگر ایڑ لگا دیا یا زور سے اُسکو آسن سے دبا لیا تو بس سمجھ لیجیے کہ غضب ہو گیا یا تو گھوڑا اسوار کو گرا دیگا یا یہ کہ پیچھے ہٹنا اور رجھنا شروع کریگا اور دوسرے گھوڑون کی اپنے سے آگے نکل جانے کی کچھ پروا نہ کرے گا۔

بلنگٹن۔ یہ تو بہت مشکل ہی کہ گھوڑے کو انسان بالکل اُسکے مزاج پر چھوڑ دے اور خود اُسکا غلام بنجائے ایسے گھوڑے کو گولی ماردینا چاہیے۔

گریڈل۔ تو اس مرتبہ جب بیرونٹ صاحب آئین تو آپ انکو یہی صلاح دیجیے گا۔

بلنگٹن۔ صاحب ہمکو صلاح دینے سے کیا مطلب ہم تو حکم کے بندہ ہین جو حکم ہوگا اُسکی تعمیل کرینگے گھوڑدوڑ جیتنا نہ جیتنا ہمارے اختیار مین نہین ہی۔

گریڈل — خیر جیسی آپکی مرضی۔

+ + + + + + + + + + + +

گھوڑ دوڑ کا موسم آگیا ہر ہر امیر و رئیس جو گھوڑ دوڑ کے شائق ہین وہ چاہتے ہین کہ گریڈل کی خدمت اپنے گھوڑون کی سواری کیواسطے حاصل کرین لیکن سب سے پہلے لارڈ وایٹ بی نے مسٹر گریڈل کو بلاتکلف اپنے گھوڑون پر سوار ہونے کو مدعو کرلیا اور لارڈ صاحب کے شفقت آمیز بزرگانہ برتاؤ سے گریڈل کو بھی نہایت خوشی سے اُسکو منظور ہی کرنا پڑا۔

گریڈل کا لارڈ صاحب موصوف کی سرکار سے تعلق ہونا تھا کہ انھون نے بھی جنھون نے باوجود انتہا درجہ کے شوق رکھنے کے اور لاکھون روپیہ خرچ کرنے کے کبھی اُس سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا تھا ہر گھوڑ دوڑ مین جیتنا شروع کردیا اور پہلی ہی گھوڑ دوڑ مین اس نے اُس گھوڑے سے جسپر یہ سوار تھا ڈینسنگ ماسٹر کو جسپر سر مارماڈک کی طرف سے بلینگٹن سوار ہوا تھا شکست دیدی اور اُسکے بعد متواتر گھوڑ دوڑ مین جیت کر لاکھون پونڈ لارڈ وایٹ بی کو کموا دیا اور لارڈ صاحب نے اپنی فیاضی اور دریا دلی سے اُسمین سے بہت روپیہ گریڈل کو معاوضہ خدمت اور انعام کے حیلہ سے دیدیا۔

سر مارماڈک ان سب گھوڑ دوڑون مین ناکامیاب رہے اور بہت بھاری خسارے مین آگئے اور ڈینسنگ ماسٹر سے تو ایسے بردل ہوے کہ اُسکی نسبت حکم دیدیا کہ فوراً مسٹر گریبین کو واپس کردیا جائے مسٹر بایب اور بلینگٹن نے ہرچند عرض کی کہ تھوڑے دنون اور اسکو رہنے دیجیے مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی اور واپس ہی کرکے دم لیا۔

سر مارماڈک گریڈل کو جواب دیکر دل مین بہت پچھتاتے تھے لیکن کچھ زبان سے نہ نکالتے تھے اور اُنکا خیال اس گھوڑے کی نسبت اب یہ ہو گیا تھا کہ چاہے زمانہ بھر کو اُس سے فائدہ پہونچے لیکن اُنکو کچھ نفع نہین ہونے والا اور گو وہ کل سلطنت مین اپنا ثانی نہین رکھتا ہو لیکن اُسکے ساتھ ہی بنک آف انگلینڈ کو خالی کرادیگا۔

چھتیسواں باب

مسٹر گریڈل خدا خدا کرکے پھر پارک کو جاتے ہیں

ایک عرصہ سے گریڈل کو نہ اُسکے گھر والون نے دیکھا تھا اور نہ اُسکی معشوقہ نے اور اُنکے بیجا غرور نے اس عرصہ مین انکو بہت زیادہ نقصان پہونچایا اسمین شک نہین کہ ان درمیان مین اُس نے ڈوبی کو اکثر اشتیاقیہ اور عاشقانہ خطوط لکھ کر اپنے عشق کا اظہار کیا تھا لیکن تاہم ڈوبی کا دل اس خیال سے بیقرار تھا کہ جب گریڈل نے اپنے نام و عزت کا اسقدر پاس کیا ہو کہ اپنے وطن کی گھوڑدوڑ مین محض اس خیال سے بحیثیت جیکی شریک نہین ہوا کہ لوگ اُسکو نظر حقارت سے دیکھینگے تو بھلا وہ ایک داروغہ اصطبل کی لڑکی سے شادی کرنا کسطرح گوارا کرسکیگا اور یہ خیال اُسکا ایک معنی کرکے غلط نہین سمجھا جا سکتا کیونکہ پیٹ پالنے کی غرض سے اگر کوئی شخص کوئی پیشہ اختیار کرلے جسمین اُسکو رزق حلال مل سکے تو وہ اتنا معیوب نہین سمجھا جاتا جتنا یہ کہ وہ اپنے سے گھٹ کر کسی عورت سے شادی کرلے۔

غریب ڈوبی کو اب یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ دُنیا یہ جان گئی ہو کہ جم فارست اصل مین کون شخص ہو اور اُسکے والدین سے بھی اب یہ راز پوشیدہ نہین ہو۔

ایک دن مسٹر پل گریسن اپنی زوجہ سے کہنے لگے کہ مین نہایت شرمندہ ہون کہ مین نے اپنے آقازادہ سے اپنے اصطبل مین سائیسون کا کام لیا۔ اور جب اسکا خیال آتا ہو کہ ابھی چند روز ہوے کہ اُس غریب نے دو ہزار والی گھوڑدوڑ صرف ریڈلش کے واسطے جیت دی تھی تو شرم سے اور پانی پانی ہوجاتا ہون۔ ہم کمبختون نے اُسکے مرحوم باپ سے جو سلوک کیا تھا اُسکا عوض تو یہی تھا کہ وہ ہمکو کُند چھری سے ذبح کرتا لیکن یہ اُسکی شرافت ہو کہ اُس نے اُسکا کچھ خیال نہ کیا اور اپنی تباہ شدہ حالت کو جسکے ہم ہی باعث ہوے تھے سنبھالنے کو ہمارے ہی اصطبل مین آکر نوکری کی اور اُس نوکری کا اُس نے اسقدر پاس کیا کہ اپنی جان کو خطرہ مین ڈال کر ایسے موذی جانور کو رام کرلیا جو ہملوگون کے فرشتہ خان سے بھی درست نہ ہوتا اور پھر اُسکو گھوڑدوڑ مین سب سے آگے نکال بھی لے گیا۔ مین

کہان تک اُسکی تعریف کرون -
مسز گریسین کے بھی اب خیالات بدل گئے تھے اور جب سے اُسکو معلوم ہو گیا تھا کہ جم فارسٹ اصل مین امیرزادہ اور مسٹر رالنگھم کا صاحبزادہ ہی تو اُسکے مُنھ مین پانی بھر آیا اور وہ چاہتی تھی کہ اب اُسکے ساتھ اُسکی لڑکی کی شادی ہو جائے تو بہتر ہی آخر اسکا اظہار اُس نے کر ہی ڈالا -
مسز گریسین - مین تو اُسکے شریفانہ برتاؤ کو دیکھ کر پہلے ہی تاڑ گئی تھی کہ وہ کوئی معمولی آدمی نہین ہی اور اسی وجہ سے میری ڈوبی بھی اُسکو نظر مہربانی سے دیکھتی تھی اُس سے میل ہو جانے سے ہمارے دن پھر جائینگے -
مسٹر گریسین - یہ کیا واہیات بکتی ہو تم اور لڑکی کو تباہ کرنا چاہتی ہو ایسی باتین اُسکے سامنے نہ کیا کرو بھلا ہمارا اور مسٹر رالنگھم کا کیا مقابلہ ہی - ع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک
بھلا کہین رالنگھم کی نسل کے سے لوگ ہم سے میل کر سکتے ہین - اگر ڈوبی کے سر مین اسکا سودا ابھی تک موجود ہی تو وہ ایک دن پچھتائیگی بھی اکثر اُمرا اپنے سے چھوٹی ذات والون سے جوانی کے جوش مین ناتا جوڑ لیتے ہین لیکن جب جوانی کا نشئہ ہرن ہو جاتا ہی تو اُس سے طوطے کی طرح آنکھین پھیر لیتے ہین اور غریب لڑکی کی مٹی خراب ہو جاتی ہی -
ان باتون کو سُنکر غریب ڈوبی کو اور رنج ہوا اور جب اُس نے دیکھا کہ باوجود وعدہ کرنے کے گریڈل پارک کی اور اُسکے قرب وجوار کی گھوڑدوڑون مین شریک نہین ہوا اور نہ اپنے وعدہ کے موافق اُسکے دیکھنے کو آیا تو اور بھی شکستہ دل ہو گئی ادھر گریڈل کا یہ حال تھا کہ وہ ڈوبی کے خیال سے دل ہی دل مین کُڑھتا تھا اور باوجودیکہ اُسکو کرنیلی سے بچانے کیواسطے روپیہ کی بہت ضرورت تھی لیکن تاہم وہ شرم سے پارک کی گھوڑدوڑ مین شریک نہین ہو سکا لیکن اُسکو پہلے سر مارماڈک سے اور پھر لارڈ وایٹ بی سے بہت روپیہ مل چکا تھا اور اسوقت اُسکی آمدنی ماشاءاللہ سے اچھی خاصی تھی اور اُس نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جو کچھ اسوقت تک جمع ہو گیا ہی اُسکو کسی منافع کے کام مین لگا کر اُس سے منفعت

حاصل کرے اور اُسکے بعد اُسی روپیہ سے اپنی آبائی جائداد کو جب وہ نیلام پر چڑھے خرید کرلے۔

ابھی وہ اسی فکرون مین تھا کہ مسٹر رسٹن نے اُسکو لکھا کہ جائداد کے نیلام کی تاریخ مقرر ہو گئی اور اوائل ستمبر مین اُسپر بولی ہوگی۔

یہ پڑھکر گریڈل گھبرا اُٹھا اسٹاک برج اور نیو یارک کی گھوڑدوڑین تو ختم ہو چکی ہین اور گوڈوڈ کی گھوڑدوڑ کا زمانہ ابھی دور تھا بس یہ خالی دن پاکر گریڈل نے تہیہ کیا کہ وہ یارک جائے اور رسٹن سے مل کر کوئی تدبیر معقول اپنی جائداد کے بچانے کی کرے اور اپنی ماں بہن اور ڈوبی سے بھی ملتا آئے۔

ایک دن ڈوبی اپنے باپ کے گھر مین بیٹھی ہوئی تھی کہ اُسکو گریڈل کا خط چٹھی رسان نے لاکر دیا۔ اُس نے اُچھلتے ہوے دل سے خط کو لے کر کھولا اُسمین گریڈل نے اپنا ارادہ یارک آنے کا ظاہر کیا تھا۔

یہ پڑھ کر ڈوبی نے خیال کیا کہ اب معاملہ صاف ہو جائیگا اور معلوم ہو جائیگا کہ گریڈل کے دل مین اب بھی میری محبت ہے یا نہین۔

خط پانے کے دوسرے ہی دن اُس نے یارک جانے کی تیاری کی اور چونکہ وہ اکثر اپنے چچا کے یہان جایا کرتی تھی اور اُسکے وہان آنے جانے مین اُسکے والدین مزاحمت نہ کرتے تھے اسوجہ سے اُسکو اپنے ارادہ مین بآسانی کامیابی ہو گئی اور دوسرے دن وہ بلا تکلف یارک چلی گئی۔

اُسکے پہونچنے کے دو ہی تین دن بعد جب وہ گول کمرے مین بیٹھی ہوئی تھی گریڈل اچانک آکر سامنے کھڑا ہو گیا اور نہایت گرمجوشی اور محبت سے ڈوبی سے بغلگیر ہوا۔

ڈوبی۔ ہٹو بھی مجھکو تمھارے یہ دکھانے کے چوچلے نہین بھاتے۔ کیون صاحب یہ آپکو معلوم ہے کہ کتنے دنون بعد آپ نے صورت دکھائی ہے۔

گریڈل۔ یاد کیون نہین ہے ایک سال کا زمانہ ہوا جب مین آخر مرتبہ یارک مین آیا تھا۔

ڈوبی۔ پھر اگر یہ صرف منھ دیکھنے ہی کی ظاہری محبت نہین ہے اور واقعی تم مجھکو

ویسا ہی چاہتے ہو جیسا کہ ظاہر کرتے ہو تو تم سے اتنے دنون بغیر میرے دیکھے رہا کیسے گیا ہو۔

گریڈل - سبحان اللہ! مین تمھاری ہی ہدایت پر چل رہا ہون اور تم ہی الزام دیتی ہو۔ خود ہی تو کمند کی رسّی دیکر اوپر بُلاتی ہو اور جب دو چار ہاتھ لب بام رہ جاتا ہی تو رسّی کو ڈھیل دینا شروع کرتی ہو ؎

آپ ہی ظلم کرو آپ ہی شکوہ اُلٹا
سچ ہو صاحب روش اُلٹی ہو زمانہ اُلٹا

ڈوبی - یہ سب صحیح ہو - اور مین شاید ایک منٹ کو بھی اس امر کو پسند نہ کرونگی کہ تم اپنے کام مین غفلت کرو لیکن مین تو یہ کہتی ہون کہ تمکو اتنے دنون تک بغیر میرے دیکھے چین کیسے آیا - اور کیا تم یہ نہین سمجھ سکتے کہ ایک لڑکی جسکا دل کسی مرد پر آیا ہو وہ اتنے عرصہ تک مفارقت گوارا کرسکتی ہو چاہے وہ یہ جانتی ہی کیون نہو کہ اُسکا عاشق اُسی کے واسطے محنت شاقہ کر رہا ہو مین اپنی طرف سے ڈھیل نہین دیتی لیکن جب تمکو خود ڈھیلا پاؤن تو کیا کرون کیا ریچل اور جیکب کا قصہ تمکو نہین معلوم اسمین کوئی شک نہین کہ جیکب غریب پہلے اپنے وعدون مین بہت سچا تھا لیکن جب ریچل نے اپنے باپ کی ہدایت کے موافق اُسکو ایک عرصہ تک لیت و لعل مین رکھا تو اُسکی بڑی بہن نے اُسکے عاشق کو اپنی طرف راغب کرلیا تو مین ایسی بیوقوف نہین ہون کہ ریچل کی چال چلون اور اپنی کسی بڑی بہن کیواسطے راستہ صاف کردون۔

گریڈل - (ہنسکر) - تمھاری بدگمانیون کی بھی انتہا ہوگئی - مین ایسا نہین ہون قول مردان جان دارد - جو کہدیا سو کہدیا - تمکو معلوم نہین کہ مین ان دنون کن افکار مین مبتلا ہون ایسی حالت مین اگر اتنے دنون تک نہ آسکا تو کچھ مضائقہ نہین مین تمھارے واسطے گھر بنانے کی فکر کر رہا تھا یہ تو تمکو معلوم ہی ہو کہ تریلی کا محل اور اُسکی کُل جائداد نیلام پر چڑھی ہوئی ہو مین اُسکو نیلام سے بچانے کیواسطے روپیہ پیدا کر رہا تھا - مسٹر سمتھ نے جب آخر مرتبہ مین آیا تھا تو صاف الفاظ مین مجھ سے کہدیا تھا کہ اب کسی طرح یہ مکان اور اسکا باغ بغیر نیلام ہوے

بچ نہین سکتا اور ہمارے افلاس پر نظر کرکے اُس نے جو کچھ کہا تھا وہ نہایت سچ تھا اور اُسوقت میرے پاس اتنا روپیہ نہ تھا کہ اُسکے بچانے کی فکر کرسکتا لیکن اب خدا کے فضل سے مین نے بنک مین اسقدر روپیہ اپنی محنت سے جمع کر لیا ہو کہ اگر اُس سے کوئی کام کرون تو اتنا روپیہ ہو جائے کہ شاید مکان کو مین تم سب کے رہنے کیواسطے بچا لون -

ڈوبی - یہ تو بہت ہی اچھا ہو اگر محل اور باغ بچ جائے لیکن تم نے آخر وہ کام کیا سوچا ہو جس سے روپیہ بڑھنے کی امید ہو سکتی ہو -

گریڈل - یہی تو اسوقت تک کچھ خیال مین نہین آتا مین اس روپیہ سے کوئی چلتا ہوا کھیل کھیلا چاہتا ہون -

ڈوبی - اگر یہ صورت ہو تو دیکھو ایسے موقع پر ریڈ لٹن کو نہ بھولنا اور اُس گھوڑے ڈیسنگ ماسٹر کو جس نے ہلوگون کو دُنیا مین رکھ لیا ہو فراموش نہ کرنا اصل مین وہ گھوڑا ہمارے واسطے فرشتۂ رحمت بن گیا ہو -

گریڈل - اسمین تو شک نہین ہو لیکن تمکو شاید یہ معلوم نہین کہ سر مارماڈیوک کی سرکار سے اب میرا کچھ تعلق نہین رہا اور اب مین اُنکے گھوڑون پر سوار نہین ہوتا -

ڈوبی - تو اب وہ گھوڑا اُنکا رہا بھی نہین اُنکو تو تمھارے جدا کردینے سے بہت نقصان ہوا اور ڈیسنگ ماسٹر تمھارے علٰحدہ ہو جانے کے بعد کوئی گھوڑدوڑ جیتا ہی نہین اور بیرونٹ نے تنگ آکر اُسکو ہمارے گھر واپس کر دیا اور اب وہ اسوقت ریڈ لٹن مین ہو -

گریڈل - اگر ایسا ہو تو بہت ممکن ہو کہ وہ پھر ہمارے کام آئے اور وہ ابھی گھوڑدوڑ کے واسطے بہت اچھا ہو اور جب اُسکے مزاج کے موافق اُس سے کام لیا جائیگا وہ اچھا کام دیگا لیکن گھوڑدوڑ کا ابھی زمانہ نہین اور ستمبر مین مکان نیلام ہو جائیگا اب وقت کہان باقی ہو -

ڈوبی - خیر اب اسپر بحث فضول ہو لیکن میرا خیال تو یہی ہو کہ خداوند تعالیٰ نے اس گھوڑے کو ہمارے واسطے فرشتۂ رحمت کرکے بھیجا ہو اور وہ آخر وقت تک ہماری مدد کریگا - ہان اب تم یہ بتلاؤ کہ تم یہان رہوگے کب تک -

گریڈل - دو تین دن بس اس سے زیادہ مین ٹھہر نہین سکتا اسی درمیان مین رسٹن سے ملونگا اور سنٹ لینڈرڈ پلیس جاؤنگا لیکن مین اپنا عہد تم سے نہین بھولا -

ڈوبی - مجھکو تو خوف تھا کہ شاید تم مجھکو جواب ہی دینے کو آئے ہو (پھر ہنسکر) نہین گریڈل تم اپنے دل مین کچھ خیال نہ کرنا مین تمکو صرف آزماتی تھی - مین تمھاری اس مصروفیت سے بہت خوش ہون مردون کا یہی کام ہی کہ جو کام وہ اُٹھائین اُسکو بارے مردی سے اختتام کو پہونچائین لیکن مین تو عورت ہون جو ناقص العقل مشہور ہین اور ذرا سا خیال دل مین چہ رپیدا کردیتا ہی ع

با سایہ ترا نمی پسندم
عشق است و ہزار بدگمانی

گریڈل - یہ تمھاری واہیات باتین مجکو پسند نہین میری طرف ایسا گمان تمکو کرنا نہ چاہیے - خیر اب وقت آگیا مین تمکو سپرد خدا کرتا ہون - ابھی مجھکو رسٹن کے پاس جانا ہی اور پھر اپنی مان و بہن کو تم سے ملنے کو آمادہ کرنا ہی کل مین تمکو ان سے ملانے لیچلونگا -

ڈوبی - واقعی کیا کل تم مجھکو اُن سے ملاؤگے مسز راکنگھم کا مزاج بھی کہین تمھاری بہن کا سا تو نہین ہی کیا تمکو یقین ہی کہ وہ مجھ سے مل کر خوش ہونگی -

گریڈل - اُن دونون کا مزاج قریب قریب ایکسان ہی اور اسوقت چونکہ میرا زمانہ مجھ سے موافق نہین ہی اسوجہ سے مین جسکو اُن سے ملانے لیجاؤنگا اُسی کو وہ بُرا سمجھین گی اور مجھکو آوارہ مزاج خیال کرینگی -

ڈوبی - (کرڈھکے) - نوج دور پار تم کیون آوارہ مزاج ہونے لگے میرے سامنے تم اپنے کو بُرا بھلا نہ کہا کرو مجھکو یہ باتین پسند نہین - تم نے یہ پیشہ جو اختیار کیا یہ تو کوئی بُری بات نہین کی تمکو تمھارے والد فقیر کرکے مرے تھے پھر کیا تم بھیک مانگ کر اپنا پیٹ پالتے یا چوری و دغا بازی سے اپنا رزق پیدا کرتے اگر پیٹ پالنے اور عزت اور نام برقرار رکھنے کو تم نے یہ پیشہ اختیار کرلیا تو کچھ بیجا نہین کیا بادشاہون کے لڑکے محض تجربہ حاصل کرنے کو پہلے چھوٹے چھوٹے

کاموں پر مقرر کیے جاتے ہیں تو کیا اُسمیں اُنکی شاہزادگی میں بٹہ لگ جاتا ہو۔ گویڈل۔ شاید نہ لگتا ہو۔

یہ کہتا ہوا ہنسکر اُس نے اپنی ٹوپی اُٹھائی اور کہا کہ اچھا خدا حافظ اب میں جاتا ہوں ڈوبی نے اُٹھکر اپنے عاشق کا بوسہ لیا اور بولی اللہ کی ضامنی میں تمکو دیا پیارے سدھارو خدا تمھاری مدد کرے۔

سینتیسواں باب

بیٹے کا ماں سے بعد ایک مدت کے ملنا

مسٹر رسٹن کی ملاقات سے جیسی امید تھی گریڈل کچھ خوش نہیں ہوا بلکہ اس ملاقات سے اُسکے رنج و افکار میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ یہ تو غریب گریڈل کو معلوم ہی تھا کہ کرنیلی کا محل اور اُسکے متعلقہ جائداد زیر نیلام ہی اور اُسکا بچنا ایک امر محال ہی مگر تاہم اُسکی خواہش تھی کہ اگر کسی طرح نیلام اسوقت ملتوی ہو جائے تو شاید آیندہ موسم بہار کی گھوڑدوڑ سے وہ اسقدر روپیہ پیدا کر سکے کہ وہ اُسکو بچالے لیکن مسٹر رسٹن نے اُس سے صاف کہدیا کہ اب مہلت ملنا کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ قرضخواہ اپنے روپیہ کے واسطے جلد ہی کر رہے ہیں۔ اور مسٹر السٹن سکے پرو نوٹوں کی بابت جب مسٹر گریڈل نے دریافت کیا تو اُنکے وکیل نے کہا کہ مسٹر السٹن کی نیت میں فتور معلوم ہوتا ہو اور ایک ہزار سے کسی طرح زیادہ دینے پر وہ رضامند نہیں ہوتا اگر دو ہزار پونڈ تک وہ دیئے تو میں تمکو صلاح دیتا کہ لے لو مگر وہ دو ہزار کا بھی دینا منظور نہیں کرتا اور جب تک کسی با اثر شخص کا دباؤ اُسپر نہ پڑیگا وہ کچھ بھی نہ دیگا اگر لارڈ وایٹ بی اُسپر کچھ دباؤ ڈالیں اور تمھارا مقدمہ اپنے ہاتھ میں لے لیں تو مجھکو یقین کامل ہو کہ وہ پوری رقم دے سکے۔

مسٹر رسٹن نے اثنائے تقریر میں گریڈل سے یہ بھی کہا تھا کہ مسٹر السٹن نے بذریعۂ پیرس میں یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کرنیلی محل کب نیلام ہوگا شاید وہ کسی کیواسطے اُسکو خرید کر کے کمیشن کا فایدہ خود اُٹھانا چاہتا ہو۔

یہ خبر سُن کر مسٹر گریڈل بالکل گھبرا اُٹھا تھا اور نہایت تنگ دل ہوکر بولا کہ اگر اُسنے لہین خرید کرلیا تو مجھکو عمر بھر کو ایک کوفت ہو جائیگی۔

مسٹر رسٹن - اُسکے پاس روپیہ کہان ہو جو وہ خود خرید ے پچھلی گھوڑ دوڑون مین تو اُسکا تم نے بالکل دیوالہ نکال دیا ہو لیکن ہان قرینہ سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنے کسی دوست کیواسطے خرید کرنا چاہتا ہو اور قبل نیلام ختم کرنے کے مین اسکی جانچ کرلونگا اور جب مکان کے نیلام ہونے ہی کی نوبت پہونچیگی تو میان جو زیادہ روپیہ دیگا اُسی کے نام نیلام ختم کرنا پڑیگا - اگر لارڈ وایٹ بی راضی ہوگئے اور اُنھون نے اس معاملہ مین ہماری مدد کی تو پھر اسٹن کو تو دبا لینا کچھ مشکل نہین ہو کہو لارڈ وایٹ بی سے تم سے ملاقات ہوئی تھی -

گریڈل - ملاقات ہونا کیسا مین ان دنون اُنھین کی ملازمت مین ہون لیکن وہ ایک ایسے پاکیزہ خیالات کے نیک دل شخص ہین کہ مجھکو وہ اپنا ملازم نہین سمجھتے بلکہ مثل فرزندون کے مجھ سے برتاؤ کرتے ہین وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ والد مرحوم کے پُرانے دوست اور ملنے والون مین سے ہین - اور اسٹن کو وہ بہت بُرا سمجھتے ہین

رسٹن - پھر کیا ہو سب معاملہ بنا بنایا ہو ذرا تم اُن سے یہ سب قصہ کہدو وہ اُسکی دھجیان اُڑا دینگے اور وہ اسوقت نہایت باافر اور سربرآوردہ شخص ہین -

گریڈل - جی ہان اول تو اُنکو یون ہی لوگ نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس سال سے تو بوجہ اسکے کہ اُنکو ہر گھوڑ دوڑ مین کامیابی ہوئی اور لوگ زیادہ ماننے لگے -

رسٹن - پہلے تو اُنکو کبھی کسی گھوڑ دوڑ مین جیتنا نصیب نہ ہوا تھا لیکن امسال نہین معلوم کسطرح اُنکی قسمت کا پانسہ پلٹا کھا گیا کہ وہ متواتر گھوڑ دوڑ مین جیتے -

گریڈل - جناب اُنکی قسمت تو ہمیشہ ہی سے اچھی ہو ایک گھوڑ دوڑ کی ہار سے اُنکی قسمت کا بگاڑ و بناؤ نہین معلوم ہو سکتا یہ کہیے کہ میری گردش کے دن کچھ پھرنے والے تھے کہ لارڈ صاحب متواتر گھوڑ دوڑ مین میرے ذریعہ سے جیتے مین جب سے اُنکی سرکار مین ملازم ہوا ہون اُنکے جس گھوڑے پر سوار ہوا اُسکو آگے ہی نکال لے گیا -

رسٹن ۔ ہان یہ کہیے تو لارڈ صاحب تمپر بیشک زیادہ مہربان ہو نگے اچھا اُن سے السٹن کے معاملہ مین ضرور مدد کی درخواست کرنا ۔

گریڈل ۔ بہت اچھا مین ضرور اُن سے اعانت کا خواستگار ہونگا اور مجھکو امید ہو کہ وہ ضرور میری مدد فرمائینگے ۔ اب تو شاید کوئی بات نہین رہی اگر اجازت ہو تو مین رخصت ہون ۔

یہ کہکر اور سلام کرکے وہ مسٹر رسٹن سے رخصت ہوکر اپنی والدہ کی قیامگاہ کی طرف روانہ ہوا اور چند منٹ مین اپنے گھر پہونچا ۔

مان وبہن اسکو دیکھکر بہت خوش ہوئین اور اُٹھ اُٹھ کر دونون نے اپنی رسم کے موافق اُسکے نہایت گرمجوشی سے بوسے لیے اور مان نہایت محبت کے لہجہ مین بیٹے سے یون ہم کلام ہوئی ۔

مان ۔ بیٹا بیٹھو اور یہ تو بتلاؤ کہ جو کام تم نے اختیار کیا ہو اُسکی صلاح پہلے تمکو کس نے دی تھی ۔ ہم پارک سائڈ کے لوگ تو تمھاری اس گھوڑ چڑھی کو اچھی نظرون سے نہین دیکھ سکتے ۔ بھلا تم نے اسکو اپنے واسطے کسطرح پسند کیا ۔

گریڈل ۔ اگر آپ سچ پوچھتی ہین تو اسکا خیال مجھکو پہلے ڈوبی نے دلایا تھا جو مسٹر گریسین کی لڑکی ہی اور اگر وہ اِسمین میری مدد نہ کرتی اور ہمت نہ دلاتی تو مین کسی طرح اس کام کو گوارا کرتا تو اور بات ہو کر ہی نہ سکتا ۔ لیکن ایک بات مین بھول گیا تھا وہ اب یاد آئی اصل مین میرا پہلا صلاح دینے والا گوتھ برٹ السٹن تھا کیا آپ کو یاد نہین ہو کہ جسدن اُس بے رحم کو کرنیلی مین معلوم ہوا تھا کہ والد مرحوم ہمکو برباد و تباہ کرکے مرے ہین تو اُس نے مجھ سے نہایت ترش روئی سے کہا تھا کہ بس اب یہان کیا ہو تلاش معاش مین تمکو کسی قمارخانہ مین جاکر نوکری کرو یا کسی اصطبل کی سائیسی اختیار کرو اور چونکہ مجھکو کچھ کرنا ضرور تھا لہذا جب مین نے ڈوبی سے گوتھ برٹ کی اس طنز آمیز گفتگو کا ذکر کیا تو اُس نے مجھکو چابک سواری کا پیشہ اختیار کرنے کی صلاح دی اور زیادہ تعجب خیز بات یہ ہو کہ پہلی مرتبہ جو گھوڑ دوڑ مین جیتا وہ اُسی ظالم کے گھوڑے پر سوار ہوکر جیتا تھا ۔

ایلین۔ وہ تو ایک عزت باختہ اور ناشکرا شخص ہی اُسکا کیا ذکر۔
گریڈل۔ اُس سے تو کبھی شکرگزاری کی امید رکھنا ہی نہ چاہیے۔ میرے والد بزرگوار نے ہزارون پونڈ روپیہ اُسکو دیے تھے جسکو پھر اُس نے واپس نہ دیا اور اسی صدمہ مین وہ مرگئے اور ہمکو تباہ کر گئے۔
مان۔ یہ تو مین ہمیشہ سے جانتی تھی کہ یہ کمبخت تمھارے باپ کو تباہ کر رہا ہی۔
گریڈل۔ ہان اور ابھی تک وہ راہ راست پر نہین آیا اور اب تو وہ پچھتاتا ہوگا کہ اُس نے مجھکو کیون ایسی صلاح دی تھی جو صلاح نہ شد بلا شد ہو گئی کیونکہ میری چابک سواری نے گوڈ و ڈ کی گھوڑ دوڑ مین اُسکو سخت نقصان پہونچایا ہی۔
مان۔ اور تم اس کام کو دل سے پسند کرتے ہو۔
گریڈل۔ ہان۔ تندرستی کیواسطے تو وہ بہت ہی مفید ہی گو کام سخت ہی لیکن پھر کیا کیا جاتا۔ مین نے اس کام مین کمال حاصل کرنے کیواسطے اُسکی ابتدائی کڑیان سخت جھیلی تھین اور وہ بھی کہان ریڈلٹن کے اصطبل مین اور اب تو ہر طرف میرا ہی نام ہو رہا ہی۔
ایلین۔ بھائی یہ سب کچھ ہی لیکن صحبت تو خراب ہو گی۔
گریڈل۔ نہین اس پیشہ مین اکثر شریف زادہ بھی ہین اور نہایت تعلیم یافتہ اور قابل صحبت۔ البتہ کچھ لوگ معمولی ضرور ہین اُن سے صرف میدان گھوڑ دوڑ مین ملاقات ہوتی ہی نہ کہ نجی مین۔
مس ایلین۔ لیکن وہان تمکو لیڈیون کی صحبت کا تو لطف نہ ملتا ہوگا۔
گریڈل۔ مجھکو اسکی ضرورت ہی کیا ہی ابھی تو مجھکو روپیہ پیدا کرنے کی فکر دل سے لگی ہوئی ہی اور جب میرے پاس روپیہ ہو جائیگا تو اُس سے اپنی اصلی حالت پر آجانا کچھ مشکل نہ ہوگا۔
ایلین۔ تو اب تمھارا خیال مس گرسین سے شادی کرنے کا نہین ہی۔
گریڈل۔ یہ کسطرح تمکو معلوم ہوا۔
ایلین۔ جب تم روپیہ پیدا کرکے اپنے اصلی معزز رتبہ کے حاصل کرنے کی فکر مین ہو تو ایسی ذلیل عورت سے شادی کیسے کر سکتے ہو۔

گریڈل - اگر پیشہ اختیار کر لینے سے شریف رذیل ہو جاتے ہین تو مین بھی رذیل ہو گیا پس رذیل کا جوڑ رذیل ہی سے ہو سکتا ہی اور روپیہ پیدا کرنے کے بعد مین جلیل ہو سکونگا تو وہ بھی جلیلہ ہو جائیگی -

ایلین - شریف کوئی رذیل پیشہ اختیار کرنے سے چاہے حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے لیکن ایک رذیل چاہے کیسی دولت و عزت دنیا مین پیدا کرلے لیکن سوسیٹی کی نظرون مین وہ ذلیل ہی رہیگا - اگر تم نے ڈوبی کے ساتھ شادی کی تو وہ کبھی سوسیٹی مین مقبول نہ ہو گی -

گریڈل - یہ کیا بیہودہ باتین کرتی ہو خواہمخواہ کسی کو بلا سمجھے بوجھے بُرا اور ذلیل سمجھنا عقلمندی سے بعید ہی - اول تو ابھی مجھکو شادی بیاہ کا خیال ہی نہین ہین تو اسوقت اور ہی دُھن مین ہون البتہ جب وہ وقت آئیگا تو مین ڈوبی کے احسانات کو فراموش نہ کرونگا کیونکہ اسوقت اس پیشہ مین جو فروغ مجھ کو حاصل ہوا ہی وہ اُسی کی بدولت -

ایلین - لیکن اسوقت جن الفاظ سے تم سوسیٹی مین یاد کیے جاتے ہو وہ تو بھائی مجھ سے سُنے نہین جاتے - تم خدا کیواسطے ڈوبی سے قطع تعلق کرو -

مان - ہان بیٹا تمھارے اس خیال سے مین بھی متفق نہین ہون خیر ضرورت نے تمکو یہ پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا یہ اور بات تھی اب اسکے ساتھ یہ کیا ضرورت ہی کہ تم اُنھین لوگون مین شادی بھی کرلو -

گریڈل - امان جان اب اس بارہ مین آپ مجھ سے کچھ نہ کہیے مین نے جو ارادہ کر لیا ہی اُسمین کسیطرح تغیر نہین ہو سکتا اور یہ ارادہ جیسے جیسے میرے اعضا قوی ہوتے جاتے ہین اور زیادہ قوی ہوتا جاتا ہی اور چند سال مین یہ ارادہ شاید ایسا مستحکم ہو جائیگا کہ پھر وہ کسی طرح بدل ہی نہ سکے گا - امان اب یہ فرمائیے کہ مین اپنی مطلوبہ کو آپ سے ملانے کب لاؤن -

اس سوال کا جواب ابھی مسز راکنگھم دینے بھی نہ پائی تھین کہ مسٹر تھارندیک صاحب آ گئے اور سلسلہ گفتگو ختم ہو گیا -

مس ایلین کو تو یہ معلوم ہی تھا کہ مسٹر تھارندیک اس معاملہ مین گریڈل سے

کچھ گفتگو نہ کرینگے اور نہ اُسکو ڈوبی سے قطع تعلق کرنے کی نصیحت کرینگے اسوجہ سے اُس نے اسکے بارے مین اُنکے سامنے اسکا ذکر چھیڑنا فضول سمجھ کر سمولی صاحب سلامت کے بعد اپنے بھائی سے اُنکو ملایا۔

مسٹر تھارندیک۔ کہیے آپکا مزاج تو اچھا ہو مسٹر راکنگھم ہم لوگ باشندگان یارک سائر تو آپ پر فخر و ناز کرتے ہین۔ اور ہمپر کیا موقوف ہو سارا انگلینڈ آپ کے استقلال اور ہمت کی تعریف کرتا ہو۔ ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

گریڈل۔ مین آپکی اس قدردانی کا و آپ کے عمدہ خیالات کا جو آپ نے میرے بارے مین ظاہر فرمائے ہین تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ لیکن جناب مجھکو اپنے شریف ہونے کا دعوے نہین ہو مین نے جو چابک سواری اختیار کی ہو محض ایک پیشہ کے طور پر۔

مسٹر تھارندیک۔ ہان یہ مین خوب جانتا ہون لیکن اس سے آپکی شرافت مین بٹہ نہین لگ سکتا آپ شریف ہین اور ہمیشہ شریف رہینگے شرافت کسی حالت مین آپ سے علٰحدہ نہین ہوسکتی یہ ضرور ہو کہ آپ ملازمت کرتے ہین اور دوسرے شریف زادہ بظاہر شوقیہ سوار ہوتے ہین اور اُسکے معاوضہ مین سات پونڈ جیب خرچ کے نام سے لیتے ہین اور آپ جو کچھ لیتے ہین صاف صاف یا تو مشاہرہ کے نام سے یا فیس کے نام سے۔

یہ سُن کر گریڈل نے اپنی بہن کی طرف دیکھا کیونکہ پچھلے چند خطوط مین ایلن نے اکثر جان تھارندیک کا نام اور اُسکا ذکر خیر لکھا تھا اور اُن سب باتون کو خیال کرکے اُس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ضرور اُسکی بہن کا منظور نظر ہو لیکن اُسکے خیالات کو جو اپنی بہن کے خیالات سے خلاف پایا تو اُسکو ایک تعجب ہوا اور وہ یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ مسٹر تھارندیک مین آپ سے مل کر نہایت محظوظ ہوا لیکن مین کیا کرون مجھکو کام بہت ہین اور وقت کم اس سے زیادہ گھر مین ٹھہر نہین سکتا لیکن مجھکو امید ہو کہ پھر جلد آپ سے ملونگا۔ بہن خدا حافظ۔ امان جان تسلیم۔

اور آہستہ سے تسلیم کرتے ہوے وہ اپنی مان کے کان مین یہ کہکر کہ مین کل ڈوبی کو تم سے ملانے لاؤنگا" وہان سے چلا گیا۔

اڑتیسوان باب

درخواست شادی

اس بندہ نوازی پہ جھکا اب سر تسلیم
مرضی وہی عاشق کی ہی جو تیری رضا ہی

مسٹر گریڈل جب اپنی مان اور بہن سے رخصت ہو کر چلے گئے تو مسٹر تھارندیک نے مسز راکنگھم سے مخاطب ہو کر کہا کہ مین تو آپ کے صاحبزادے سے مل کر نہایت خوش ہوا اُنہین حد درجہ کی انسانیت اور بردباری ہی اور اُنپر پیشہ کا اثر بالکل نہین پڑا۔

مس ایلین۔ بس معاف فرمایئے آپ اُنکے گُن کیا جانین وہ ابھی ابھی جامۂ انسانیت سے گزر کر جانورون اور گنوارون کی طرح چلا چلا باتین کرتے تھے وہ تو آپ کو دیکھ کر چُپ ہو گئے تھے۔

مسٹر تھارندیک۔ کیا ہوا عالم شباب مین اول تو کچھ آواز ہی بھاری ہوتی ہی اور بے تکلفانہ گفتگو مین کچھ آواز بھاری ہو ہی جاتی ہی اور اگر وہ اسوقت تک کیمبرج ہی مین رہتے تو بھی اُنکی گفتگو کا طرز و لہجہ ایسا ہی رہتا۔

اسکا جواب ابھی ایلین کچھ نہ دینے پائی تھی کہ مسز راکنگھم نے دخل درمعقولات کر کے کہا کہ آپ کو نہین معلوم اُسکا ارادہ اس سے بڑھ کر کچھ ہی وہ اُنھین لوگون مین شادی بھی کرنا چاہتا ہی۔

مسٹر تھارندیک۔ ان معاملات کے سمجھنے کا ابھی اُس غریب مین مادہ ہی نہین ہی۔ اسوقت اگر وہ اپنے ہی ہمجنس مین شادی کرنا چاہتا تو شاید اُسمین بھی پختگی نہ ہوتی۔ نیم تعلیم یافتہ عورت بعض وقت تعلیم یافتہ مرد کے دل پر اوائل مین کچھ قابو کر لیتی ہی لیکن اُسکا اثر چند روز بعد زائل ہو جاتا ہی۔

مس ایلین۔ (خوش ہو کر) ۔خدا آپ کا بھلا کرے مین خوب سمجھتی تھی کہ ایسی

بے جوڑ شادی کو آپ کبھی پسند نہ کرینگے۔

مسٹر تھارندیک۔ تم سمجھی نہین مین یہ نہین کہتا کہ مین اس شادی کو بالکل پسند نہین کرتا اور جب تک مین اُس لڑکی کو دیکھ نہ لون کوئی راے قائم نہین کرسکتا۔

یہ کلام سُنکر مان بیٹیون نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پادری صاحب سے مسز رالنگھم نے کہا کہ جب آپ اُسکا قصّہ ہم لوگون سے سُنینگے تو شاید کوئی صلاح معقول دے سکین۔

اور یہ کہکر وہ اُٹھین اور اپنی صاحبزادی سے بولین کہ تم ان سے اُس لڑکی کی مفصل کیفیت بیان کردو اور خود یہ عذر کرکے کہ مجھکو چند ضروری کام کرنے ہین وہان سے چلی گئین۔

مسٹر تھارندیک۔ مین امید کرتا ہون کہ معاملات بعض وقت ایسے خراب نہین ثابت ہوسکتے جیساکہ خیال کیا جاتا ہی۔ اور اس زمانہ نے ایسی ترقی کی ہی اور بہت سی لڑکیان اب ایسی تعلیم یافتہ نکلتی ہین جو اُنکے پیشہ کے اعتبار سے چالیس برس پہلے ویسی تعلیم یافتہ نہین خیال کیجا سکتی تھین۔

مس ایلین۔ لیکن ایک داروغہ اصطبل کی لڑکی کسی طرح مرتبہ خاتون کا نہین حاصل کرسکتی۔ ہمارے واسطے یہ بات نہایت مکروہ اور دلشکن ہی۔

مسٹر تھارندیک۔ ابھی تمھارے بھائی کی عمر ہی کیا ہی شاید سن تمیز کو پہونچ کر اُسکے خیالات بدل جائین۔

مس ایلین۔ مین تو اسکا یقین نہین کرتی۔ آپ اُسکے مزاج سے واقف نہین وہ نہایت ضدی شخص ہی اور جو بات ایک مرتبہ اُسکے ذہن مین آجاتی ہی پھر وہ ذرا مشکل سے نکلتی ہی۔

مسٹر تھارندیک۔ کام کاج مین تو انسان کو ایسا ہی مستقل مزاج رہنا چاہیے اور جس کام کو شروع کرے اُسکو استقلال کے ساتھ انجام کو پہونچانا چاہیے۔ لیکن عشق کے معاملہ مین جو وعدہ ہوتے ہین اور وہ بھی پھر بے جوڑ اُسمین اکثر پختگی نہین ہوتی اس معاملہ مین شاید تمھارا بھائی بھی سُست پیمان نکلے۔

مس ایلین - آپ کا جو جی چاہے سمجھیے - لیکن مجھکو تو یقین ہو کہ اُس نے ڈوبی گرسین کے ساتھ شادی کرنے کا پکا ارادہ کرلیا ہو اور اُس سے وہ ہٹنے کا نہین -

مسٹر تھارندیک - ایسا ہو تو مین سمجھتا ہون کہ اُس لڑکی کے اوصاف حمیدہ اور تعلیم پختہ ہوگی - اور اگر عشق صادق ہو تو بلاوجہ نہین -

مس ایلین - آپ نے اُس لڑکی کو دیکھا بھی ہو اور اُسکے حالات سے بھی کچھ واقف ہین -

مسٹر تھارندیک - مین بخوبی تو اُسکے حالات سے واقف نہین ہون لیکن صورت شکل سے وہ تیز طبع اور ستودہ خصال معلوم ہوتی ہو آیندہ خدا کو علم ہو - مین نے اُسکو دو یا تین مرتبہ اُسکے چچا کی دوکان مین دیکھا ہو تقریر نہایت شستہ اور طوار شریفانہ معلوم ہوتے تھے - مس صاحبہ تم نے بھی بھلا اُسکو کبھی دیکھا ہو -

مس ایلین - ہان دیکھا تو ضرور ہو اور مین بھی اس کہنے پر مجبور ہون کہ بیشک وہ شکل و صورت مین اچھی ہو لیکن پھر بھی وہ ولیم گرسین کی لڑکی ہو جو میرے باپ کا نوکر تھا -

مسٹر تھارندیک - یہ تو سراسر آپکی ہٹ دھرمی اور زیادتی ہو نوکری کرنے سے کوئی شخص عزت باختہ نہین ہوجاتا مین ایسے خیالات کو اچھا نہین سمجھتا اور نہ خود میرے ذاتی خیالات ایسے ہین - مین نے بہ نسبت آپ کے دنیا بہت دیکھی ہو جس زمانہ مین لندن کے گرجا کا چارج میرے پاس تھا تو مجھکو اعلیٰ سے اعلیٰ لوگون سے ملنے کا اتفاق ہوا ہو اور اعلیٰ درجہ کی سوسیٹیون کی میل ملت سے جیسا مین واقف ہون کوئی دوسرا کم واقف ہوگا - ابھی کل کی بات ہو کہ ایک گھی والے کا لڑکا کالج سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے نکلا تھا اور اُسکا باپ اُسکے واسطے زر کثیر چھوڑ کر مرگیا تھا وہ بلا توقف اور بلا امتیاز نسل اور قوم کے سوسیٹی مین شریک کرلیا گیا اور شادی بھی اُسکی اُسی طبقہ مین ہوگئی -

مس ایلین - مگر اس تقریر سے آپ کا یہ مطلب تو نہین ہو کہ آپ مس گرسین کیساتھ شادی کرنے کے واسطے گریڈل کی وکالت کرتے ہین -

مسٹر تھارندیک - نہین ہرگز نہین مجھکو اس سے کیا مطلب مین تو اپنا خیال

ہر کر چکا ہون کہ مین مسٹر رانگنم کو ان معاملات کی بابت بہت کم عمر سمجھتا ہون اور نہ مین اُس لیڈی سے کماحقہ واقف ہون جو کچھ راے قائم کرسکون - میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا کہ جسقدر مین نے اُسکو دیکھا ہو اُس سے مین کہسکتا ہون کہ وہ ایسی بُری تو نہین ہی جیسا اُسکی نسبت کہا جاتا ہو - اور اصل تو یہ ہو کہ تم ان باتون کے سمجھنے اور آدمی کے پہچاننے کا مادہ ہی نہین رکھتی ہو - اور یہ تمھاری عمر کا تقاضہ ہو -

مس ایلن - مین اسکے قابل نہین ہون اگر اسوقت مجھ مین اسکے سمجھنے کا مادہ نہین ہو تو شاید عمر بھر نہ ہوگا - بھلا کہین یہ ممکن ہو کہ اعلیٰ درجہ کے لوگ ادنیٰ درجہ کے ہم پہلو بن سکین -

مسٹر تھارندیک - نہین یہ تو ممکن نہین زمانہ تمکو خود سکھا دیگا کیا تم نے ایک پُرانی مثل نہین سُنی کہ کوئی ہمیشہ نادان نہین رہتا ؎

خدا ترا بُتِ نادان درازیِ سن تو کرے
ستم کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

کیا تم نہین دیکھتی ہو کہ پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنس مین اعلیٰ نسل اور قوم کے تعلیم یافتہ شریف لوگ اور ایک ذوکاندار شانہ سے شانہ ملاکر بیٹھتے ہین اور اپنی تقریر اور صائب راے کی وجہ سے شریفون کو دبا لیا کرتے ہین اور شریفون کو لوہا ماننا پڑتا ہو -

یہ تقریر سُن کر ایلن ساکت ہو گئی اور اُس نے خیال کیا کہ مسٹر تھارندیک بیشک ایک جہاندیدہ اور لائق و تجربہ کار شخص ہین اُنکی راے جو اس معاملہ مین ہو وہ ضرور صحیح ہوسکتی ہو اور اُسکو پادری ڈرلنسفورڈ صاحب کی باتین یاد آگئین جو بالکل اسی پہلو کو لیے ہوے تھین جنہیر مسٹر تھارندیک نے جو اسوقت بحث کی تھی اور وہ اپنے دل مین قائل تو ضرور ہو گئی لیکن پھر بھی اُسکا دل اس بات کو گوارہ نہ کرتا تھا کہ وہ ڈوبی گرسین کو اپنی بھاوج بنائے -

پادری صاحب بھی اسقدر گفتگو کرکے تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر مسکرا کر بولے آپ مجھکو معاف کیجیے مین نے فضول آپ کی سمع خراشی کی مجھکو کوئی حق ایسی

گفتگو کرنے کا حاصل نہین تھا لیکن چونکہ آپ نے خود دریافت کیا تھا سو یہ اپنی سچی راے کا مجھکو اظہار کرنا پڑا ورنہ نہ مین آپ کے بھائی سے آج سے قبل کبھی ملا تھا اور نہ مس گریسن سے اچھی طرح واقف ہون اور نہ اُنکے تعلقات سے مجھکو چندان بحث ہی۔

مس ایلن۔ نہین صاحب آپ ایسا خیال نہ فرمائین مین آپ کی باتون سے نہایت محظوظ ہوئی۔لیکن بات یہ ہی کہ ہم مستورات ناقص العقل تو مشہور ہی ہین شادی بیاہ مین بڑی کا زیادہ خیال کرتے ہین اور بہنا یا اُنھین عورتون سے جوڑ ناپسند کرتے ہین جو ہماری ہم پلہ ہون ہمکو نہ پارلیمنٹ مین بیٹھنا ہی اور نہ اوٹ دینے مین شرکت کرنا ہی۔

پادری۔ شاید یہ خیال تمھارا صحیح ہو۔لیکن اگر تم میری نصیحت اپنے بھائی کی اس شادی کی بابت سُننا چاہتی ہو تو مین کرون۔

مس ایلن۔ مسٹر تھارنڈیک تم خدا کیواسطے اُسکو سمجھاؤ کہ وہ اس شادی کے خیال سے درگزرے اور اُسکو اُسکی غلطی پر متنبہ کردو۔

مسٹر تھارنڈیک۔ یہ تو مین ہرگز نہین کرنے کا اور اس معاملہ مین مین کبھی ہاتھ نہ ڈالونگا بلکہ تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تم اس بارہ مین اب سکوت اختیار کرو آج جسقدر تجربہ مجھکو تمھارے بھائی کے مزاج کا ہوا ہی اُس سے مین کہہ سکتا ہون کہ وہ اس معاملہ مین فرشتہ خان کی بھی نہ سُنیگا اُسکو اس شادی سے روکنا گویا اُس سے ایک جھگڑا مول لینا ہی اور اُسکو شادی مین جلدی کرنے کی ترغیب دینا ہی۔وہ لڑکی خوبصورت بھی ہی اور اُسکے اطوار بالکل شریفانہ ہین اور یہ بہت ممکن ہی کہ جب مین اُس سے اچھی طرح سے واقف ہو جاؤنگا تو مین اُسکو تمھاری بھاوج تسلیم کرنے کی مبارکباد دیسکونگا۔

یہ سُنکر مس ایلن کے دل مین ایک فوری خیال یہ گزرا کہ شاید مسٹر تھارنڈیک بھی کسی ایسی ہی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہین جو اُن سے رتبہ مین کم ہی اور جبھی وہ گریٹل کی شادی کی تائید کر رہے ہین۔

اس خیال کا آنا تھا کہ اُس نے بلا تکلف پادری صاحب سے پوچھا کہ کیا

آپ بھی کسی ایسی ہی کم رتبہ عورت سے شادی کرنا چاہتے ہین جو آپ گریڈل کے اس خیال کے مؤید ہین -

پادری صاحب - نہین ہرگز نہین مین بھلا ایسی شادی کیون کرنے لگا جبکہ مجھکو امید ہو کہ مین ایک نہایت عالی خاندان لیڈی سے جو مرتبہ مین کہین زیادہ ہو شادی کر سکونگا -

یہ باتین کچھ ایسے لب و لہجہ سے پادری صاحب نے ایلن کی آنکھون سے اپنی آنکھین ملا کر کہین کہ ایلن فوراً سمجھ گئی کہ وہ کون عورت ہو جس سے یہ شادی کرنا چاہتے ہین اور ایلن کا دل سینہ مین بیخود ہو کر تڑپ گیا اور وہ اب سمجھی کہ پادری صاحب جو عرصہ سے ایسی تقریرین کر رہے تھے اُسکا مطلب ہی اور تھا اور وہ عاقلانہ طور سے جو عشق و محبت کی باتین کرتے تھے اُس سے اصل مین اپنے عشق کا اظہار منظور تھا -

لیکن بات ٹالنے کی غرض سے اُس نے یون کہا -

مس ایلن - تو اب یہ اور ایک نئی بات معلوم ہوئی اور جب آپ خود اعلیٰ طبقہ مین شادی کرنا چاہتے ہین تو گریڈل کی اس نسبت کو کیون پسند کرتے ہین -

پادری صاحب - خیر تھوڑی دیر کو اب اپنے بھائی کی باتون کو رہنے دو اور اب کچھ میری سُنو ؎

نالۂ بلبل شیدا تو سُنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

تم ایک سال سے بلکہ اُس سے کچھ زائد دنون سے مجھکو جانتی ہو اور اُسی وقت سے مین تمکو دل و جان سے چاہتا ہون - کیا تم مجھ سے شادی کرنا پسند کروگی - ٹھہرو ابھی جواب دینے مین جلدی نہ کرنا - اسکا خیال نہ کرو کہ ہم اپنے خیالات اور مذہب مین ایک دوسرے سے مختلف ہین ہم دونون اس امر کی کوشش کرنے والے ضرور ہین کہ جہان تک ہمارے امکان مین ہو نیکی و بھلائی کو اپنا شعار بنائین اور جب ہماری یہ کوششین ہین تو دونون کا ہم خیال ہو جانا کچھ مشکل نہین ہی جو جسمین بھلائی دیکھیگا اُسکو وہ خود اختیار کریگا اور جب تم مجھکو

چاہنے لگوگی تب اختلاف مزاجی آپس مین بہت کم ہو جائیگی -
مس ایلین یہ سُن کر کھڑی ہو گئی اور بولی اصل تو یہ ہو کہ مسٹر تھارندیک جیسا شریف بہتر تاؤ تم نے مجھ سے کیا ہو ویسا ایک مرد عورت سے کم کرسکتا ہو اور اسکی بابت مین تمھاری نہایت ممنون ہون - لیکن تمھارا اسوقت کا سوال ایسا ہو کہ جسکا جواب تمھاری عظمت اور وقعت کے خیال سے بلا سوچے سمجھے مین فوراً نہین دیسکتی مجھکو مہلت دو کہ مین اس مسئلہ پر غور کرون کہ مین اپنے کو تمھاری زوجیت مین دے سکتی ہون یا نہین -
پادری - مُسکرا کر - مجھکو تمھاری باتون سے بالکل اطمینان ہو بس اَب ہان کہنے کی دیر ہو ایجاب مین نے کیا قبول تم کرلو -
ایلین - بس اَب مجھکو یہان سے جانے دو اور تنہائی مین اسپر غور کرنے کا موقع دو -
پادری صاحب - بہت اچھا جو تمھاری مرضی مین ہر طرح راضی ہون لیکن برائے خدا مجھکو زیادہ انتظار نہ دکھانا مین تو آج ہی تمھاری زبان سے یہ سُننا چاہتا تھا لیکن خیر -
ایلین - نہین آپ کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑیگا اور کل مین آپ کو اسکا جواب ضرور دونگی اسمین فرق نہ ہوگا - خدا حافظ -
مسٹر تھارندیک - ؎ اس بندہ نوازی پہ جھکا اب سر تسلیم
مرضی وہی عاشق کی ہو جو تیری رضا ہو
یہ کہکر پادری صاحب ٹھنڈے دل سے وہان سے رخصت ہو کر اپنے مکان کی طرف خوش خوش چلے گئے -
اُنکو مس ایلین کے صاف صاف جواب نہ دینے سے یقین ہو گیا تھا کہ وہ خلاف مراد جواب نہ دیگی اگر ایسا کرنا ہوتا تو وہ یہ نہ کہتی کہ مین غور کرکے اسکا جواب دونگی وہ ایلین کے مزاج سے اتنے دنون مین خوب واقف ہو گئے تھے اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اُسکو جو بات کرنا منظور نہین ہوتی وہ صاف کہدیتی ہو -
مسٹر تھارندیک جب پہلے پہل اپنے باپ کی جگہ ایک دیہات کے گرجا مین جو

خود اُنکا وطن تھا مقرر ہوے تھے تو اُنکا جی اس کام مین بالکل نہ لگتا تھا لیکن اپنی مان و بہن کی پرورش کی غرض سے اپنی مرضی کے خلاف یہ عہدہ قبول کرلیا تھا اور اُسوقت تک جب تک اُنکی والدہ اور ہمشیرہ کا انتقال نہین ہوا گوشہ تنہائی مین رہ کر اُنھون نے خاموشی کی زندگی بسر کی تھی لیکن اُسکے بعد ہی اُنھون نے لندن کی تبدیلی کرائی اور پانچ برس تک وہان رہے اُسکے بعد وہان کی آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے خود اپنی درخواست پر پارک مین آئے تھے کیونکہ یہان کی آب و ہوا نہایت عمدہ اور خوشگوار مشہور ہی اور بمقابلہ لندن کے ایک دیہات کا لطف رکھتا ہی- اور چونکہ اُنکے افسر اُن سے خوش تھے اُنکو یقین تھا کہ اگر وہ اُن سے دور ہی رہینگے تب بھی اُنکی ترقی جلد ہو جائیگی اور اُسکے واسطے اُنکو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑیگا-

پارک مین آئے تو مس ایلین کے عشق مین پہلے ہی دن اُسکو گرجا مین نماز پڑھتے دیکھ کر مبتلا ہو گئے جسکا اظہار اُنھون نے آج کیا ہی دیکھیے غریب کو کل کیا جواب ملتا ہی-

اُنتالیسوان باب

دل مدارات سے نہین ملتا
تم کو بھی کچھ پتا لگا کہ نہین

آج کی شب مسز رائنگہم اور اُنکی صاحبزادی کو نہایت تشویش مین بسر ہوئی مان تو یہ خیال کرتی تھی کہ صبح کو جو اُسکا بیٹا اپنی منسوبہ عورت کو اُسکے سامنے لاکر کھڑا کر دیگا تو وہ اپنی کراہت کو کسطرح چھپا سکیگی اور اگر نہ چھپا سکیگی اور اُسکی آؤ بھگت مین کچھ فرق ہوگا تو اُسکا بیٹا اور پھر کون بیٹا جو اسوقت افسر خاندان ہی کشیدہ ہو جائیگا اور اُنکی صاحبزادی تو اب اور ہی اُدھیڑ بن مین تھین اور اُنکو خود اپنی پڑ گئی تھی اور یہ سوچ رہی تھین کہ صبح مسٹر تھارندیک کو کیا جواب دینا چاہیے اور اسی وجہ سے اپنی آیندہ بھاوج کا خیال ہی دل سے محو کیے ہوے تھین لیکن جب اُنکی مان نے ایک مرتبہ باواز بلند کہا کہ آخر کل کیا ہوگا اگر

ہم اُسکے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کرینگے اور اُسکی خاطر و مدارات مین کچھ کمی کرینگے تو گریڈل جو نہایت نازک مزاج ہو خفا ہو جائیگا -

مس ایلن - امان جان اب اسکا خیال ہی نہ کرنا چاہیے اور اگر ہم اُسکو دل سے نہ بھی پسند کرین تو بظاہر ہمکو اُس سے اچھی طرح ملنا چاہیے اب بغیر دنیا سازی کے مفر نہین - اور سچ پوچھیے تو وہ لڑکی کچھ بُری بھی نہین ہو مین نے اُسکو کئی مرتبہ دیکھا ہو صرف خیال آتا ہو تو یہی کہ وہ مسٹر گریسین کی لڑکی ہو لیکن اب ہمکو اُس سے مطلب ہو نہ اُسکے باپ اور اُسکے خاندان سے اور اُسکو جو دیکھے گا وہی اسکی تعریف کریگا

مس ایلن سے جو پادری تھارندیک نے شادی کی خواہش کی تھی وہ بیجا نہ تھی کیونکہ وہ دونون قریب قریب ہم پلہ تھے اگر ان مین کچھ فرق تھا تو صرف ایک تھوڑی اختلاف مزاجی کا چنانچہ اُسکو بھی اب مس ایلن اپنے دل سے محو کر رہی تھی اور ڈوبی کی نسبت اپنے کو پادری صاحب کا ہم خیال اسواسطے بنا رہی تھی تاکہ صبح کو اُنکے سوال کا جواب اثبات مین دیسکے -

اور مسز رانگھم تو غریب ایک سیدھی عورت تھی اور ہمیشہ دوسرون کی رہبری سے کام کرتی تھی جب تک اُسکے شوہر زندہ تھے اُسوقت تک اُنکے اشارہ پر چلتی تھی اُنکی وفات کے بعد سے گریڈل کو اُس نے اپنا رہبر بنا رکھا تھا اور جب سے گریڈل تلاش معاش مین باہر نکل گیا تھا مس ایلن کے ہاتھ مین گھر کا کُل انتظام تھا اسوجہ سے اب اُسکی راے پر یہ چلنے لگی تھی بس جب اس نے دیکھا کہ ایلن کی بھی یہ راے ہو کہ اب اسی مین مصلحت ہو کہ ڈوبی کا خیر مقدم نہایت گرمجوشی سے کیا جائے تو یہ بھی اُسپر راضی و مطمئن ہو کر چپ ہو رہی اور جب دونون سونے کو جانے لگین تو مس ایلن نے اپنی مان سے کہا کہ امان جان آج پادری تھارندیک صاحب نے مجھ سے شادی کی درخواست کی ہو اور مین نے وعدہ کیا ہو کہ آسکا جواب صبح کو دونگی لیکن اب مین خیال کرتی ہون کہ سونے کے قبل مین اُنکو لکھدون کہ مجھکو اُنکی درخواست منظور کرنے مین کچھ عذر نہین ہو اور جب وہ چاہین شادی کرکے مجھکو لیجا سکتے ہین -

یہ سُننا تھا کہ مسز رانگھم کی زبان سے لفظ تشکر نہایت خوشی کے لہجہ مین نکلا اور

دونون مان بیٹیان نہایت خوشی اور اطمینان سے اپنے اپنے پلنگ پر جاکر سورہین -

دوسرے دن صبح ہی کو گریڈل مس ڈوبی گریسن کو لے کر اپنی مان کے یہان پہونچا اور اُس نے دیکھا کہ خلاف امید اُسکی مان اور بہن نے نہایت گرمجوشی سے اُسکا استقبال کیا اور اخلاق اور محبت سے ڈوبی سے پیش آئین -

اور جب گریڈل اپنی مان سے کچھ باتین کرنے لگا تو مس ایلین ڈوبی کو ایک دوسرے کمرے مین باتون مین لگا کرلے گئی اور وہان جاکر اپنی پچھلی کج خلقی کی معافی چاہی اور نہایت لجاجت سے کہنے لگی کہ گزشتہ باتون کا خیال دل سے نکال ڈالو مین تمکو پہلے ایسا نہ سمجھتی تھی لیکن اب تمھاری لیاقت اور انسانیت کا پورا حال مین اپنے بھائی سے سُن چکی ہون اور اصل تو یہ ہو کہ تم نے ہمارے کُل خاندان پر احسان کیا ہو اگر تم گریڈل کی مدد نہ کرتین اور اُسکو جیکی کے کام کرنے کی صلاح نہ دیتین تو شاید ہمارا عزیز مکان کرنیلی کب کا ہمارے قبضہ و اختیار سے نکل گیا ہوتا اور اب تو معلوم ہوتا ہو کہ شاید تمھاری بدولت بچ جائے ڈوبی - مین نے تو تمھاری باتون کا کبھی بُرا نہین مانا اور نہ اسکا میرے دل مین کچھ خیال ہو اور نہ مین اپنے کو کسی شکریہ کا مستحق سمجھتی ہون جو کچھ مین نے کیا وہ گریڈل کی محبت کی وجہ سے کیا اُسکو مین چاہتی ضرور ہون -

اتنی باتون کے بعد وہ دونون پھر اُسی کمرے مین آگئے جہان گریڈل اور اُسکی مان تھین -

مس ایلین نے اپنے بھائی سے مخاطب ہوکر کہا کہ مجھکو ایک بات کی تمکو اطلاع کردینی ہو کل تمھارے چلے جانے کے بعد مسٹر تھارندیک نے مجھ سے درخواست شادی کی ہو - اور آج صبح کو مین نے جواب دینے کا وعدہ کیا ہو -

گریڈل - (ہنسکر) - اور اب تم مجھ سے اس خیال سے اُسکی منظوری چاہتی ہو کہ مین افسر خاندان ہون -

ایلین - (کچھ شرماکر) - جیسا تم سمجھو -

گریڈل - لیکن مسٹر تھارندیک جیم فارسٹ جیکی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے مین

اپنی کسر شان تو نہ سمجھتے۔
ایلین۔ وہ تو تمہاری بہت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیشہ کرنے مین کسی کی آبائی شرافت مین بٹہ نہین لگ سکتا۔ اور اصل پوچھو تو اُن ہی نے میرے دماغ سے اُن خیال کو نکال دیا ہے
گریڈل۔ الحمدللہ۔ ہر تعلیم یافتہ اور ذی علم شخص کے خیالات ایسے ہی ہونا چاہئین اور گو مجھکو بہت تھوڑا موقع مسٹر تھارندیک سے ملنے کا ملا تھا لیکن اُتنے ہی عرصہ مین مین سمجھ گیا ہون کہ وہ ایک لائق اور اچھے آدمی ہین اور تمہارے واسطے ہر طرح سے موزون و مناسب ہین۔
مسز رانکنگھم۔ ہان سال بھر کے تجربہ نے یہ بخوبی ثابت کردیا ہو کہ وہ نہایت نیک نفس اور اچھے آدمی ہین اور پارک مین تو وہ گھر گھر ہر دل عزیز ہو رہے ہین
گریڈل۔ اب ریل کا وقت قریب آگیا مجھکو جانا چاہیے۔
یہ کہکر وہ اپنی مان و بہن سے خدا حافظ کہکر رخصت ہوا اور ڈوبی سے کہنے لگا کہ تم تو مجھکو اسٹیشن تک پہونچانے چلو۔
اُن دونون کے چلے جانے کے بعد مسز رانکنگھم نے اپنی بیٹی ایلین سے کہا کہ مین اس لڑکی کو جیسا خراب سمجھتی تھی ویسی تو وہ نہ نکلی۔ وہ جس خاندان مین جائیگی اُسمین ملجائیگی لیکن تاہم یہ پیوند کچھ بھلا تو نہین معلوم ہوتا۔
ایلین۔ اب جو ہو لڑکی اچھی ہو اُسکا خاندان چاہے جیسا ہو۔
ادھر گریڈل چپ چاپ اسٹیشن تک اُن باتون پر غور کرتا چلا گیا جو مسٹر رسٹن نے اُس سے کی تھین اور جب وہ گاڑی پر سوار ہو گیا اور ٹرین نے نقل و حرکت کی تو اُس نے ڈوبی سے کہا کہ پیاری خدا حافظ۔ چند ہفتون کے بعد تم مجھکو پھر پارک مین دیکھکر متعجب ہوگی اس مرتبہ مین ضرور یہان کی گھوڑ دوڑ مین شریک ہونگا اور گزشتہ غلطیون کا نعم البدل کرلونگا۔
ڈوبی۔ اچھی اس بات کو یاد رکھنا اور تم انشاءاللہ کامیاب بھی ہوگے۔ میرا سلام اباّ داماّن سے کہدینا اور خط لکھنا نہ بھولنا۔
تھوڑی دیر مین ریل جاکر ریڈکلفٹن کے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی اور گریڈل ریل

سے اُترکر سیدھا مسٹر گریسن کے مکان پر پہونچا وہان جسطرح اسکا استقبال کیاگیا
گو وہ بُرا نہ تھا لیکن یہ اُس سے زیادہ خوش نہین ہوا۔
مسٹر گریسن نے ٹوپی اُتارکر اسکو سلام کیا اور مسٹر راکنگھم کہکر خطاب کیا۔
گریسن۔حضور کے تشریف لانے سے اور عزت بخشنے سے جو خوشی مجھکو ہوئی اُسکا
مین اظہار نہین کرسکتا اب حضور یہ فرمائین کہ پہلے کچھ نوش فرمائینگے یا اصطبل کو
ملاحظہ کرینگے مین تو حضور کا قدیم نمکخوار ہون آپ کے والد ماجد مجھپر نہایت مہربان
تھے اور اسمین کچھ میری خطا نہ تھی جو اُنھون نے اپنے گھوڑے ریڈلکٹن سے کھلا لگائے تھے
گریڈل۔بہتر یہ ہو کہ تم مجھکو پہلے کچھ کھلاؤ اس عرصہ مین مین تمسے کچھ باتین کرلون
تب اصطبل دیکھونگا۔مجھکو ڈوبی کی زبانی معلوم ہوا ہو کہ ڈیننگ ماسٹر پھر تمھارے پاس
واپس آگیا ہو۔
گریسن۔جی ہان سر مارماڈیوک کو اُسکے ہاتھون سخت نقصان پہونچا اسوجہ سے
اُنھون نے واپس کردیا ہو۔
گریڈل۔ہان ہنٹ کپ مین تو اس گھوڑے نے ایسی حرکت کی کہ وہ جو کھڑا ہوگیا
تو کسی طرح ویلنگٹن کے بڑھائے نہ بڑھا۔
گریسن۔اب اسکو اُس سے زیادہ اچھا موقع مل نہین سکتا جہان جائیگا یہ
بدی کریگا اب اسکا رکھنا مناسب نہین۔
گریڈل۔پھر اب تم کیا کروگے۔
گریسن۔مین اب اسکو بیچونگا۔اور اسی غرض سے پہلے مین اسکو اسکوٹ کی نمایش مین
بھیجونگا۔ممکن ہو کہ وہان کوئی پسند کرکے اسکو خرید کرلے۔
یہ باتین کرکے گریسن گریڈل کو لے کر اصطبل مین گیا اور ڈیننگ ماسٹر کی کوٹھری
کا پردہ اُٹھایا گھوڑا گریڈل کی آواز سن کر اُسکی طرف دیکھ کر ہنہنانے لگا اور
جب یہ اُسکے قریب گیا تو اسکا کاندھا چاٹنے لگا۔
مسٹر گریسن یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ یہ گھوڑا آپ کو بھولا نہین اور ایسی
خوش فعلیان تو وہ کسی اور کے ساتھ نہین کرتا جیسی آپ کے ساتھ۔آپ پر
بہت مہربان ہو نہین معلوم آپ نے اسپر کیا سحر کردیا ہو۔

گریڈل - مین نے نہایت مصیبت کے زمانہ مین اسکی خدمت کی ہو اور خدمت ہی سے انسان کی عظمت ہوتی ہو -
گریسین - اسکی مجھکو ہمیشہ ندامت رہیگی -
گریڈل - اسمین آپ کو ندامت کی کوئی وجہ نہین ہو کیا جسوقت مین نے آپکے اصطبل مین نوکری کی تھی آپ جانتے تھے کہ مین کون ہون - اب یہ کہیے کہ اسکو کسی اور گھوڑدوڑ مین دوڑائیے گا یا نہین -
گریسین - اگر آپ کے بھائی مسٹر اسٹن کسی گھوڑدوڑ مین چیتر عام کو بھیجینگے تو مین بھی اسکو بھیجونگا -
گریڈل - شاید اکتوبر کی گھوڑدوڑ مین وہ بھیجین -
گریسین - اُنکا کوئی حکم اسوقت تک نہین آیا اور نہ اُنکی راے پہلے سے کچھ معلوم ہوتی ہو عین وقت پر جو کچھ اُنکو کرنا ہوتا ہو کرتے ہین - مگر مین اس مرتبہ اس گھوڑے کو سبزروپچہ یا کیمبرج سائر جدا کرنے کی غرض سے ضرور بھیجونگا -
جب مسٹر گریڈل کو یہ سب باتین معلوم ہوگئین تو وہ مسٹر گریسین سے رخصت ہوا - مسٹر گریسین نے اپنی ٹم ٹم پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھی اُسپر سوار کراکے گریڈل کو اسٹیشن پر پہونچا دیا -

چالیسوان باب

سیجے کرنیلی محل کے نیلام کی بولی شروع ہوگئی

گریڈل کو نیو یارک مین واپس آئے ہوے کئی ہفتے گزرگئے اور اسوقت تک اُس غریب کو لارڈ وایٹ بی سے ملاقات کرنے کا موقع نہین ملا اُسکی وجہ یہ تھی کہ لارڈ صاحب اس عرصہ مین عدیم الفرست بہت رہے لیکن اس درمیان مین کئی گھوڑدوڑین ہوئین اور لارڈ صاحب موصوف کے لئی گھوڑدن نے جنپر گریڈل سوار ہوا تھا اُن سب کو جیت لیا اسوجہ سے لارڈ صاحب کے دل مین اسکی طرف سے بہت جگہ ہوگئی تھی اور مسٹر اسٹن کے حق مین یہ چند ہفتے نہایت خراب گزرے اور اسکو خلال پر خلال ہوتی گئی - اور ادھر وہ زمانہ آگیا جسمین خود پارک مین گھوڑدوڑ

ہونے والی تھی اور گریڈل اور لارڈ صاحب پارک پہونچے۔

یہان پہونچکر گریڈل نے یہ سُنا کہ مسٹر السٹن نے محل کرینیلی پر بولی بسنے کا ارادہ کرلیا ہو۔

اس خبر کا سُننا تھا کہ وہ بیتاب ہو گیا اور غصہ سے اپنے ہونٹ چابنے لگا اور اُس نے ارادہ کرلیا کہ اب چاہے جو ہو مین کل صبح اُٹھکر پہلا کام یہی کرونگا کہ لارڈ وایٹ بی سے ملونگا۔

رات نہایت بے چینی سے گزری صبح امید نے اپنا جلوہ دکھایا مسٹر گریڈل ہاتھ منھ دھو ضروریات سے فراغت کر کپڑے پہن کر فوراً اُس ہوٹل مین گیا جسمین لارڈ صاحب مقیم تھے اور اس نے اپنا کارڈ لارڈ صاحب کے خدمتگار کو دیا کہ وہ پیش کردے۔ نوکرون نے جو اسکی اصلیت سے واقف نہ تھے کچھ چندان التفات اسکی طرف نہین کیا لیکن اسکو اُنکا یہ فعل زیادہ ناگوار نہین ہوا۔

اتنے مین وہ خدمتگار جو اسکا کارڈ لے گیا تھا واپس آیا اور اُس نے کہا کہ لارڈ صاحب ناشتہ کررہے ہین لیکن آپ کو وہین بلایا ہو۔

گریڈل خدمتگار کے ساتھ کمرے کے اندر گیا

لارڈ صاحب نہایت اخلاق سے پیش آئے اور اپنے قریب ایک کرسی پر اُنکو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

یہ نہایت ادب سے سلام کرکے بیٹھ گیا اور خود اسکو کلام مین سبقت کرنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ لارڈ صاحب نے خود ہی اسکے مکان کے نیلام کا ذکر یون چھیڑدیا۔

لارڈ صاحب - کیون مسٹر رانکگھم تم اندنون بوجہ اسکے کہ تمھارا آبائی مکان زیر نیلام ہو نہایت ہی بیچین ہوگے لیکن اس سے مفر ہی کیا صورت ہو شاید اس مجبوری نے تمکو صبر کرنے کی ہدایت کی ہو گی۔

گریڈل - حضور والا مین تو اُس مکان کو بہت دنون سے خیرباد کہہ چکا ہون لیکن اسوقت مجھکو جو صدمہ ہو وہ یہ ہو کہ مین نے سُنا ہو کہ میرا چچا زاد بھائی گو تھبرٹ السٹن اُسکو خرید کرنا چاہتا ہو۔

لارڈ صاحب - مین تو نہین خیال کرتا کہ اُسکے ہمسایہ اس بات کو پسند کرین کہ اس مکان

اور اُسکے متعلقہ جائداد کو ایک ظالم خدا ناترس شخص خرید کرے اور مین خود اُسکو اچھا نہین سمجھتا۔ تمھارے والد کی تباہی کا باعث شاید تمکو معلوم نہین یہی شخص ہوا ہی اس نے اُنکو مل کر مارا ہی اور اسی نالائق نے اُنکو ایسا صدمہ پہونچایا تھا کہ جس سے وہ جان بر نہ ہوسکے۔

گریڈل۔ حضور یہ سب مجھکو معلوم ہوگیا اور لطف یہ ہی کہ اُنھین کے روپیہ سے یہ شخص بنا اور اُنھین کا درپے آزار ہوا شاید حضور نے یہ نہ سُنا ہوگا کہ میرے یہان کا غذات مین اُسکے لکھے ہوے کئی قطعہ پرونوٹ نکلے ہین جنکی بابت دس ہزار پونڈ اس سے واجب الادا ہین لیکن اب وہ روپیہ دینے سے بھی انکار کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اُسمین تمادی عارض ہوگئی ہی۔

لارڈ صاحب۔ خوب تو وہ تمھارے ہی روپیہ سے تمھاری جائداد خرید کرنا چاہتا ہی یہ نہین ہوسکتا اب اُس جائداد کو مین خرید کرونگا اور سب لوگون کو اس بات سے آگاہ کرکے اُسکو رسوا کراؤنگا لیکن پہلے مین اُسکو اس امر کی اطلاع کردینا مناسب سمجھتا ہون شاید میرے اطلاع دینے پر وہ اس جائداد کی خریداری سے باز رہے اور تمھارا روپیہ دیدے۔ تم اپنے وکیل کا پتہ لکھکر میرے پاس چھوڑتے جاؤ۔

گریڈل اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور شکر خدا بجالایا کہ اُسکو کچھ کہنا نہ پڑا اور اُسکا مطلب خود بخود منجانب اللہ حاصل ہوگیا۔

اُس نے بہ تعمیل حکم لارڈ صاحب فوراً مسٹر رسٹن کا پتہ لکھکر لارڈ صاحب کی میز پر رکھدیا اور آداب بجالاکر رخصت کا خواستگار ہوا۔

لارڈ صاحب نے بخندہ پیشانی اُسکو رخصت کیا اور جب وہ کچھ قدم آگے بڑھگیا تو لارڈ صاحب نے پھر کہا کہ مسٹر رانگھم تم یہ نہ سمجھنا کہ یہ مکان و جائداد مین اپنے واسطے خریدتا ہون تمھارے والد نہایت معقول شخص تھے اور میرے دوست تھے اُنکا حق مجھپر ہی اُسکو مین ادا کرنا چاہتا ہون اور تمھارے ہی واسطے مین نے اسکے خریدنے کا ارادہ کرلیا ہی۔

گریڈل نے اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور خوش خوش باطمینان تمام اپنے مقام پر واپس آیا۔

اُسکے دوسرے دن پیرلیسن صاحب وکیل و شریک مسٹر گوتھ برٹ السٹن گھبرائے ہوے مسٹر السٹن کے پاس پہونچے اور بولے۔

تمنے کچھ اور بھی سُنا آج مجھکو رسٹن نے بُلا بھیجا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مین تم کو سمجھا دون کہ تم اُن پرو نوٹون کا روپیہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو ادا کردو ورنہ تمام سوسیٹی مین تم رسوا کیے جاؤ گے لارڈ وایٹ بی صاحب کو کسی طرح ان نوٹون کا علم ہوگیا ہی اور وہ بھی تمکو یہی صلاح دیتے ہین۔ ورنہ وہ ہر جلسہ مین اسکا ذکر کرینگے اور گھوڑدوڑ کی دنیا مین تم قابل اعتبار نہ رہوگے اور رسٹن یہ بھی کہتا تھا کہ لارڈ صاحب کا بھی ارادہ کرنیلی کی جائداد خریدکرنے کا ہی۔

یہ سُننا تھا کہ مسٹر السٹن کے چہرہ پر ہوائیان اُڑنے لگین اور بولا کہ یہ البتہ غضب ہوگیا نوٹون کی بابت تو مجھکو کچھ اندیشہ نہین ہی اُسکا روپیہ تو عدالت انصاف کسی طرح دلا بھی نہین سکتی اب رہی سوسیٹی اور گھوڑدوڑ کی دنیا تو اسکی مین کچھ پرواہ نہین کرتا۔ البتہ اب مین کرنیلی پر بولی نہ بولونگا وہ بھی اس خیال سے کہ لارڈ وایٹ بی کا مقابلہ کرکے اپنا روپیہ برباد کرنا ہی وہ بولی چڑھا دیگا اور چونکہ وہ دولت والا ہی اُسکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے گا۔ خیر مین نے اسی وقت سے اُس سے استعفا دیا لیکن نوٹون کا روپیہ اس دھمکی پر نہ دونگا۔

پیرلیسن۔ ذرا سمجھ لو اسوقت تک تمھاری اور میری بات صرف ساکھ سے بنی ہوئی ہی جب یہ بھی جاتی رہیگی اور خلق پر تمھاری بے ایمانی ظاہر ہو جائیگی تو کوئی ایک کوڑی بھی تمکو قرض نہ دیگا اور بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔

السٹن۔ اب جو ہو۔ میرے پاس روپیہ ہی کہان ہی جو دونگا۔

پیرلیسن۔ اور یہ جائداد کس روپیہ سے خرید کرنے جاتے تھے۔

السٹن۔ کچھ تھوڑا سا روپیہ تھا اور قرض لینے کا ارادہ تھا اور مین جانتا تھا کہ میرے مقابلہ پر کوئی دوسرا شخص بولی نہ بولے گا مجھکو اسکی خبر نہ تھی کہ لارڈ وایٹ بی پیدا ہو جائینگے۔ یہ تو وہی معاملہ ہوا کہ۔ ع

زمین ترقید پیدا شد سر خر

پیرلیسن۔ دیکھو ابھی تمھاری ساکھ قائم ہی اور تمکو قرض بھی آسانی سے مل سکتا ہی

آیندہ نہ ملے گا۔
اسٹن ۔ اچھا دیکھا جائیگا آج کریلی کو نیلام تو ہونے دو دیکھنا ہو کہ لارڈ صاحب خرید بھی کرتے ہین یا محض دھمکی ہی دھمکی ہو۔

یہ باتین کرکے وہ عدالت مین گئے جہان نیلام ہونے والا تھا۔

نیلام شروع ہو گیا تھا اور لارڈ وایٹ بی کی آمادگی خریداری کا اظہار ہو گیا تھا جسکو سُنکر ہر شخص خوش تھا۔

آخرکار کوئی اور شخص نے بولی بولنے کی جرأت نہین کی اور لارڈ صاحب کی جانب سے بولی ہوئی اور اُنھین کے نام ختم ہو گئی۔

اکتالیسوان باب

ڈوبی ایک اسکول مین مدرسہ ہو گئی

جوہر علم بھی عجیب چیز ہو ڈوبی کے شریف زادی ہونے مین تو شک نہین اولاد آدم ضرور تھی لیکن چونکہ اُسکا باپ گھوڑون کی تربیت و تعلیم کا کام کرتا تھا اسوجہ سے اعلیٰ طبقہ کے لوگ اُسکو ذلیل نگاہ سے دیکھتے تھے اور اپنی صحبت کے لائق نہ سمجھتے تھے لیکن ڈوبی نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی تھی اور جب گریڈل کے چلے جانے کے بعد وہ کثرت سے اُسکی مان و بہن سے جاکر ملی اور جان تھارندیک سے اُسکو ملنے کا موقع ملا تو اُسکے جوہر اُس پر واضح ہو گئے اور جان تھارندیک نے اُسکی لیاقت اور انسانیت کی بیحد تعریف کی اور اُس امر کی خواہش ظاہر کی کہ وہ مشن اسکول کی مدرسی قبول کرکے اُسکے مشن کی عورتون کا اخلاق و تمدن درست کرے اور اُنکو نیک تعلیم دے جسکو اس نے اپنے مذاق کا کام دیکھ کر نہایت خوشی سے منظور کر لیا۔

پھر کیا تھا ادھر اُسکا اسکول کی مدرسہ ہونا تھا کہ سوسیٹی مین داخل ہونا اسکے واسطے کچھ مشکل ہی نہ ہوا اسکے اسکول مین بہت شرفازادیان اور روسا کی لڑکیان پڑھتی تھین اور اُنکے گھرون مین یہ اکثر مدعو ہوتی تھی پارٹیون مین برابر آتی جاتی اور عزت کے ساتھ ہاتھون ہاتھ لیجاتی تھی۔

ادھر تو اس نے یہ عزت و مرتبہ حاصل کیا اُدھر یہ سال مسٹر السٹن کو ایسا منحوس ہوا کہ متواتر گھوڑ دوڑون مین ہارنے کی وجہ سے قریب قریب اُسکا دیوالہ نکل گیا اور وہ نہایت پریشانی کی حالت مین تھا۔

پیریسین نے اسکو اس درمیان مین اکثر سمجھایا کہ مناسب ہی کہ السٹر راکنگھم کے بلون کا وہ روپیہ دیدے ورنہ وہ اور بھی آفت مین پڑیگا لیکن اُس نے کچھ سماعت نہ کی۔

ایک دن پھر پیریسین گھبرایا ہوا اُسکے پاس گیا اور یون دونون مین مکالمہ ہوا۔

پیریسین۔ دیکھیے مین نے آپ کو بارہا سمجھایا کہ دو ہزار کی کوئی بات نہین ہی دیڈالو لیکن آپ سماعت نہین کرتے اگر اسوقت تک اُسکو دیدیتے تو آیندہ کی آفات سے تو محفوظ رہتے اور پھر اگر ایمان سے پوچھیے تو آپ اُسمین بھی نفع مین رہتے دس ہزار کے صرف دو ہزار دینا پڑتے آخر آپ نے دس ہزار لیے تھے یا نہین۔

السٹن۔ وہ مین نے سب کچھ لیا تھا تم نے نہین راکنگھم سے ہزار ہا روپیہ مار لیا ہی

پیریسین۔ مین نے اُن سے قرض کے نام سے کچھ نہین لیا تھا اور نہ اُسکے عوض کوئی بل لکھا تھا جو کچھ مین نے لیا وہ اپنی محنت کے صلہ مین اور قانونی مشورہ دینے کے حیلہ سے۔ دیکھیے مسٹر رسٹن نے اب یہ دوسرا جھگڑا آپ کے پیچھے لگایا ہی

السٹن۔ وہ کیا۔

پیریسین۔ اُس کمبخت نے کھوج کرکے دریافت کرلیا ہی کہ السٹر راکنگھم کے چند گھوڑے بھی ہم دونون کے قبضہ مین ہین اب اُسکا وہ دعوے کرنے والا ہی!

السٹن۔ خیر بھائی اب یہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ جہان سے ممکن ہو دو ہزار پونڈ اُنکو دیدیا جائے اسوقت تو روپیہ موجود نہین لیکن آیندہ گھوڑ دوڑون مین امید ہی کہ روپیہ بھلا چنگا ہمارے ہاتھ مین آجائے۔

پیریسین۔ اسکی کیا امید۔

السٹن۔ اب سوا ہمارے گھوڑون کے اور کوئی گھوڑے ایسے نہین معلوم ہوتے کہ وہ ہمارے فینٹن اور چیتر ھام گھوڑون سے سبقت لیجا سکین۔

پیرسین - اور اُس ڈینسنگ ماسٹر سے آپ خوف نہین کرتے جو گزشتہ سال مین دو ہزار والی گھوڑدوڑ جیت چکا ہی۔
السٹن - اجی اب اُس ضدی اور خودرا سے گھوڑے کو کون اپنی طرف سے دوڑائیگا اور کون دیوانہ اُسپر شرط لگائیگا۔
پیرسین - یہ نہ کہو اگر کوئی کھڑا ہو گیا تو پھر مشکل ہو گی۔
السٹن - خیر اُس وقت دیکھا جائیگا۔

ادھر یہ لوگ اس خیال مین تھے اُدھر ڈوبی کی معرفت مسٹر گریسن کو یہ اطلاع پہونچی کہ ایک صاحب ہزار پونڈ ڈینسنگ ماسٹر کیواسطے دینے کو تیار ہین اگر آپ آیندہ گھوڑدون مین اُنکو اُسکے دوڑانے کی اجازت دین۔

مسٹر گریسن نے یہ دریافت بھی نہین کیا کہ وہ کون شخص ہی اور کس وثوق سے وہ اُسکو لینا چاہتے ہین اُنکو روپیہ سے مطلب تھا۔

جب اُس نے دیکھا کہ کوئی گانٹھ کا پورا اور آنکھ کا اندھا روپیہ لگاتا ہی وہ فوراً راضی ہو گیا گریڈل کی نسبت تو اُسکو شک ہی نہو سکتا تھا کہ وہ اس گھوڑیکو کرایہ پر لیگا کیونکہ جسوقت ڈوبی نے اپنے باپ کو گھوڑے کی نسبت لکھا تھا گریڈل پارک مین موجود نہ تھا اور نیو یارک کی گھوڑدوڑ سے اُسکی معرکہ آرائی کی خبرین آرہی تھین۔

الغرض جب مسٹر گریسن نے گھوڑے کو نیو یارک کی گھوڑدوڑ کیواسطے اور نیز اُسکے بعد کی اور موسمی گھوڑدوڑون کیواسطے کرایہ پر دینا منظور کر لیا تو ڈوبی کو اب یہ فکر ہوئی کہ کسی طرح اُس گھوڑے کو آیندہ گھوڑدوڑون کیواسطے تیار کرنا چاہیے لیکن مشکل یہ تھی کہ اُسپر کوئی شخص سوار ہونا منظور نہین کرتا تھا لہذا ڈوبی نے خود اُسپر سوار ہو کر پھرنے کا ارادہ کیا اور اس غرض سے ایک تعطیل کے زمانہ مین وہ ریڈلکٹن مین آئی اور اپنے باپ سے گھوڑے پر سواری کی اجازت چاہی لیکن اُس نے کسی طرح اس امر کو گوارا نہ کیا۔

اتفاق سے وہ ایک ضرورت سے چار پانچ روز کو کہین باہر گیا اور جاتے وقت اپنے اسسٹنٹ کو جو اُسکے اصطبل کا ہیڈ جنٹلی تھا اچھی طرح سمجھا بجھا کر حکم دیتا گیا کہ خبردار اس گھوڑے پر مس صاحبہ کو سوار نہ ہونے دینا۔

لیکن مس ڈوبی کب اس موقع کو خالی دینے والی تھین وہ دوسرے ہی دن صبح کو اپنے کمرے سے سواری کی پوشاک پہن کر برآمد ہوئین اور مسٹر ٹبلرس سے تحکمانہ کہا کہ کرتے گھوڑے پر میری سواری کا زین کسا کر منگاؤ آج مین اُسکو پھیرونگی۔

مسٹر ٹبلرس۔ نہین مس صاحبہ کہین ایسا غضب نہ کرنا وہ گھوڑا آپ کی سواری کے لائق نہین ہی علاوہ اسکے مسٹر گریسین خاص طور سے مجھکو تاکیدی حکم دے گئے ہین کہ مین تکو اُس گھوڑے پر سوار نہ ہونے دون یہ نہایت شریر اور خونخوار جانور ہی نہین معلوم کتنی جانین یہ لیچکا ہی آپ دیکھتی نہین دوسرے چوتھے روز اصطبل کا ایک لڑکا غائب ہو جاتا ہی۔

ڈوبی۔ ہان یہ تو مین دیکھتی ضرور ہون مگر حیران ہون کہ وہ پھر لوٹ کر مُنہ کیون نہین دکھاتے۔

مسٹر ٹبلرس۔ وہ مُنہ کہان سے دکھائین وہ تو یہان سے ہمیشہ کو رخصت ہو جاتے ہین اور مین اُنکو ایک تہ خانہ مین بند کرآتا ہون کہ اُنکا حال کوئی نہ جانے۔

ڈوبی۔ (ہنسکر)۔ وہ تہ خانہ کہان ہی ذرا مین بھی دیکھنا چاہتی ہون۔

مسٹر ٹبلرس۔ یہ ایک راز کی بات ہی مین اُسکا حال نہ بتلا سکتا ہون اور نہ کسی کو دکھلا سکتا ہون اگر تم رازداری کا اقرار کرو تو البتہ بتلا دونگا۔

ڈوبی۔ کیا تم مجھپر اعتبار نہین کرتے مین ہرگز افشار راز نہ کرونگی۔

مسٹر ٹبلرس۔ اچھا سُنو نالہ کے اُسطرف جو چھوٹا سا پُرانا قبرستان ہی اُسی کی پُرانی قبرون کو اُلٹ کر مین اُنکو دفن کرآتا ہون۔

ڈوبی۔ مین ایسی باتون سے نہین ڈرتی اور تکو حکم دیتی ہون کہ اُس گھوڑے کو منگاؤ اور میری سواری کی زین اُسپر رکھاؤ۔

چونکہ مسٹر ٹبلرس پر یہ اوائل عمر سے حکم کرنے کی عادی تھی یہ جملہ کچھ ایسے لہجہ مین اُس نے کہا کہ ٹبلرس سے کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑا اور اُس نے گھوڑے کو منگا کر اُسپر ڈوبی کی زین رکھادی اور ڈوبی کو سہارا دیکر اُسپر ڈرتے ڈرتے بٹھا دیا۔

پہلے تو گھوڑے نے دو تین پشتکین جھاڑین اور کاندے بھی دیے لیکن ڈوبی اُسپر میخ کی طرح جمی بیٹھی رہی اور اُس نے اُسکی باگ کو نہ کھینچا اور نہ جھٹکا دیا۔ ڈوبی کا وزن بھی گھوڑے کو پھول سا معلوم ہوا اور یہ اسکو ایک مرتبہ لے کر بھاگا لیکن ڈوبی نے اُسکو دلاسا دینا شروع کیا اور اُس سے باتین کرنا شروع کردین اور کہنے لگی کہ مین تجھکو مسٹر گریڈل کی خاطر پھیر رہی ہون نیو پارک اور پارک کی گھوڑدوڑ مین وہی تجھپر سوار ہونگے اور میرا اور اُنکا فائدہ مشترکہ ہے اور تجھکو مصیبت زدون کی مدد کرنا چاہیے۔

خدا معلوم ان کلمات نے اُس جانور پر کیا اثر کیا کہ یا تو وہ اُسوقت تک شرارت کر رہا تھا کہ اب وہ بالکل سیدھا ہو گیا اور کان دباکر جو بھاگا تو چشم زدن مین اور گھوڑون سے آگے نکل گیا اور وہان سے جو ڈوبی نے اُسکو مکان کی طرف پھیرا تو نہایت شایستگی سے سرپٹ بھاگتا ہوا اُسی مقام پر آکر کھڑا ہو گیا جہان مسٹر ٹبارس اور دیگر اصطبل کے چاکر کھڑے تھے۔

اور مسٹر ٹبارس نے مس ڈوبی کو گھوڑے پر سے اُتار لیا۔

ڈوبی۔ کہیے آج تو آپ کو کسی کو اُس چور خانہ مین لیجانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

مسٹر ٹبارس۔ (ہنسکر) نہین تم نے تو کمال ہی کیا اور جیسا آج تمھاری سواری مین یہ بد جانور سیدھا رہا ہے ایسا تو مسٹر گریڈل کی سواری مین بھی اس نے کام نہین دیا تھا۔

الغرض اُس دن سے ہر روز صبح کو ڈوبی اُس گھوڑے کو پھیرنے لگی۔

جب مسٹر گریسن اپنے سفر سے واپس آئے تو رات کو کھانے کے بعد ڈوبی نے خود اُن سے کہا کہ ابا آپ مجھکو ڈینسنگ ماسٹر پر سوار ہونے کو روکتے تھے مین تو اُسپر تین چار روز سے برابر سوار ہوتی ہون اور وہ نہایت شایستگی سے کام دیتا ہے یہ سُننا تھا کہ مسٹر گریسن کی ابرؤن پر بل آگیا اور وہ ناراض ہوکر بولا کہ تم بڑی نافرمان لڑکی ہو خیر تم تو تم اس ٹبارس کو کیا ہوا کہ اُس نے میرے حکم کی تعمیل نہین کی مین تو اُسکو تاکید کر گیا تھا کہ وہ تمکو اُس گھوڑے پر سوار نہ ہونے دے۔ اچھا صبح کو مین اُسکی خبر لونگا۔

ڈوبی۔

ڈوبی۔ ابا دیکھو ایسا غضب نہ کرنا اسمین اُسکا بالکل قصور نہین ہی یہ آپ کو معلوم ہو کہ بچپنے سے مین اُسپر حکمرانی کرتی ہون پہلے اُس نے مجھکو نہایت اصرار اور لجاجت سے سواری سے روکا لیکن جب مین نے نہین مانا اور خفا ہو کر اُس سے گھوڑا سواری کو مانگا تو وہ مجبور ہو گیا اور جب اُسکو اس امر کا اطمینان ہو گیا کہ ڈیمنسنگ ماسٹر میری سواری مین بالکل بکری ہو جاتا ہی تو دوسرے دن سے پھر اُس نے کچھ نہین کہا اور جب مین نے اُس گھوڑے کو سواری کو مانگا اُس نے فورًا منگا دیا اور صبح کو مین آپ کو بھی سوار ہو کر دکھا دونگی۔

مسٹر گریسین۔ بس معاف کرو مین نہین دیکھنا چاہتا۔

ڈوبی۔ اگر وہ گھوڑا میری صورت دیکھکر سیدھا نہ کھڑا ہو جائے اور میری طرف دیکھ کر ہنہنانے نہ لگے تب ہی آپ مجھکو اُسپر سوار نہ ہونے دیجیے گا۔

دوسرے دن ڈوبی نے پھر اُس جانور کو اپنا زین رکھاکر نکالا یا گھوڑا آتے ہی ڈوبی کی صورت دیکھکر اُسکے ہاتھ کو چاٹنے لگا اور چپ چاپ کھڑا ہو گیا ڈوبی سوار ہو کر اُسکو کاوا دینے لگی اور اُسکے بعد اُس نے اُسکو پائے کی طرف اور گھوڑون کے ساتھ چھوڑا اور یہ فیٹن اور چتر حام دونون کے آگے نکل گیا۔ اُسوقت مسٹر گریسین کو بھی بہت تعجب ہوا اور پھر اُسدن سے اُنھون نے بھی ڈوبی کو اُسپر سوار ہونے سے نہین روکا۔

ڈوبی نے اپنے دل مین خدا کا شکر ادا کر کے گریڈل کو دل سے مخاطب کر کے کہا کہ پیارے گریڈل تم گھبراؤ نہین مین کیمبرج سائر کی گھوڑ دوڑ تک اس گھوڑے کو ایسا تیار کر دونگی کہ تم آسانی سے اُس گھوڑدوڑ کو جیت کر اسقدر روپیہ کما لوگے کہ کرنیلی کو تم بچا سکو لیکن اب بھلا یہ کہان ممکن ہو وہ تو نیلام ہو گیا اور دوسرے کے قبضہ مین چلا گیا لیکن تاہم میری اس خدمت سے تمھاری رعایا مجھکو نہایت التفات کی نظر سے دیکھے گی اور میرا خیر مقدم نہایت گرم جوشی سے کریگی بس یہ کیا تھوڑا ہی۔

ایسی ہی باتین وہ اپنے دل سے کرتی ہوئی صبح کا ناشتہ کھانے چلی گئی اور اس خوشی مین اُس نے نہایت اطمینان سے سیر ہو کر ناشتہ کیا۔

کتب خانہ کلیہ جامعہ عثمانیہ

بیالیسوان باب

بوالہوسی

دل دُکھون کو نہ ستا اسمین ہو زک و ظالم
انکی وہ آہ ہو جو عرش ہلا آتی ہو

پہلے تو مسٹر گریسن بوجہ اُلفت پدری اس خوف سے کہ گھوڑا بدخو اور شریر ہو اپنی لڑکی کو اُسپر سوار ہونے سے روکتے تھے اور وہ بھی اس خوف سے کہ کہین جانور اُسکو اپنی پشت زین سے نیچے نہ گرادے اور اُسکی عمر بھر کی کمائی اکلوتی بیٹی کو خاک مین ملادے لیکن جب اُنکو یہ اطمینان ہوگیا کہ گھوڑا اُسپر مہربان ہو اور اُسکے اشارہ پر کام کرتا ہو تو اُس نے خوشی سے ڈولی کو اُس گھوڑے پر سواری کی اجازت دیدی تھی -

اکتوبر کا مہینہ آگیا اور مسٹر السٹن کے پاس روزمرہ ریڈلکٹن سے خوش کُن خبرین اُسکے گھوڑون کی آنے لگین اور وہ بہت خوش تھا کہ اس مرتبہ اُسکے گھوڑے خوب تیار کیے گئے ہین اور چیتر حام اس مرتبہ ضرور ریس جیت کر اُسکا دلدّر دور کردیگا اور بگڑی ہوئی مالی حالت اُسکی سنبھل جائیگی اور سال گزشتہ مین جو نقصان ہوا تھا اُسکی خانہ پُری ہوجائیگی -

اسی خوشی مین وہ اپنے شریک اور مشیر مسٹر پیریسن سے شیخی مین آکر کہنے لگا کہ اس مرتبہ تو میرے گھوڑون کا مقابلہ کوئی گھوڑا چاہے وہ جسکا ہو نہ کرسکے گا -

پیریسن - بھئی بہت غرور نہ کرو غرور خدا کو پسند نہین تمکو دوسرون کے گھوڑون کی کیفیت کیا معلوم ہو ممکن ہو کہ وہ تمھارے گھوڑون سے زیادہ تیار کیے گئے ہون

السٹن - مجھکو سب معلوم ہو سبھون کے اصطبل کی کیفیت مین نے اپنے مخبر بھیجکر دریافت کرلی ہو -

پیریسن - تم ابھی خود اپنے ہی اصطبل کا پورا حال نہین جانتے اگر تمھارے ہی اصطبل کا کوئی جانور تمھارے چیتر حام کو شکست دیدے تو تم کیا کروگے کیا تم بھول گئے پارسال دو ہزار والی گھوڑدوڑ کون گھوڑا جیتا تھا کیا وہ اسوقت

تمھارے اصطبل مین نہین ہی۔
السٹن۔ (ہنسکر)۔ اجی ہو اگر ہے اُسکو اب کون دوڑانے کی ہمت کر سکتا ہی ہیرونٹ صاحب تو ہمت ہار ہی گئے تو اب کون اُسپر روپیہ لگانے کی جرأت کریگا۔
پیرسین۔ مین نے تو سُنا ہی کہ اُس گھوڑے کو کسی شخص نے گھوڑ دوڑ کے واسطے ٹھیکہ پر لیا ہی۔
السٹن۔ ہان یہ تو مین نے بھی سُنا ہی لیکن وہ عجیب مزاج کا خودرا ے گھوڑا ہی وہ کمبخت ہر شخص کی سواری مین کام ہی نہین دیسکتا لیکن مین حیران ہون کہ وہ کون شخص ہی جس نے اُسپر اپنا روپیہ لگایا ہی۔
پیرسین۔ مین نے سُنا ہی کہ کوئی شخص جانسن نامے ہی۔
السٹن۔ اچھا چلو کلب گھر مین چلکر اسکا پتہ لگائین۔
دونون کلب گھر کے اُس کمرے مین گئے جہان ٹکٹ کی کتابین فروخت ہو رہی تھین اور لوگ کثرت سے گھوڑ دوڑ کے ٹکٹ خرید کر رہے تھے اور ڈمینسنگ ماسٹر کے ٹکٹ کی سو جلد کتاب صرف ایک شخص نے خرید کی تھین۔
مسٹر السٹن نے ایک کتب فروش کو علٰحدہ بُلا کر پوچھا کہ یہ کون شخص ہی جو اتنی کتابین ایک دم سے لے گیا۔
کتب فروش۔ حضور یہ تو مین نہین جانتا لیکن اتنا معلوم ہوا ہی کہ یہ کمیشن پر کتابین لے گیا ہی اور اُسکو امید ہی کہ وہ سب فوڑاً بک جائینگی اور اُسکو ابھی اور خرید کرنے کی ضرورت ہوگی۔
یہ سُنکر السٹن اور پیرسین وہان سے چلے آئے اور السٹن نے ارادہ کیا کہ وہ فوڑاً دوسری ٹرین سے ریڈ لکٹن جا کر مسٹر گریسن سے اُسکی نسبت کچھ دریافت کرے اتفاق سے دوسری ٹرین کا وقت قریب ہی تھا وہ فوڑاً اسٹیشن پہ پہونچا اور ٹکٹ لے کر ریل پر سوار ہو گیا اور دس بجنے سے پیشتر ہی ریڈ لکٹن کے اسٹیشن پر جا اُترا اور وہان سے سیدھا مسٹر گریسن کے مکان پر پہونچا۔
پہلے گھوڑونکی کچھ دیکھ بھال کی اُسکے بعد مسٹر گریسن کو نے کر اُسکے مکان پر گیا

اور کھانے کی فرمائش کی۔

کھانے کا وقت بھی تھا وہ تیار تھا مسٹر گریسن اُسکو کھانے کے کمرے مین لے گیا۔

یہ کمرہ نہایت آراستہ تھا اور اُسکی کھڑکیان سبز سبز بیلون سے قریب قریب نصف کے ڈھکی ہوئی تھین اور اُسکے پھول اس سلیقہ سے اندر کیطرف جھکا دیے گئے تھے کہ وہ گلدستون کا کام دیتے تھے اور اُنکی خوشبو سے کمرہ معطر ہو رہا تھا۔

جب السٹن کھانے پر بیٹھا تو اُس نے باتون باتون مین مسٹر گریسن سے پوچھا کہ کیون جی مین نے سُنا ہی کہ تمھارے اس گریّے جانور کو اس سال کی گھوڑدوڑ کیواسطے پھر کسی نے ٹھیکہ پر لیا ہی۔

گریسن۔ جی ہان۔ مین نے تو اُسکو بیچنے کو رکھا تھا لیکن اسوقت تک کوئی خریدار نہین آیا جس شخص نے اس مرتبہ اُسکو ٹھیکہ پر لیا ہی اُس نے البتہ یہ کہلا بھیجا ہی کہ اگر وہ گھوڑا اس مرتبہ گھوڑدوڑ جیت لے گا تو وہ ضرور اُسکو خرید لیگا۔ اور اسی لالچ سے مین اُسکو پھر ابھی رہا ہون اور شکر کا مقام ہی کہ اب وہ بہت سیدھا ہو گیا ہی اور امید ہی کہ اگر وہ ایسا ہی سیدھا رہا تو شاید گھوڑدوڑ جیت لے اور بک جائے اور میری جان چھوڑے لیکن ابھی معاہدہ کا تکملہ نہین ہوا جو شخص ٹھیکہ پر لینا چاہتا ہی وہ امروز فردا مین آکر گھوڑے کو دیکھیگا تب شاید لیجائے اور اگر وہ نہ آیا اور اُس نے اپنے خرچ سے اسکو دوڑانا منظور نہ کیا تو مین تو اپنا ایک پیسہ اسپر خرچ نہ کرونگا لیکن ہان گھوڑدوڑ دن مین اس خیال سے اُسکو لیجاؤنگا کہ شاید کوئی اسکا گاہک وہان کھڑا ہو جائے۔

السٹن۔ کہین یہ بات تو نہین ہی کہ سر مارڈک ابھی تک اسکے مالک ہین اور تمھارے پاس اسکو صرف ٹرین کرنے کو بھیجا ہو۔

گریسن۔ نہین صاحب وہ تو پارہی سال اس سے بیدل ہو گئے تھے اور اُسکو اُنھون نے واپس کر دیا تھا مین بقسم آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اب اُنکو اس گھوڑے سے کوئی تعلق نہین ہو۔

السٹن۔ اور اب اس گھوڑے پر کیا تم خود سوار ہوتے ہو۔

گریسن۔ جی نہین۔ آپ کو یہ شنکر تعجب ہوگا کہ اس مرتبہ اُسکو میری لڑکی

ڈوبی نے ٹھیک کیا ہو اور اب وہی روز اُس پر سوار ہوتی ہو۔
السٹن۔ این یہ تم کیا کہتے ہو کیا تم اُس غریب کی جان کے دشمن ہوے ہو۔
گریسن۔ حضور مین کیا عرض کرون اُس نے بلا میری اجازت اور میری غیبت مین اُسپر سواری شروع کردی اور جب مین نے شہر سے واپس آکر یہ حال سُنا تو مین نے اپنا سر پیٹ لیا اور لڑکی کو بہت خفا ہوا لیکن اُس نے کہا کہ گھوڑا بالکل اُسکے حکم پر چلتا ہو اور اُسکی سواری مین ذرا بھی بدی نہین کرتا اور دوسرے دن اُس نے میرے سامنے سوار ہو کر دکھا کر میرا اطمینان کردیا تو مین بھی چُپ ہو رہا۔
ابھی یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک ملازمہ نے ایک رقعہ لاکر مسٹر گریسن کو دیا اور کہا کہ ایک صاحب آپ کے منتظر باہر کھڑے ہین۔
مسٹر گریسن نے مسٹر السٹن سے تھوڑی دیر کی غیر حاضری کی اجازت چاہی اور یہ کہکر کہ آپ کا سامان کافی ڈوبی کردیگی اور مجھ سے زیادہ ڈینسنگ ماسٹر کا حال اُس سے آپ دریافت کرسکینگے خود کمرے سے باہر چلے گئے۔
اور تھوڑی دیر کے بعد مس ڈوبی ایک ملازمہ کے ساتھ جو کشتی مین قہوہ کا سامان لیے ہوے تھی کمرے مین داخل ہوئی۔
اور جب خادمہ کشتی رکھ کر چلی گئی تو مسٹر السٹن نے سر سے پانؤن تک ڈوبی کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا ؎

پھوے گل رخسار اُبھرنے لگے جوبن
آمد ہوئی سرو قد جانان مین ثمر کی

آہا مس ڈوبی تم نے تو ماشاء اللہ خوب قد و قامت نکالا ہو تین مہینہ مین اسقدر تغیر تم مین ہو گیا اب تو تم پیار کرنے کے قابل ہو گئین۔ میری پیاری ذرا ادھر تو آؤ مین ذرا تمکو پیار تو کرلون ذرا یہ تو بتلاؤ میری جان اسقدر تغیر کا سبب کیا ہو۔
ڈوبی۔ شرماکر۔ اور تو کوئی باعث میری سمجھ مین نہین آتا سوا اسکے کہ یہان روز مین ڈینسنگ ماسٹر پر سوار ہو کر تازہ ہوا مین پھرا کرتی ہون۔

اسٹن اپنی جگہ سے اُٹھکر اور بلاتکلف ڈوبی کے سر پر ہاتھ پھیر کر اُسکے بال درست کرنے لگے -

ڈوبی - بس آپ مہربانی کرکے اپنی جگہ پر تشریف رکھیے مجھکو کافی بنانے دیجیے میرے بالون کے درست کرنے کا آپ کو کوئی حق نہین ہی -

مسٹر اسٹن - اللہ اللہ اب آپ اس لائق ہوگئین کہ ہم آپ کو پیار کرین اور آپ بیٹھی ہون بچپنے مین تو مین نے سیکڑون مرتبہ تمھارے بالون کو درست کیا ہی پھر اب کیا ہوا جب تم پیار کرنے کے لائق نہ تھین جب تو مین نے تمکو پیار ہی کیا تھا اور جب تم پیار کرنے کے لائق ہوئین تو بھلا کوئی بات ہی کہ مین پیار نہ کرون -

یہ کہتے ہوے اُس نے اپنے شراب آلود لب مس ڈوبی کے لب سے لگاہی دیے مس ڈوبی جھجک کر پیچھے ہٹی اس کمبخت نے اُسکا ہاتھ پکڑکر اپنی طرف کھینچا اور کمر مین ہاتھ ڈال کر چاہتا ہی تھا کہ اسکو سینہ سے لگاکر خوب سا پیار کرے کہ ڈوبی کے مُنہ سے ایک چیخ کی آواز نکل گئی جسکو سُنکر برق غضب کی طرح ایک شخص نے باہر سے اسکو ایک ڈانٹ بتلائی اور بجلی کی طرح تڑپ کھڑکی پر چڑھ کمرے مین کود پڑا اور ایک زور سے لات اسٹن کو ایسی ماری کہ وہ دورجا کر گرا -

یہ کون تھا مسٹر گریڈل جس نے رقعہ بھیجکر مسٹر گریسن کو باہر بُلایا تھا اور کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا بیل کی آڑ سے کمرے کے اندر کے سب کرشمے دیکھ رہا تھا اور گریسن اسٹن کے واسطے تانگہ تیار کرانے اصطبل کی طرف گیا تھا -

اسٹن کے گرنے کے بعد گریڈل اُسکو دو تین لاتین اور رسید کرنا چاہتا تھا کہ ڈوبی نے رکا اُس کا روکنا تھا کہ اسٹن سنبھل کر اُٹھا اور گالیان دیتا ہوا گریڈل پر حملہ آور ہوا گریڈل نے جلدی سے ڈوبی کو اپنے پیچھے کردیا اور مقابلہ کرنے کو آگے بڑھا -

مسٹر اسٹن - (دانت پیسکر) - او حرامزادے تو بھی اتنا ہوگیا کہ مجھ سے مقابلہ کرنے لگا دیکھ تو تجھکو تیری اس حرکت کی کیسی سزا دیتا ہون -

گریڈل - اپنے ڈیل ڈول پر نہ بھولنا گھی کے کُپّے کی طرح جو پھولے ہو اُسکو ایک گھونسہ مین پچکا دونگا -

اسٹن نے جو گریڈل کے تیور بدپائے اور اُسکے لوہے کی طرح ہاتھ دیکھے تو ڈر گیا اور بولا۔
آخر صحبت کا اثر نہین آگیا مین کھڑا ہوکر تو تو مین مین کرنا پسند نہین کرتا پھر کسی موقع پر دیکھ لونگا۔ اچھا ڈوبی خدا حافظ۔ تمکو اس لونڈے کی صحبت کا مزہ اُٹھانا مبارک لیکن دیکھنا اسکا ثمرہ اچھا نہین۔
یہ سُننا تھا کہ گریڈل پھر اُسکو مارنے کو لپکا لیکن ڈوبی نے اسکا ہاتھ پکڑکر روک لیا اور وہ کمرے سے نکل کر چلا گیا۔

تینتالیسوان باب

پیام شادی

سُنا کر حالِ دل اپنا رجوع اُسکو کیا ہمنے
جو جادو ہو تو ایسا ہو جو منتر ہو تو ایسا ہو

مسٹر اسٹن زک اُٹھا کر فوراً مکان سے باہر نکل آئے اور ریلوے اسٹیشن پر جانے کو تانگہ تلاش کرنے لگے۔
مسٹر گریسن اصطبل کی جانب سے تانگہ لاتے نظر آئے یہ اُنکے پاس گیا اور بولا کہ اب ریل کی روانگی کا وقت بالکل قریب آگیا ہو مین جاتا ہون خدا حافظ مجھکو امید ہو کہ اس مرتبہ کیمبرج سائر کی گھوڑدوڑ کو ہم ضرور جیت لینگے تم کچھ خوف نہ کرنا ہان ایک بات اور ضروری تم سے کہنا ہو صرف ایک اشارہ تم ایسے عقلمند کو کافی ہو یہ جوان راکنگھم تماری لڑکی کے پیچھے بُری طرح پڑا ہو اور اُسی کی فکر مین وہ یہان چکر لگایا کرتا ہو اس سے اُس غریب لڑکی کو کچھ فائدہ پہونچنا تو ہو نہین صرف اُسکی عصمت مین بٹہ لگ جائیگا اگر میرے کہنے کا تمکو یقین نہ ہو تو خود جاکر دیکھ لو کھانے کے کمرے مین وہ دونون بوسہ بازی مین مشغول ہین۔
یہ کہکر اسٹن فوراً سوار ہوگیا۔
مسٹر گریسن مار چوٹ خوردہ کی طرح غصہ سے بل کھاتے ہوے کھانے کے کمرے کی طرف بڑھے اور قریب پہونچکر دیکھا کہ واقعی گریڈل ڈوبی کو سینہ سے

لگائے ہوے اُسکا بوسہ لے رہا ہو یہ دیکھنا تھا کہ اُسکی آتش غضب اور بھڑک اٹھی اور وہ نہایت تیزگامی سے کمرے مین داخل ہوا۔

ڈوبی نے اپنے باپ کو آتے دیکھکر اپنے کو اپنے عاشق سے علحدہ کرنا چاہا لیکن گریڈل نے اُسکو نہین چھوڑا اور اُسی طرح اُسکو چپٹائے کھڑا رہا۔

مسٹر گریسین۔ (کڑک کے) مسٹر رایکنگھم مین ان باتون کو پسند نہین کرتا اور اسی خیال سے اول ہی روز مین نے تم سے کہدیا تھا کہ تم یہان نہ آیا کرو اور یہ مین نے اُسوقت کہا تھا جب مین آپ کو جم فارسٹ سمجھتا تھا اور اب بھی کہتا ہون حب جانتا ہون کہ آپ کون ہین۔ مین اپنی بھولی بھالی لڑکی کو آپکی خواہشات کا شکار ہرگز نہ ہونے دونگا وہ کیسی ہی ہوشیار ہو لیکن پھر بھی ان معاملات کو وہ نہین سمجھتی علاوہ اسکے وہ میری لڑکی ہی اور وہ بھی اکلوتی۔ اُسپر ہر طرح سے میرا اختیار رہی۔

یہ کلمات محبت آمیز سُنکر ڈوبی کا دل بھر آیا اور اُس نے کہا کہ ابّا ذرا میری بھی سُن لو اور گریڈل سے یہ کہکر مجھکو ابّا کے پاس جانے تو دو اپنے کو پھر چھڑانا چاہا لیکن گریڈل نے اُسکو نہ چھوڑا۔

مسٹر گریسین۔ ڈوبی بس اپنے کمرے مین جاؤ اور جناب آپ بھی اُسکو اب چھوڑ دین۔ مین آپ کو ابھی اسٹیشن پر پہونچائے دیتا ہون لیکن براہ مہربانی پھر کبھی ریڈکلٹن مور کو سرفراز نہ فرمائیے گا۔

ڈوبی نے اب اپنے کو گریڈل کی گرفت سے چھڑا لیا اور اپنے باپ کے قریب جانے کو بڑھی لیکن گریڈل نے پھر اُسکو روکا اور خود گریسین سے یون ہمکلام ہوا۔

گریڈل۔ سُنیے جس لڑکی کے ساتھ شادی کا عہد وپیمان ہوجائے اُسکا بوسہ لینا کوئی گناہ نہین ہو مین نے ڈوبی سے اس بات کا اقرار کر لیا ہو کہ اگر آپ اُسکو مجھکو دینا منظور کرلینگے تو مین اُس سے شادی کرونگا۔

مسٹر گریسین۔ (غصہ سے کانپتے ہوے) ایسی خوش کُن باتین مین نے بہت سُنی ہین آپ کے درجہ کے نوجوان ایسی باتین بیوقوف لڑکیون کے کان مین اکثر پھونکا کرتے ہین اور اسکو وہ ایک فعل جائز سمجھے ہوے ہین لیکن ذرا انصافًا یہ تو فرمائیے

کہ آپ کے درجہ کے لوگ اور آپ کے خاندان والے بھی اس شادی کو پسند کرینگے۔
گریڈل۔ چند مہینے کے بعد مین قانوناً بالغ ہو جاؤنگا اور اسوقت کسی شخص کو یہ حق باقی نہ رہیگا کہ میرے ارادہ مین ہارج ہو علاوہ اسکے یہ آپ ڈوبی ہی سے پوچھ سکتے ہین کہ وہ میری مان اور بہن سے مل آئی اور اُنھون نے نہایت گرمجوشی سے یہ سمجھکر کہ مین اُس سے شادی کرنے والا ہون اُسکا خیر مقدم کیا تھا۔
ڈوبی۔ ابّا یہ بہت صحیح ہے وہ مجھپر بہت مہربان ہین اور نہایت لطف و محبت سے وہ مجھ سے پیش آئی تھین۔
مسٹر گریسن۔ اور اُنکو یہ معلوم تھا کہ ڈوبی بل گریسن ٹریٹر کی لڑکی ہے۔
گریڈل۔ ضرور اس بات کو وہ اُسی طرح جانتی تھین جیسا کہ اُنکو یہ معلوم ہے کہ مین جم فارسٹ جیکی ہون۔
یہ سُنکر مسٹر گریسن چند منٹ تک دم بخود ہو کر اُن دونون کو دیکھتے رہے اور دل مین سوچتے رہے کہ بھلا مین کیسے یقین کرون کہ مسنر رانگلم نے جنکو ذات رات کا بہت خیال رہتا ہے اس جوڑ کو جائز رکھا ہوگا یہ البتہ ہو سکتا ہے کہ چونکہ وہ ایک نیک نفس عورت ہین اخلاقاً اور مروتاً کچھ نہ بولی ہون۔ ایاز قدر خود بشناس مجھکو خود اس بات کا خیال کرنا چاہیے کہ کہان میری لڑکی اور کہان یہ لوگ۔ نوجوانون کو جوش شباب مین پہلے کچھ نہین سوجھتا لیکن جب جوانی کا نشہ اُترجاتا ہے اور اپنے مرتبہ کا خیال آتا ہے تو غریب لڑکیون کو چھوڑکر اُنکو ہمیشہ کیواسطے تباہ کر دیتے ہین۔ بس اسی طرح یہ نوجوان رانگلم اسوقت میری لڑکی سے ایک جوش مین آکر حظِ نفس حاصل کرنا چاہتا ہے جسکی وقعت ایک حباب سے زائد نہین۔
گریڈل۔ (گریسن کو سکوت مین دیکھکر)۔ مسٹر گریسن فرمائیے آپ اپنی لڑکی کا ہاتھ مجھکو دینگے یا نہین۔
گریسن۔ میرے نزدیک ایسا ممکن نہین۔ لیکن مجھکو اس مسئلہ پر ذرا غور کرنے کا موقع دیجیے حالانکہ مین خیال کرتا ہون کہ اس شادی کا نتیجہ کچھ اچھا نہ ہوگا۔ مسٹر اسٹرن چلتے وقت مجھکو متنبہ کر گئے ہین اور اُن ہی نے مجھکو بتلایا تھا کہ تم

میری لڑکی کو اسوقت بیوقوف بنا رہے ہو۔
گریڈل۔ اُس حرامزادے کو میرے معاملات مین دخل درمعقولات کرنے کا کیا حق حاصل ہی۔
مسٹر گریسین۔ کیون آخر وہ بھی تو آپ کے خاندان کا ایک ممبر ہی اُسی نے اسوقت مجھ سے کہا تھا کہ تم میری لڑکی کو اسوقت سبز باغ دکھا رہے ہو۔
گریڈل۔ اور اُس نے اسوقت یہ بھی آپ کو بتلایا تھا کہ مین نے اُسکو یہان سے ایک لات مارکر نکالا ہی اور وہ یہان تمھاری لڑکی سے بیجا اور خلاف تہذیب باتین کرکے اُسکی عصمت پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔
مسٹر گریسین۔ کیا!۔
ڈوبی۔ بیشک یہ بہت صحیح کہ رہے ہین الستن مجھ سے اسوقت نہایت بدتہذیبی کی باتین کرتا تھا اور اُسکے دل مین بدی تھی وہ تو کہیے میری خوش قسمتی سے گریڈل مین وقت پر آگئے اور میری عصمت بچالی۔
گریڈل۔ مجھکو صرف اِسقدر معلوم ہی کہ میرے بھائی صاحب جنکی خدا کے فضل سے جورو بھی موجود ہی اسوقت یہان کھڑے ڈوبی سے راز و نیاز کی باتین کرکے اپنے عشق کا اظہار کر رہے تھے اگر مین نہ آجاتا تو خدا معلوم وہ کیا کر گزرتے وہ تو کہیے مین نے کھڑکی سے کود کر اُنکو مار گرایا اور وہ اپنا سامنھ لے کر یہان سے چلے گئے۔
مسٹر گریسین۔ یہ کہیے آپ نے اُسکو نیچا دکھایا خوب کیا وہ اسی لائق ہی۔
گریڈل۔ بہت اچھا اب فرمائیے آپ ڈوبی کو مجھکو دینگے اس معاملہ کو مین اسی وقت صاف کرنا چاہتا ہون۔
مسٹر گریسین۔ (ڈوبی سے)۔ بیٹی تم اپنے کمرے مین جاؤ اور مجھکو مسٹر گریڈل سے اس معاملہ مین گفتگو کرنے کو یہان تنہا چھوڑ دو۔
ڈوبی نے اسکا کچھ جواب نہین دیا اور اپنے عاشق کی طرف دیکھکر مسکراتی ہوئی وہان سے چلی گئی۔
گریڈل۔ اچھا سُنیے مین صرف ایک معاملہ مین آپ سے گفتگو کرنے کو یہان

نہین آیا بلکہ کئی معاملات مین مجھکو گفتگو کرنا ہی اول تو یہ ہی کہ مین نہایت ایمانداری اور صدق دل سے اسکا اظہار کرتا ہون کہ مین باقاعدہ ڈوبی سے شادی کرنا چاہتا ہون اور مین اُسکو اپنی مان اور بہن سے ملا لایا ہون وہ دونون اُسکو نہایت درجہ پسند کرتی ہین اور بہت خوشی سے اپنے گھر مین قبول کرینگی جسکا اسوقت اتفاق زمانہ سے مین افسر ہون۔

اب رہا میرا عموزاد بھائی اُسکی بدمعاشی ظاہر ہی اُس نے میرے والد مرحوم کو تباہ کرکے چھوڑا اور جہان تک اُسکے امکان مین ہوگا مجھکو بھی برباد کرنے کی فکر کریگا اسکو ہمارے معاملات مین کچھ دخل نہین ہی سوا اسکے کہ وہ ہمارا روپیہ جو چاہتا ہی ہمکو ادا کردے۔ مین ڈوبی کے ساتھ ابھی بوجوہ کئی مہینہ تک شادی نہین کرسکتا اور تھوڑے دنون اپنے موجودہ پیشہ مین رہ کر کچھ اور تحصیل زر کرنا چاہتا ہون اس عرصہ مین آپکو اس معاملہ مین بہت کافی موقع غور کرنے کا ہی اس معاملہ کی گفتگو تو بس اب سردست ختم ہوگئی لیکن اسکی بابت ہم لوگون مین خط وکتابت وقتاً فوقتاً ہوتی رہیگی آپکو اسوقت یہ کہنا مناسب نہین ہوکہ یہ ممکن نہین ہی کیونکہ زمانہ کی رفتار اب بہت کچھ بدل گئی ہی اور اسوقت کے نوجوان مرد وعورت جو ایک دوسرے کو دل وجان سے چاہتے ہین وہ کسی قسم کے خیال کو جو اُنکے ارادون مین حارج ہو اپنے دل مین راہ نہین دے سکتے اور جو اُنکے جی مین آتا ہی اُسکو کر گزرتے ہین۔

اب دوسری بات سُنیے اور یہ بتلائیے کہ ڈینسنگ ماسٹر اسوقت تک آپ ہی کی ملکیت مین ہو نا۔

مسٹر گریسین۔ ہان میری بدقسمتی سے اُس نے ابھی تک میرا پیچھا نہین چھوڑا لوگون نے جب کیمبرج سائر کی گھوڑدوڑ کیواسطے اُسپر بازیان لگانا شروع کی تھین تو مین سمجھا تھا کہ شاید اُسکا کوئی گاہک ہوجائیگا لیکن اسوقت تک کسی نے خبر نہین لی۔

گریڈل۔ اور وہ بالکل تندرست ہی؟

مسٹر گریسین۔ جی ہان اُسکی تندرستی مین کچھ شک وشبہہ نہین وہ بہت اچھا ہی آپ ڈوبی سے پوچھ لین اندنون تو وہی اُسکو پھیرتی ہی۔

گریڈل۔ کیا آپ نے اُسپر ڈوبی کو سواری کرنے کی اجازت دیدی ہی۔

مسٹر گریسین - نہین صاحب ایسا نہین ہو ہین اپنی بچی کو بھلا ایسے شریر گھوڑے پر چڑھنے کی اجازت کیون دیتا میری عدم موجودگی کا فائدہ حاصل کرکے جرأت کرکے وہ اُسپر سوار ہوئی اور اُسکی سواری مین اُس خودرائے جانور نے نہایت اچھا کام دیا لہذا یہ شنکر مین بھی چپ ہو رہا تب سے وہ روزمرہ برابر سوار ہوتی ہو اور اندنون گھوڑا نہایت ٹھیک کام دے رہا ہی -

گریڈل - یہ خبر تو آپ نے خوب سنائی - کیمبرج سائر کی گھوڑ دوڑ کے واسطے جو لوگ بازیان لگا رہے ہین اُسکا در پردہ محرک مین ہون اور ابھی کیا - آپ دیکھینگے کہ اور بڑے بڑے لوگ اُسپر دل کھول کر شرط لگائینگے اور مین بھی بازی لگاکر اُسپر اس مرتبہ سوار ہونگا اور یقین ہو کہ بازی جیت لون کیا آپ اُسکو دوڑانا چاہتے ہین خوب یاد رکھیے کہ اگر وہ دل پر رکھ لیگا تو بارھوین بہتر تک اُسکا دوڑ جانا کچھ مشکل نہین ہی -

مسٹر گریسین - ہان جب وہ کمبخت دل پر بھی رکھے - نہین حضرت وہ اس لائق نہین ہو کہ نیو یارک کی گھوڑ دوڑ مین یا کسی دوسری گھوڑ دوڑ مین بھیجا جائے - علاوہ اسکے ہمارے پاس ایک دوسرا گھوڑا اور موجود ہی جسکو ہم نے خوب تیار کیا ہو اُسی سے ہمارا کام خوب نکل سکتا ہی -

گریڈل - جی ہان مجھکو معلوم ہو گو تم برٹ نے چتر عام پر بڑی بڑی بازیان لگائی ہین اور اُسکو گمان ہو کہ اُسکی بدولت وہ زر کثیر حاصل کریگا لیکن میرے خیال مین ڈینسنگ ماسٹر اُس سے بدرجہا اچھا ہو اور اگر وہ مہربان ہو گیا تو اُسکا مقابلہ کوئی بھی گھوڑا نہ کرسکے گا - آپ نے اُسکے نیو یارک مین بھیجنے کا وعدہ تو نہین کیا ہی -

مسٹر گریسین - نہین - اور مین نے مسٹر اسٹن سے کہدیا ہو کہ مین اپنی طرف سے تو اُسکو وہان نہ بھیجونگا لیکن چونکہ یہ گھوڑا فروخت کیواسطے ہو اور اُسکے بھیجنے کا اشتہار دیدیا گیا ایسی حالت مین اگر اُسکا کوئی خریدار آگیا اور اُس نے اُسکو لے لیا تو اُسکو اختیار ہوگا کہ وہ جہان چاہے لیجائے اور جس گھوڑ دوڑ مین چاہے اُسکو دوڑائے -

گریڈل - لیکن ابھی تک تو وہ گھوڑا آپ کا ہو اور آپ کو ہر طرح سے اس کا

اختیار حاصل ہو کہ اُسکو اسٹن کے گھوڑے کے مقابلہ مین دوڑائین اور اگر کیمبرج سائر کی سی بڑی گھوڑ دوڑ مین اُسپر بھلا چنگا روپیہ ملنے کی امید ہو تو کوئی وجہ نہین کہ آپ اُسکو نہ دوڑائین۔

مسٹر گریسین۔ مین صاف کہتا ہون اُسکے مزاج کا کچھ اعتبار نہین اور اسوجہ سے بڑی گھوڑ دوڑون مین مین اُسکو دوڑاتے ہوے خوف کھاتا ہون۔

گریڈل۔ لیکن ذرا اسکو تو خیال فرمائیے کہ جس گھوڑ دوڑ مین مین اُسپر سوار ہوا ہون اُسمین کبھی ایسا نہین ہوا کہ وہ بازی نہ لے گیا ہو۔ اور آپ یہ بھی خوب جانتے ہین کہ وہ میری آواز کو خوب پہچانتا ہی اور مین اپنی سواری پر کچھ ناز نہین کرتا لیکن یہ ضرور کہونگا کہ یہ گھوڑا جسقدر مجھپر مہربان ہو اُتنا آپکے اصطبل کے کسی اور دوسرے لڑکے پر مہربان نہین اور جو کام اُس نے میرے ساتھ کیا ہی وہ آج تک اُس نے دوسرے کے ساتھ نہین کیا۔

گریسین۔ ہان کچھ معاملہ تو ایسا ہی ہی۔

گریڈل۔ بہت اچھا اب ذرا انصاف سے فرمائیے کہ آپ میری بھلائی اور نفع کے خواہان ہین یا گوتھ برٹ اسٹن کے۔ اور درمیان اُن دو شخصون کے فیصلہ کیجیے جنمین سے ایک آپ کی لڑکی کے ساتھ جائز طور سے شادی کرنا چاہتا ہی اور دوسرا جو ناجائز طور سے اُسکی عصمت پر حملہ کر چکا ہی۔

یہ سُننا تھا کہ گریسین اسطرح اُچھل پڑا جیسے کہ اُسکو بچھو نے ڈنک مارا ہو اور نہایت غصہ ہو کر بولا۔

اگر مین اُسکو کیمبرج سائر کی گھوڑ دوڑ مین شکست دیسکا تو ضرور دونگا اور مین وہی کھیل کھیلونگا جو تم پسند کروگے اور تم اس بات کو یقین مانو کہ عین وقت پر جسوقت گھوڑون پر زین رکھنے کی گھنٹی ہوگی ڈیننگ ماسٹر کی باگ ڈور مین تمھارے ہاتھ مین دیدونگا اور اُسوقت تک جسقدر کی بازی لگ گئی ہوگی اُسی پر اُسکو دوڑا دونگا اور اُسکے بعد جو بازیان لگینگی وہ سب تمھاری ہونگی مین اس وعدہ پر اپنا ہاتھ تمکو دیتا ہون۔

دونون نے آپس مین ہاتھ ملایا اور اُسکے بعد مسٹر گریسین نے یہ بھی کہا کہ

مسٹر رالنگھم مجھ سے صاف کہدو کہ واقعی تمھارا خاندان اس شادی سے کچھ ناراض تو نہ ہوگا اور اُس سے تمکو کچھ نقصان تو نہ پہونچے گا اگر ایسا ہو تو کیمبرج سائر کی گھوڑ دوڑ کے بعد چاہے اُسمین تمھاری جیت ہو یا ہار اگر تم ڈوبی کو مجھ سے مانگو گے تو مین تمکو خوشی سے دیدونگا۔

گریڈل۔ ہان یہ ایک معاملہ کی بات ہو لائیے پھر مجھکو اپنا ہاتھ دیجیے۔

دونون نے پھر ہاتھ ملائے اور گرنیسن نے کہا کہ اچھا اب مین ڈوبی کو آپکے پاس بھیجے دیتا ہون آپ خود اُس سے گھوڑے کا کل حال دریافت کر لیجیے۔

ڈوبی کہین دور نہ تھی اُسکے باپ نے جیسے ہی اُسکو یاد کیا وہ فوراً ہی مسکراتی ہوئی وہان آ پہونچی۔

گریڈل نے اُسکو اپنی آغوش مین لے کر اُسکے لبِ لعلین کا بوسہ لیا اور کہا لو پیاری مبارک! سب معاملات طے ہو گئے تمھارے والد بالکل سیدھے ہو گئے اور اب کیمبرج سائر کی گھوڑ دوڑ کے بعد مین تم سے شادی کر لونگا اور اگر خدا نے چاہا تو ڈینسنگ ماسٹر اسکو جیتے گا۔ اور مجھکو اُسمین اسقدر روپیہ ملجائیگا کہ مین لارڈ وایٹ بی سے اپنا مکان اور جائداد واپس لے سکون یہ مین خوب جانتا ہون کہ لارڈ وایٹ بی کو اُسکی چندان ضرورت نہین ہو اور جسقدر روپیہ پر اُنھون نے اُسکو خرید کیا ہو اگر مین اُنکو دیدونگا تو وہ خوشی سے اُسکو مجھکو دیدینگے۔

ڈوبی۔ (خوش ہوکر)۔ او۔ گریڈل اگر ایسا ہوا تو مین اپنی صلاح پر ناز کرونگی کیونکہ میری ہی صلاح و مشورہ سے تم نے یہ جیکی کا پیشہ اختیار کیا تھا۔

گریڈل۔ بیشک تم جسقدر اسپر ناز کرو وہ تھوڑا ہی۔ ہان خوب یاد آیا تمھارے والد کہتے تھے کہ ان دنون تم خود ڈینسنگ ماسٹر پر سوار ہوتی ہو یہ تو بتلاؤ کہ وہ تمکو کیسی سواری دیتا ہو اور کیا وہ بالکل تمھاری مرضی پر چلتا ہو۔

ڈوبی۔ ہان۔ یہ تو ضرور ہو کہ پہلے ذرا وہ کچھ لتیان پھینکتا ہو اور جمتا ہو لیکن اُسکے بعد پھر وہ ٹھیک ہو کر میرے اشارہ پر چلنے لگتا ہو۔ اور مین اُسکی کیا تعریف کرون ایسے کسی تیز رفتار گھوڑے پر آج تک تو مین نہین سوار ہوئی۔

گریڈل۔ تم اُسکی لگام سخت تو نہین رکھتی ہو۔

ڈوبی - نہین۔ ایسا کرنا تو سخت غلطی ہو اسی وجہ سے تو اُس جانور کا مزاج بگڑ جاتا ہی اور اگر اُسپر بھاری زین لگا دیجاتی ہی اور خاردار دہانہ اُسکے مُنہ مین دیا جاتا ہی تو بس وہ دیوانہ ہو جاتا ہی اور مین تو اُسکی لجام بالکل ڈھیلی رکھتی ہون اور یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ عورتون کا ہاتھ خلقتًا ملائم ہوتا ہی اور اُنکا بوجھ بھی کچھ نہین ہوتا۔ پیارے گریڈل اگر میری صلاح مانو تو کیمبرج سائر مین اُسپر بالکل ہلکی زین رکھکر سوار ہونا -

گریڈل - تم بہت سچ کہتی ہو تمھارے والد نے پہلا سبق مجھکو یہی دیا تھا اور ایسا ہی برتاؤ کرنے سے اسوقت تک مین نے اُسکی پیٹھ پر پچھلی گھوڑ دوڑین جیتی ہین - اور اب تو مین اپنے فن کا اُستاد ہو گیا ہون اور اس پیشہ کو بہت پسند کرتا ہون اور اسمین اب مین نے بڑا نام پیدا کر لیا ہی اور اب مجھکو ذرا بھی شرم اس مین نہین آتی -

ڈوبی - اور کیا تم سمجھتے ہو کہ جو نام تم نے اس پیشہ مین پیدا کیا ہی اُسپر مین ناز نہین کرتی اور مین جم فارسٹ کی زیادہ قدر کرتی ہون بہ نسبت گریڈل رانگھم کے

گریڈل - اور گریڈل کو بھی جم سے کچھ رقابت نہین ہی - اچھا پیاری اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون لیکن ڈوبی تمکو کیمبرج سائر مین آکر مجھکو گھوڑ دوڑ جیتتے دیکھنا چاہیے تم وہان ضرور آنا اور اپنے باپ سے اسکی اجازت حاصل کر لینا - اور اب جب تک تم نیو یارک مین خود نہ آؤگی مین تم سے نہ مل سکونگا - اور اُسکے بعد جب مین بڑی گھوڑ دوڑ کو جیت لونگا اور اُسکے ساتھ ہی کرنیلی جیس بھی میرا ہو جائیگا تب ـــــــــــــــ

ڈوبی - ایک جام شراب بڑھا کر - یہ لیجیے کیمبرج سائر اور کرنیلی جیس دونون کا یہ جام امید ہی -

گریڈل - (جام نوش کر کے اور ڈوبی کو ایک مرتبہ پھر آغوش مین لیکر اور مُنہ چوم کر) خدا حافظ - خدا تمھارے اس جام امید کو کامیاب کر دکھائے دیکھو ذرا ڈیننگھم مسٹر سے ہوشیار رہنا اور اُسکو میرے واسطے پھیرتی رہنا اور نیو یارک مین وقت پر پہونچ جانا -

یہ کہکر گریڈل نے اپنی معشوقہ کا ایک بوسہ اور لیا اور چلا گیا۔ اور ڈوبی ایک آرام کرسی پر لیٹ کر اپنی آیندہ زندگی کے خیالات کے مزے لینے لگی۔

چوالیسوان باب

کامیابی

دشمنی لاکھ کرے کوئی بھی کیا ہوتا ہی
بگڑی بنجاتی ہی جب فضل خدا ہوتا ہی

لیجیے! دن جاتے کچھ عرصہ نہین لگتا گریڈل کو ریڈلکٹن سے واپس آئے ابھی کچھ دن نہ گزرے تھے کہ ہاٹن کی میٹنگ کا وقت آگیا اور دوشنبہ کے روز لوگ آکر کیمبرج سائر کی گھوڑدوڑ کیواسطے ٹکٹ خریدنے گئے اور بازیان لگائی جانے لگین اس سال کچھ ایسی گرم بازاری تھی کہ لوگ خوب دل کھول کر گھوڑون پر اپنا روپیہ لگا رہے تھے جس سے ٹکٹ بیچنے والون اور مالکان اسپان کا بھی دل بڑھا ہوا تھا۔ اور دوشنبہ کے جلسہ مین ہر شخص اسکی خواہش کرتا تھا کہ ڈینسنگ ماسٹر پر اس مرتبہ اور روپیہ لگا کر قسمت آزمائی کرنا چاہیے اور اصل تو یہ ہی کہ اُسکے نام پر ہُن برس رہا تھا یہ کیفیت دیکھ کر مسٹر السٹن اور مسٹر پریسین حیران ہوگئے اور سمجھے کہ شاید بدبل گریسین نے اُس گھوڑے کو بیچ ڈالا اور اب اُسکا خریدار اُسکو میدان گھوڑدوڑ مین لانیوالا ہی اور جانسٹن کے نام سے لوگون کو ٹکٹ خرید کرکے تقسیم کر رہا ہی۔

السٹن۔ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی گمنام شخص اسطرح زرکثیر لگا کر اپنے کو گھوڑدوڑی دُنیا مین ظاہر کرنا چاہتا ہی۔ خیر اسمین گریسن کا بھی نفع ہی جب تک انگوٹھی اُسکے ہاتھ مین ہی جو کچھ روپیہ اُس گھوڑے پر آئیگا اُسکا ہی اور اُسکے بعد جو ٹکٹ بکینگے اُسکا نفع خریدار اُٹھائیگا پھر چاہے گھوڑا جیتے یا ہارے۔ لیکن اسوقت تک یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ گھوڑا اسکی طرف سے اس مرتبہ دوڑایا جائیگا اور کون اُسپر سوار ہوگا

پریسین۔ کل مسٹر گریسین یہان آہی جائینگے اور کھانے کے بعد وہ ہم سے ملنے ضرور آئینگے اُسوقت اسکا کل حال معلوم ہوجائیگا اگر اس سے پہلے تم کچھ دریافت کرنا چاہتے ہو تو چلو ٹکٹ گھر سے اُسکا پتہ لگا آئین۔

یہ باتین کرکے دونون شخص ٹکٹ گھر مین پہونچے اور دیکھا کہ وہان ٹکٹ خریدنیوالون کا بڑا مجمع ہی اور سرمار ماڈک بھی موجود ہین اور خود بھی دل کھول کر بازی لگا رہے ہین اور دوسرون کا بھی حوصلہ بڑھا رہے ہین اور جب اُسپر لوگ خوب بازیان لگا چکے اور اُن سے اور بڑھنے کو کہا گیا تو اُنھون نے کہا کہ اب مین عین وقت پر میدان گھوڑ دوڑ مین جو کچھ بڑھنا ہی بڑھونگا اور لارڈ وایٹ بی نے فرمایا کہ مین تو جب تک یہ نہ دیکھ لونگا کہ اُس گھوڑے پر کون سوار ہوتا ہی ایک حبہ نہ لگاؤنگا اور کپتان فرنگٹن نے بھی یہی ارادہ اپنے دل مین کر لیا۔

یہ کیفیت دیکھ کر السٹن کو یقین ہو گیا کہ وہ گھوڑا ابھی تک سرمار ماڈک کے اختیار مین ہی اور اُسی کی طرف سے دوڑایا جائیگا اور گریسن نے ازراہ دغابازی اسکا اظہار نہین کیا اگر ایسا ہوا تو اُسکو قرار واقعی سزا دینا چاہیے۔

اور جب وہ دونون ٹکٹ گھر سے اپنی قیامگاہ کی طرف واپس جانے لگے تو اُنمین اس معاملہ مین حسب ذیل مکالمہ ہوا۔

پیرلیسین۔ کیون صاحب آخر آپ نے ان باتون سے جو یہان سُنین کچھ نتیجہ بھی نکالا۔

السٹن۔ میری سمجھ مین تو یہ آتا ہی کہ سرمار ماڈک اس گھوڑے سے ایک مرتبہ اور قسمت آزمائی کرنا چاہتا ہی اور گو اُس نے گھوڑے کو ریڈ لکٹن کسی مصلحت سے بیچ دیا تھا لیکن اسوقت تک اُسپر اُسی کا اختیار رہا اور اُسکی نسبت جو کچھ گریسن نے مجھ سے کہا وہ سب اُسکی حیلہ سازی تھی جسکی معقول سزا مین اُسکو کل دونگا۔

پیرلیسین۔ اور مجھکو حیرت ہی کہ آخر اس مرتبہ اس گھوڑے پر سوار کون ہوگا۔

السٹن۔ سوا ایلنگٹن کے اور کون سوار ہونے والا ہی سرمار ماڈک کے اصطبل مین وہی سر برآوردہ جوکی ہی اور معمولی وزن سے اُسکا وزن بھی دو تین پونڈ سے زیادہ نہین ہی لیکن جب وہ ہنٹ کپ کو اس گھوڑے سے نہین جیت سکا تو اب اُس سے کیا امید کیجا سکتی ہی۔

پیرلیسین۔ حضرت مجھکو تو اس گرے جانور سے نہایت خوف معلوم ہوتا ہی یہ ہمکو چہارشنبہ والی عظیم الشان گھوڑ دوڑ مین کچھ عجب نہین اُسی طرح خلال دے جیسی کہ اُس نے دو برس پیشتر خلال دی تھی اور مجھکو تو امید ہی کہ شاید اس مرتبہ

اس گھوڑے پر وہی نوجوان راکنگھم سوار ہوگا۔

السٹن - اسکا تمکو ناحق خیال ہو وہ کیسے سر مارماڈک کی طرف سے سوار ہو سکتا ہے اُس سے تو بارہی سال تکرار ہوگئی تھی اور سر مارماڈک نے اپنی وردی بھی اُس سے اُتروائی تھی وہ تو اب اُس بوڑھے وایٹ پی کا نوکر ہے۔

پیرسین - لیکن بھائی صاحب وہ لڑکا اپنی قسمت کا بنانا خوب جانتا ہے اور اُسپر کچھ فضل خدا بھی معلوم ہوتا ہے۔ اگر کسی طرح وہ لڑکا اُس گھوڑے کی پشت زین پر پہونچ گیا تو مین یہ کہے دیتا ہون کہ مین اپنا بھی تھوڑا روپیہ اُسپر لگا دونگا۔

السٹن - یہ تمھاری محض خام خیالی ہے پیرزنٹ کے گھوڑے پر وہ کسی طرح سوار نہین ہو سکتا۔

پیرسن - اچھا یہی سہی۔

یہ کہکر پیرسین بازار کی طرف اس امر کی تصدیق کو چلا گیا کہ دیکھون وہان کیا اذکار اسکی بابت ہو رہے ہین اور وہان سے واپس آکر اُس نے السٹن سے کہا کہ لو میرے خیال کی تصدیق ہوگئی اور مین سُن آیا کہ اُس گھوڑے پر جم فارسٹ ہی سوار ہوگا اور اسی وجہ سے لوگ دل کھول کر روپیہ لگا رہے ہین - اور وہ گھوڑا ابھی آگیا ہے اور جب آج صبح کو وہ اصطبل نا میدان مین نکالا گیا تھا تو نہایت تیزی اور شرارت کرتا تھا لیکن جیسے ہی جم فارسٹ نے اُسکی لگام تھامی وہ سیدھا ہو گیا اور اُس نے اُسکو خوب چکر دیا۔ مسٹر گریسن اب آتے ہی ہونگے آپ اُن سے پوچھ لیجیےگا۔

السٹن - اور چتر عام کا کیا حال رہا ہے۔

پیرسین - وہ بھی خوب سرپٹ بھاگا اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایک سلطنت جیتنے کو وہ کافی ہے اور گریسن کہتا ہے کہ اسوقت جسقدر وہ گھوڑ دوڑ کیواسطے تیار رہے اُس سے اچھا پہلے وہ کبھی تیار نہین ہوا تھا۔

یہ لوگ ابھی یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ مسٹر گریسن کی آمد کی اطلاع ہوئی اور وہ فوراً کمرے کے اندر بلا لیا گیا۔

حاضر ہوتے ہی اُس نے پہلے اپنے چارج کے گھوڑون کا مفصل حال اُنکے

مالکون سے عرض کیا اور چیئرھام کی نسبت اُس نے اس امر کا یقین دلا کر کہا کہ وہ اس مرتبہ ضرور گھوڑ دوڑ جیت لیگا گو مین نے یہ بھی یہان آکر سنا ہی کہ شب گزشتہ کو کلب گھر مین لوگون کا خیال ہی کہ میرے گرے جانور سے وہ پیش نہ پا ئیگا اور اسی خیال سے میرے گھوڑے پر لوگون نے کثرت سے بازی لگائی ہی لیکن مجھکو اپنے گھوڑے کے مزاج سے اسکا یقین نہین ہی۔

السٹن۔ مین اسی گھوڑے کی بابت تم سے دریافت کرنے والا تھا یہ بتلاؤ کہ کیا اسکو ابھی تک سرمارماڈک سے کچھ تعلق ہی۔

گریسن۔ کچھ بھی نہین۔

السٹن۔ (بگڑکر) شیطان پھر تجھکو کس امر نے مجبور کیا کہ تو اُس گھوڑے کو یہان لایا جبکہ مجھ سے کہ چکا تھا کہ نہ لاؤنگا۔

گریسن یہ گفتگو ناشایستہ سُنکر بگڑ گیا اور بولا میرا جی مین نے جب دیکھا کہ میرا گھوڑا اسوقت کام اچھا دے رہا ہی اور اُس سے امید نفع ہی تو مین اُسکو لے آیا آپ کو اسکی بابت کوئی شکایت نہ ہونا چاہیے مین نے آپ کے گھوڑے چیئرھام کو بھی اُسی کے مقابلہ کا تیار کر دیا ہی اور آپ کو میرا گھوڑا کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا اُسکے جیتنے کا تو ہر طرح سے اطمینان ہی اور میرے گھوڑے کا معاملہ خود اُسی کے مزاج پر منحصر ہی۔

السٹن۔ اچھا ذرا یہ تو بتلاؤ کہ سرمارماڈک جو اُس گھوڑے کے ٹکٹ کی کتابون کے بکوانے مین کوشش کر رہے ہین اُسمین کچھ تمھاری تحریک ہی۔

گریسن۔ مین جانتا بھی نہین تحریک کیسی۔ اور مین تحریک کیسے کرتا جبکہ مجھکو اسکا یقین کامل نہین ہی کہ وہ خواہ مخواہ جیتے گا۔ لیکن وہ گھوڑ دوڑ مین دوڑایا ضرور جائیگا

السٹن۔ اور فرض کرو اگر مین تم سے درخواست کرون کہ اُسکو اس مرتبہ نہ دوڑاؤ

گریسن۔ مجھکو افسوس کے ساتھ عرض کرنا ہوگا کہ مین اس تعمیل حکم سے مجبور ہون۔

السٹن۔ تو اسمین کچھ دغابازی ضرور ہی تم نے اُسکو میرے گھوڑے کے ساتھ رکھکر معلوم ہوتا ہی کہ میرے گھوڑے کو اُس سے کچھ دبا دیا ہی۔

گریسن۔ حاشا و کلا ایسا نہین ہی۔ آپ کا گھوڑا بالکل اُسی طرح تیار کیا گیا ہی

جیساکہ ہمیشہ بنا یا جاتا تھا اور اُسی طرح تندرست ہی جیساکہ پہلے تھا - اور یہ دو نون گھوڑے کبھی ایک ساتھ نہین رکھے گئے ایسا گمان میری جانب ہرگز نہ کرنا چاہیے -

السٹن - اور کیا اُسیر وہی کُتّے کا بچہ فارسٹ سوار ہوگا -

گریسن - ہان میرے گھوڑے پر مسٹر راکنگھم سوار ہونگے اب یہ مین نہین جانتا کہ وہ کتّے کے بچے ہین یا کسی اور کے - یہ البتہ مجھکو معلوم ہی کہ اسوقت اُنکے مقابلہ کا کوئی دوسرا جیکی نہین ہی اور اگر وہ اُسیر اچھی طرح توجہ کے ساتھ سوار ہونگے اور ڈینسنگ ماسٹر کا بھی مزاج درست رہا تو کل کا میدان اُسی کے ہاتھ رہیگا -

السٹن - (پیرسین سے مخاطب ہوکر) - دیکھو انھین خیالات کی وجہ سے مین کہتا تھا کہ اب ہمارے گھوڑون کو انکی حفاظت مین نہ رہنا چاہیے -

پیرسین - دیکھو مسٹر گریسن یہ باتین تمھاری اچھی نہین ہین اور تم اسمین زک اُٹھاؤگے کیا یہ تمھارا فعل احسان فراموشی کا نہین ہی - اور اگر تم اپنے اس فعل سے کسی مصیبت مین مبتلا ہونا تو اب ہم سے کوئی امید نہ رکھنا -

گریسن - مین آپ کے احسانات کو بھولا نہین - لیکن مین بھی انسان ہون اور ہر شخص اپنے نفع کا خیال رکھتا ہی یہ اپنا اپنا موقع ہی محض قسمت آزمائی کیواسطے اس مرتبہ مین اپنا گھوڑا دوڑاتا ہون اُس سے آپ لوگون کو نقصان پہونچانا مقصود نہین - اگر قسمت نے یاوری نہ کی اور مجھکو اس گھوڑے مین کچھ نقصان پہونچا تو اُسکی خانہ پُری کرنے کو میرے بہت سے دوست موجود ہین آپ کے سامنے مین دست سوال پھیلانے نہ آؤنگا خاطر جمع رکھیے بہت اچھا حضرات سلام -

جب یہ باتین کرکے گریسن وہان سے چلا گیا تو السٹن نے کہا کہ یہ تو صاف صاف بغاوت پر آمادہ معلوم ہوتا ہی -

پیرسین - اسمین زیادہ تر تمھارا ہی قصور ہی تم نے خود اپنا ہتھیار اُسکے ہاتھ دیدیا ہی - اگر اپنا گھوڑا اُسکو نہ دیتے تو وہ آج کس سے تمھارا مقابلہ کرتا آج ہم ہی اُس سے فائدہ اُٹھاتے -

السٹن۔ اور کیا تمکو یقین ہو کہ ڈینسنگ ماسٹر کل کی گھوڑ دوڑ جیت لیگا۔
پیرسین۔ اسکا تو مجھکو اب ایسا یقین ہو جیسا کہ روز روشن کے ہونے کا۔ بھلا یہ بھی ممکن ہو کہ جم فارسٹ یا مسٹر گریڈل اسپر سوار ہون اور وہ میدان نہ جیتے کیا سال پیوستہ کی دو ہزار والی گھوڑ دوڑ تمکو یاد نہین ہو۔
السٹن۔ ایک گھوڑ دوڑ کے جیت لینے سے کیا ہوتا ہو۔ اندھے کے ہاتھ ایک ہی مرتبہ بٹیر آتی ہو۔
پیرسین۔ اور وہ کون سی گھوڑ دوڑ تھی جسمین گریڈل سوار ہوا ہو اور گھوڑا نہ جیتا ہو۔ یہ تو اسوقت اس بوڑھے گریسن نے کھلی کھلی دغا بازی کی ہو ایسا تو وہ کبھی نہ کرتا تھا اور نہ اُس سے ایسی امید تھی اگر وہ دھوکا نہ دیتا اور صاف صاف پہلے ہی بتلا دیتا کہ وہ گھوڑے کو یہان لائیگا اور اُسکو اپنی طرف سے دوڑائیگا اور اُسکے ساتھ ہمکو اسکا اطمینان دلا دیتا کہ وہ ہرطرح گھوڑ دوڑ کیواسطے تیار ہو اور جنٹلمین جیکی اُسپر سوار ہوگا تو بھائی صاحب مین تو ضرور شب گزشتہ کی لاٹری مین اُسپر بولی بول کر اُسکو خرید کرلیتا۔ بڑا دھوکا ہوا اور مجھپر کیا موقوف ہو سبھون نے دھوکا کھایا اور اُسی لونڈے جانسٹن نے نہین معلوم وہ کسکا ایجنٹ ہو نہایت سستا اُس گھوڑے کو خرید کرلیا اور کتب فروشون سے اُسکے قریب قریب کُل ٹکٹ اُسی نے کمیشن پر بیچنے کو لے لیے ہین۔
پیرسین کی یہ تقریر السٹن چپکا سُنا کیا اور کچھ نہین بولا گو اپنے دل مین اپنی حرکت ناشایستہ پر سخت نادم تھا اور خوب سمجھتا تھا کہ مسٹر گریسن کا اُسکی وہ حرکت جو اُس نے ڈوبی کی عصمت لینے مین کی تھی معلوم ہوگئی ہو اور اُسی پر جل کر اُسنے یہ بخار نکالا ہو لیکن وہ اُسکا اظہار دوسرون سے کیسے کرسکتا تھا دل ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہ جاتا تھا۔
آخر کار کچھ سوچ سمجھ کر بولا کہ مین سمجھا یہ سب اُس پاجی لونڈے کی کارستانیان ہین وہ میرے پیچھے ہاتھ دُھو کر پڑا ہو۔
ابھی یہ لوگ یہ باتین کرتے ہی تھے کہ ڈوبی نے دروازہ کا ذرا سا پٹ کھول کر جھانکا مگر جب اُسکو اُسکا باپ وہان نظر نہین آیا تو دبے پیر پٹ کو بھیڑ کر سامنے سے ہٹ گئی۔

لیکن ان لوگون نے اُسکو نہین دیکھا۔
پولیسمین ۔ کون لونڈا جانسٹن نا۔
انسٹن ۔ نہین صاحب گدھے کا بچہ گریڈل ۔ لیکن خیر دیکھا جائیگا اگر وہ دال دال
تو مین پات پات مین ایسی حکمت کرونگا کہ وہ کمبخت گھوڑا کل دوڑ ہی نہ سکے ۔
یہ آخر کا جملہ ڈوبی نے دراز سے ہٹتے وقت سُن لیا اور وہان سے مثل ہوا کے
غائب ہوکر اپنے عاشق کے تلاش مین چلی گئی ۔

پینتالیسوان باب

چاہ کندہ را چاہ در پیش

مس گریسن کے کانون مین انسٹن کا جملہ گونج رہا تھا اور وہ ادھر اُدھر مجمع مین
گریڈل کو تلاش کرتی پھرتی تھی لیکن چونکہ گھوڑدوڑ کا وقت قریب آچکا تھا اور
پہلی ہی گھوڑدوڑ مین گریڈل کی سواری کی باری تھی ۔ وہ اپنے گھوڑون کی
دیکھ بھال کرنے مین اور اُنکو خوزین کرانے مین مصروف تھا جسکی وجہ سے وہ
اسکو نہ ملتا تھا ایک جگہ پر اس نے مسٹر بٹلرس کو کھڑا دیکھا تو اُن سے جاکر پوچھا
کہ تم نے مسٹر رانگھم کو کہین دیکھا ہی مجھکو ایک بہت ضروری بات اُن سے کہنا ہی
اگر کہین ملین تو جاکر تلاش کرکے بُلا لاؤ۔
بٹلرس نے ادھر اُدھر دیکھکر ایک طرف اشارہ کرکے کہا کہ یاد ش بخیر وہ کیا
چلے آتے ہین اور اپنے ایک اصطبل کے لڑکے کو دوڑایا کہ جاکر ادھر بُلا لائے
اور کہدے کہ مس صاحبہ بلاتی ہین ۔
گریڈل اپنی معشوقہ کا پیام سُنکر گھوڑا بڑھاکر فوراً وہان پہونچا۔
ڈوبی ۔ (بیتاب ہوکر) گریڈل مجھکو تم سے ایک بہت ضروری بات کہنا ہی
اگر فرصت ہو تو اُسکو کہین علحدہ چلکر سُن لو۔
گریڈل ۔ اسوقت تو یہ بالکل ناممکن ہی پہلی ہی گھوڑدوڑ مین میرا نمبر لگا ہوا ہی
اس سے فرصت ہو جانے دو تو مین خود تمھاری قیامگاہ پر آجاؤنگا تم بھی بلا انتظار
اور دیکھنے دوسری گھوڑدوڑ کے چلی آنا مین تمکو وہان ملجاؤنگا۔

یہ کہکر وہ وہان سے گھوڑا بڑھاکر دوسری جانب چلا گیا اور ڈوبی اپنے بکس مین جہان اُسکی مان گھوڑدوڑ کی سیر دیکھنے کو بیٹھی تھی چلی گئی۔
تھوڑی دیر مین گھوڑ دوڑ شروع ہوگئی اور لارڈ وایٹ بی کا گھوڑا جسپر گریڈل سوار تھا اُسمین اول نکلا۔
اور گریڈل اُس سے فراغت حاصل کرکے اپنی معشوقہ کو اشارہ کرکے وہان سے مسٹر گریسین کے اصطبل کی طرف روانہ ہوگیا۔
تھوڑی دیر کے بعد ڈوبی بھی اپنی والدہ کو ساتھ لیکر وہان گئی اور گریڈل کو اپنا منتظر پایا۔
گریڈل۔ کہو وہ کیا ضروری بات ہے۔
ڈوبی نے مسٹر السٹن کی زبان سے جو باتین سُنی تھین اُنکو بیان کردیا۔
گریڈل۔ خیر یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ تم نے اُنکی باتین سُن لین اسکو بھی فضل ایزدی سمجھنا چاہیے مگر اب کسی اور سے ذکر نہ کرنا مین اُنکا مطلب سمجھ گیا اور آج شب کو مین گھوڑے کی حفاظت کرلونگا۔ اچھا اب تم اپنے کمرے مین جاؤ اور مجھکو یہان چھوڑدو آج مین رات کو بھی یہان رہونگا۔
ڈوبی اپنے کمرے مین چلی گئی اور گریڈل اصطبل کی طرف بٹلرس کی تلاش مین گیا وہ وہان اصطبل کے چاکرون سے ایک طرف کھڑا باتین کررہا تھا۔
گریڈل۔ مسٹر بٹلرس تمھارے پاس ڈینسنگ ماسٹر کے کوٹھری کی کنجی ہے۔
بٹلرس۔ جی ہان۔ اصطبل کی کوٹھریون کے ہر قفل کی ایک کنجی میرے پاس رہتی ہے اور ایک مسٹر گریسین کے پاس۔
گریڈل۔ اچھا ذرا ڈینسنگ ماسٹر کی کوٹھری کھولو تو مین اُسکا امتحان کرنا چاہتا ہون کہ آیا وہ ہر طرح تندرست ہے یا نہین۔
بٹلرس۔ جناب وہ بالکل تندرست ہے اسمین دیکھنا کیا لیکن خیر آپ دیکھکر امتحان کرلیجیے۔
کوٹھری کھولی گئی اور گھوڑے کو گریڈل نے خوب اچھی طرح سے دیکھا اُسکے چارون سُم اُٹھا اُٹھا کر دیکھے ہاتھ پیر دباکر امتحان کرلیا اور اُسکو بالکل تندرست

اور صحیح پا کر دروازہ بند کر کے بٹلرس سے بولا۔
سنو صاحب مجھکو معتبر ذریعہ سے اطلاع ملی ہی کہ کوئی شخص آج رات کو اس گھوڑے کے لنگڑا کرنے یا کسی اور قسم کا آزار پہونچانے کی فکر مین ہی تا کہ یہ کل کی گھوڑ دوڑ مین کام نہ دیسکے لہذا مین نے ارادہ کر لیا ہی کہ مین اسوقت سے صبح تک یہان سے نہ ہٹونگا اور تمکو بھی یہان رات کو رہنا ہوگا ہم اور تم باری باری جاگ کر پہرا دے لینگے۔

بٹلرس۔ آخر وہ کون لوگ ہین۔

گریڈل۔ پوچھنے سے کیا مطلب رات کو اُن ذات شریف کو دیکھکر خود پہچان لینا۔ اچھا مکان کی طرف ذرا چلے جاؤ اور کچھ کھانے پینے کا سامان لے آؤ اور مین یہان ہی بیٹھا ہون۔

بٹلرس گیا اور مس ڈوبی نے اُسکو ایک کشتی مین کچھ توس اور مٹن چاپ اور قہوہ کا ایک پیالہ سرپوش سے ڈھکا ہوا دیا وہ لاکر اُسنے گریڈل کے سامنے رکھدیا اور وہ کھا پی کر گھاس کے ڈھیر کی آڑ مین لیٹ رہا اور دوسری جانب بٹلرس کو ایک پوشیدہ جگہ مین رہنے کو بتلا دیا۔

رات اندھیری تھی ہاتھ پسارے کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا آدھی رات گزر جانے کے بعد گریڈل کو کسی کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی جو سر اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو شخص ہین ایک لالٹین دکھا رہا ہی اور دوسرا کوٹھری کے قفل کے کھولنے کی فکر مین ہی۔

یہ فوراً اپنی جگہ سے ڈنڈا لے کر اُٹھا اور للکار کر بولا کہ خبردار مین آ پہونچا۔
یہ آواز سُنتے ہی پیرسین کے ہاتھ سے لالٹین مارے خوف کے چھوٹ گئی اور السٹن ایک حیرت کی حالت مین کھڑا کا کھڑا رہ گیا کہ گریڈل نے جا کر ایک ہولا ڈنڈے کا ایسا مارا کہ وہ منھ کے بل زمین پر جا گرا اور اُسکے داہنے رخسارے مین ایک اینٹ کی نوک گھس گئی لیکن اُٹھ کر اُس نے گریڈل پر ایک ہتوڑے کا حملہ کیا اُسوقت گریڈل نے بٹلرس کو آواز دی وہ بھی دوڑ کر وہان پہونچگیا اور پیچھے سے السٹن کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا اسوجہ سے مسٹر گریڈل تو

اُسکے حملہ سے محفوظ رہا لیکن السٹن کو چھڑانے کی غرض سے پیریسین نے ہٹلرس کے بازو پر اس زور سے کسی آہنی چیز سے ضرب لگائی کہ اُسکے سخت چوٹ آئی اور وہ گر گیا۔

پیریسین اور السٹن اُس تاریکی شب مین وہان سے قبل اسکے کہ شور وغل سُنکر اور اصطبل کے لوگ وہان پہونچین غائب ہوگئے۔

ہٹلرس کو گریڈل نے اُٹھا کر اچھی طرح سے ایک جانب لٹا دیا اور تھوڑی شراب منگا کر پلا دی اور دوسرے سائیسون کو حفاظت کی نظر سے وہان بٹھا کر خود اُسی مقام پر سو رہا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت

اور خداوند تعالی نے گریڈل کو اور اُسکے گھوڑے کو خوب بچایا۔ لیکن السٹن اور پیریسین کو اُسکے ساتھ ہی ایسی سزا دی کہ شاید وہ اب اُسکو عمر بھر نہ بھولین اور اپنے نفع کی غرض سے دوسرے کو نقصان پہونچانے کی کوشش نہ کرین۔

السٹن کے سر اور پیشانی پر گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی تھی اور چمڑا چھل گیا تھا اور پیریسین بھی سلامت بچکر وہان سے نہین نکلا تھا بھاگنے مین ایک چوبی ستون سے ٹکرا کر ایک خندق مین جا گرا تھا جسکے صدمہ سے اُسکا داہنا بازو جھول گیا تھا۔ اور اسوجہ سے صبح کی نامی گھوڑ دوڑ مین وہ دونون نظر نہین آئے اور ہٹلرس اپنے اصطبل کے جیکی کو خود اُنھون نے اپنی حرکتون سے اسپنے گھوڑے جیٹرعام کی سواری کے لائق نہ رکھا تھا۔

اور مسٹر گریڈل نے اس خیال سے کہ اگر رات والے واقعہ کی اطلاع لوگون کو ہوجائیگی تو السٹن کی جو اُسکا ایک عزیز قریب ہے گو دشمن ہی کیون نہ ہو سخت بدنامی ہوگی جسکو وہ عین اپنی بدنامی سمجھتا تھا اسوجہ سے اُس نے ہٹلرس کو منع کر دیا تھا کہ وہ کسی سے یہ نہ کہے کہ کون لوگ رات کو گھوڑے کو آزار پہونچانے کی غرض سے آئے تھے

لیکن پھر بھی کہان تک یہ واقعہ چھپ سکتا تھا صبح کو مسٹر گریسن سے تو صحیح واقعہ بیان ہی کرنا پڑا البتہ اور لوگ جو اس خبر کو سُنکر واقعات کے دریافت کرنے کو

بٹلرس کے پاس آئے اُن سے یہ کہدیا گیا کہ رات کو دو شخص آکر ڈیننگ ماسٹر کی کوٹھری کھول رہے تھے لیکن بوجہ تاریکی شب بخوبی شناخت نہین ہوئی کہ کون تھے۔ مسٹر گریسین پریشان تھے کہ وہ اب جیٹر ھام پر کسکو سوار کرین لیکن بٹلرس نے کہا کہ میرے زیادہ چوٹ نہین آئی آپ گھبرائیے نہین مین ہی اُسپر سوار ہونگا اور مسٹر السٹن رات کے واقعہ پر خاک ڈالنے کی غرض سے کچھ اعتراض نہ کرینگے۔

شب گزشتہ کو جو لاٹری ہوئی تھی اُسمین ڈیننگ ماسٹر کو خود مسٹر گریڈل نے اپنے ایک دوست کے نام سے ایک سو پونڈ پر خرید کر لیا تھا اور جیٹر ھام کو خود السٹن اور پیریسین نے بولیان بڑھا بڑھا کر آخر مین مجبور ہو کر ایک ہزار پونڈ پر خرید اتھا ٹکٹ البتہ اور بہت سے تماشائیون نے دس دس پونڈ کے لیے تھے۔

گھوڑ دوڑ کا وقت آگیا اور اسٹارٹنگ اسٹینڈ یعنے اُس مقام پر جہان سے گھوڑے چھوڑے جاتے ہین سائیسون نے ڈیننگ ماسٹر اور جیٹر ھام کو اور دوسرے گھوڑون کو لاکر کھڑا کیا۔

مس ڈوبی مع اپنی والدہ کے پائے کے قریب جاکر ایک بکس مین بیٹھی تاکہ ہار جیت کا پورا حال معلوم ہوسکے۔

تماشائیون کا ایک ہجوم تھا اور ایک پر ایک ٹوٹا پڑتا تھا۔

لارڈ وایٹ بی اور سر مارماڈک اور کپتان فرنگٹن نے گریڈل کو ڈیننگ ماسٹر پر سوار ہوتے دیکھکر دل کھول کر بازیان لگائین اور اُنکو یقین ہو گیا کہ اب سوا ڈیننگ ماسٹر کے اور کوئی گھوڑا نہ جیتے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اور جب گھوڑے اپنے مقام سے چھوڑے گئے تو ایک میل تک تو ڈیننگ ماسٹر نے کچھ شوخی و شرارت کی اور جیٹر ھام کو اپنے سے آگے نکل جانے دیا لیکن اُسکے بعد وہ اس تیزی سے بڑھا کہ دوسرے میل پر اُس سے بہت آگے نکل گیا لیکن ایک جاکی نے ایک نئی گھوڑی کو آگے بڑھا کر اُس سے ملا دیا اور یہ دونون جانور کان سے کان ملائے برابر فراٹے مارتے جارہے تھے اور تماشائیون کو آپس مین بازی لگانے کا تازہ موقع ہر قدم پر دیتے جاتے تھے۔

ڈوبی اور مسز گریسین اسوقت نہایت بیچین تھین اور مطلق یہ نہین سمجھ سکتی تھین

کہ ان دونون گھوڑون مین کون اول نمبر رہیگا -
اور تماشائی بھی آپس مین اسکا فیصلہ کچھ نہ کرسکتے تھے اور آپسمین یون گفتگو کرتے تھے
ایک بیکر - یعنے دلّال - (جس نے گھوڑی کے ٹکٹ بیچے تھے) ابھی ہماری ہی گھوڑی
جیتے گی گریڈل اپنے گھوڑے کو قابو مین رکھ ہی نہین سکتا -
دوسرا - اللہ اللہ تو دیکھے جاؤ ابھی پالا دور ہی - جسوقت نمبر پکارے جائینگے
تب معلوم ہوگا -
یہ گھوڑی جو ڈینسنگ ماسٹر کے کان سے کان ملائے جارہی تھی بالکل نئی اس
گھوڑدوڑ مین لائی گئی تھی اور اسوجہ سے اُسکو حقیر سمجھکر کسی نے اُسکے اچھے
دام نہین لگائے تھے اور صرف تین پونڈ پر نیلام ہوئی تھی لیکن واہ ری
گھوڑی جار پیقر تک تو وہ کچھ ہی پیچھے رہی لیکن وہان سے وہ جو ڈینسنگ ماسٹر
کے ساتھ ہوئی تو بڑے اسٹون تک اُسکا ایک قدم بھی پیچھے نہ رہا - اور فیلوود
اور جیتر صام اور جتنے گھوڑے اُسکے ساتھ دوڑائے گئے تھے وہ ایک ایک
فرلانگ پیچھے رہ گئے اور پالے تک بھی اسی طرح وہ دونون جانور ساتھ گئے کہ
کسی کو تمیز نہ ہوئی کہ اول کون آیا -
اور تماشائیون پر کیا موقوف خود گھوڑون کے سوار نہین سمجھے تھے کہ کسکا جانور اوّل ایا
لیکن ججون نے جو نہایت احتیاط سے پالے کے قریب بیٹھے اُسکو دیکھ کر نمبر دیتے تھے
ایک دفعہ باٰواز بلند پکار کر کہا کہ ڈینسنگ ماسٹر نمبر اوّل ! -
اُسوقت البتہ جاکر گریڈل کو اپنی کامیابی کا اطمینان ہوا -

چھیالیسوان باب

نتیجہ آخر

ریس کے ختم ہونے کے تھوڑی دیر تک لوگون مین اُسکی بابت مختلف باتین
ہوتی رہین اور اُسکے بعد انعامات تقسیم ہوے مسٹر گریسن کو بھی جو گھوڑے کے
مالک تھے ایک رقم معقول ہاتھ آئی اور اب اُنکو اس بات کا مطلق خوف
نہ رہا کہ مسٹر السٹن اگر اُنکے چارج سے اپنے گھوڑے نکال لینگے تو اُنکا نقصان ہوگا

اور مسٹر گریڈل کو تو لاٹری کا اول انعام جو ایک لاکھ پونڈ کا تھا مل گیا کیونکہ اُنھون نے ایک فرضی نام سے گھوڑے کو خرید کیا تھا اور جو ٹکٹ کی کتابین اُنھون نے خرید کر لی تھین اُنکی وجہ سے قریب دس ہزار پونڈ کے اور اُنکے ہاتھ آیا اور مسٹر السٹن اور پیرلین نے اس خیال سے کہ شب گزشتہ کا راز فاش نہ ہو جائے ایک رقم کثیر گریسن بٹلرس اور گریڈل کو چپکے سے دیدی اور گریڈل نے یہ سمجھ کر کہ جو روپیہ اُسکے باپ کا السٹن کے قبضہ مین تھا یون نکل آیا نہایت خوشی سے اُسکو منظور کر لیا اور السٹن اپنا وطن چھوڑ کر کہین سمندر پار چلا گیا اور پھر وہان سے واپس نہین آیا اور پیرلین نے دوسرے شہر مین جا کر وکالت کرنا شروع کی اور گھوڑ دوڑ کا شوق بالکل ترک کر دیا۔

گریڈل کو جو دولت خداداد ملی تھی اُس سے پہلے اُس نے کرنیلی جیس کو لارڈ وایٹ بی سے واپس خرید کر لیا اور لارڈ صاحب نے بطیب خاطر اُسیقدر رقم سے کہ جسپر اُنھون نے اُسکو خرید کیا تھا دیدیا اور کہا کہ میرے عزیز انگھم مجھکو اس مکان اور جائداد کی کچھ ضرورت نہ تھی مین نے تمھارے ہی واسطے خرید کی تھی تمکو مبارک ہو مین نے اُسکو صرف اُس نالائق بدباطن گو تھ برٹ السٹن کے دست تعدی سے بچانے کیواسطے لیا تھا۔

اب مسٹر انگھم اور ایلین نے یہ چاہا کہ اُسی مکان سے شادیون کے دونون رسوم ایک ساتھ ادا ہون لہذا اُنھون نے مسٹر گریسن کے کُل خاندان کو بلا کر ایک ہفتہ کیواسطے اپنا مہمان کیا۔ اور اُسی دیہاتی گرجا مین جہان یہ دونون بھائی بہن اپنی صغرسنی مین بپتایز ہوئی تھین فروری کے ایک نہایت مبارک دن مین ایک ساتھ جامہ عروسی زیب تن کیے ہوے آکر کھڑے ہوے اور دونون کی شادیان ایک ہی مبارک دن و ایک ہی نیک ساعت مین ہوگئین اور جسوقت ایلین اور اُسکی بھاوج کھڑی ہوئی اپنی شادی کے تحائف دیکھ رہی تھین ... ایلین نے اپنی بھاوج سے ہنسکر کہا کہ ایک نامور چابکی کیساتھ شادی کرنا اس سے بدرجہا بہتر ہو کہ ایک غریب کے ساتھ شادی کیجائے بھلا اُسکے ساتھ شادی کرنے مین تمکو ایسے تحائف کیسے مل سکتے تھے۔

یہ کہکر مس راکنگھم
دکھایا جو لارڈ وایٹ بی

+ + + + + + +

اب ہمکو اور کچھ نہین کہنا ہو
البتہ صرف اتنا اور بتلا دینا،
اور مسٹر گریڈل نے اپنے پیشہ ہی
استدگھوڑون کا اپنے یہان قا
مین ایک اچھا بھلا اضافہ ہو گیا اور اُ
مین بھی تربیت کیواسطے رہتے ہین ا
کی ایک بڑی تصویر سنہری چوکھٹے مین
اور جائداد اُسکے مورثو ر
فقط

تمام شد